1242

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،21۔جولائی2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان2010(مسودہ قانون نمبر4بابت 2010)

ایک وزیر مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، پر (اپوزیشن کی مجوزہ ترمیم یعنی نئی ضمن 27۔اے کے اضافہ سے) ضمن وار غوروخوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان 2010 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان2010(مسودہ قانون نمبر16بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان 2010 منظور کیا جائے۔

1243

3۔ مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب 2009 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2009)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب 2009 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ 95 کی مقتضیات ان قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت مستثنیٰ کر دی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب 2009 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیلتھ کیئر پنجاب 2009 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 منظور کیا جائے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 61 کے تحت تحریک

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر 4278کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملے پر بحث کا آغاز کریں گے۔

نشان زدہ سوال نمبر 4278(محکمہ مواصلات و تعمیرات) کی نقل لف ہے۔

1244

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

بدھ،21۔جولائی2010

(یوم الاربعاء،8۔شعبان المعظم1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر15منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا (61)
وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا (62)
وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا (63) وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (64)
وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا (65) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (66)

سُوْرَۃُ الفُرقان آیات 61تا66

اور (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا(61)اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔(یہ باتیں)اس شخص کے لئے جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے(سوچنے اور سمجھنے کی ہیں)(62)اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں(63)اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجزوادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں(64)اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار، دوزخ کے عذاب کو ہم

سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے (65)اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے (66)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے
تیری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
میرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ تیرا ہوں شہِ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے
تیری سادگی پہ لاکھوں تیری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے
میری آنے والی نسلیں تیرے عشق میں ہی مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر
تھانہ تتلیانوالی (گوجرانوالا) پولیس کا معزز ممبر اسمبلی
جناب منور حسین منج کو گرفتار کرنا

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قائد حزاب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایوان کے معزز ممبر جناب منور حسین منج صاحب کو کل تھانہ تتلیانوالی گوجرانوالا میں گرفتار کرکے بٹھایا گیا، رات 11:30 بجے میری ان سے بات ہوئی تھی۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا جبکہ اجلاس جاری ہے اور وہاں پر ایک ضمنی الیکشن ہو رہا ہے جس میں ان کے بھائی candidate ہیں۔ یہ ایک روایتی اور serial type انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے ہمارا خیال تھا کہ اس میں کچھ کمی آ گئی ہوگی لیکن یہ چیز اب شدت پکڑتی جا رہی ہے۔ وفاداریاں تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کے لئے یہ مختلف قسم کے tactics استعمال ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ جس طرح سے اپنی اپنی سیاسی commitment کے اوپر ہم لوگ قائم ہیں اس میں اس قسم کے حربے استعمال نہ کئے جائیں۔ ہم کل کے اس واقعہ کو ایک سیاسی target killing سمجھتے ہیں اور یہ واقعہ یہاں پر آپ کے علم میں لاتے ہوئے ہم token walkout کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف token walkout پر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ پہلے جواب تو لے لیتے پھر آپ token walkout کر لیتے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سہوترا صاحب!

فیصل آباد، عدالت اور پولیس کی موجودگی میں دو مسیحی نوجوانوں کی ہلاکت

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے ایک انتہائی اہم واقعہ اس ایوان میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فیصل آباد میں دو مسیحی نوجوانوں راشد مسیح اور ساجد مسیح کے خلاف Law of Blasphemy کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، 19۔ جولائی کو عدالت کے باہر نامعلوم ملزمان نے ان کا murder کر دیا جس کے بارے میں آج RPO Faisalabad نے عدالت میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ security lapse کی وجہ سے یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس حوالے سے بات کروں گا کہ اس ملک میں minorities اور خصوصاً Christian Community عدم تحفظ کا شکار ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے اس تمام واقعہ کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایک آرڈر جاری کرتے ہوئے چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کو گزارش کی کہ اس معاملے کی Judicial Inquiry کرائی جائے تو میں اس حوالے سے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا لیکن ایسے حساس معاملات کو پولیس کی روایتی تفتیش کی نذر نہیں ہونا چاہئے۔ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب اس قسم کے مقدمات کا اندراج ہوتا ہے اور اگر وہ الزامات غلط ثابت ہوتے ہیں تو جن لوگوں نے یہ الزامات لگا کر مقدمات درج کروائے ہیں انہی دفعات کے تحت ان لوگوں کے خلاف بھی مقدمات درج کئے جانے ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب اور خصوصاً میڈیا کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جنہوں نے 19 تاریخ سے لے کر آج تک ہمیشہ کی طرح بہت ہی مثبت کردار ادا کیا اور خصوصاً فیصل آباد میں اس واقعہ کے حوالے سے اقلیتوں کو جو مسائل درپیش تھے انہوں نے اس کی reports میڈیا پر پیش کیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ تمام سیاسی جماعتوں کا اور خصوصاً کیتھولک چرچ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جب مسیحی قوم اس واقعہ کے بعد اشتعال میں تھی تو انہوں نے بہت مثبت کردار ادا کیا۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: خوش آمدید۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کے معزز ممبران کا مشکور ہوں کہ وہ ٹوکن واک آؤٹ کے بعد House میں تشریف لے آئے ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ گن مینوں کو ساتھ لے کر گھومنا اور ان کی تعداد بھی اتنی زیادہ ہونا کہ جہاں وہ جائیں وہاں خوف و ہراس کی فضا پھیلے۔ جن علاقوں میں الیکشن ہو رہا ہے پنجاب حکومت نے ان علاقوں میں جہاں ان صاحبان کی اپنی دشمنی ہے یا جنہیں سکیورٹی کی ضرورت ہے ان سے یہ کہا ہے کہ آپ نے اگر ان حلقوں میں جانا ہے تو آپ پرائیویٹ گن مینوں کے ساتھ نہ جائیں، آپ حکومت کو مطلع کریں، ہم آپ کو سکیورٹی فراہم کریں گے لیکن اگر آپ دس دس، بیس بیس کلاشنکوف بردار لے کر اس حلقے میں مہم چلائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل دھاندلی کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں تمام لوگوں سے پابندی کروائی جا رہی ہے، کروائی جائے گی اور منور منج صاحب کو جو روکا گیا تھا وہ بھی اسی لئے روکا گیا تھا کہ ان کے ساتھ نہ صرف پرائیویٹ کلاشنکوف بردار گن مین تھے بلکہ کچھ کے پاس اسلحہ کا لائسنس بھی موجود نہیں تھا۔ ان کو اس لئے روکا گیا ہے کہ آپ ان کو verify کروائیں اگر یہ اسلحہ آپ کے پاس لائسنسی ہے تو پھر اس اسلحہ کا لائسنس بھی ساتھ رکھا کریں اور اس طرح سے لہرانے اور show کرنے کی permission بھی آپ کے پاس ہونی چاہئے۔ ان کو اس verification کے لئے روکا گیا تھا، otherwise اس کا الیکشن سے یا الیکشن کی صورتحال سے قطعی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے اور اب تک جتنے بھی ضمنی الیکشن ہوئے ہیں ان میں کوئی مخالف امیدوار نہ صرف دھاندلی کا الزام لگا سکا بلکہ کوئی آدمی petition میں بھی نہیں گیا۔ اس حد تک پنجاب میں fare, free and transparent الیکشن ہوئے ہیں۔ اب بھی جن حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ fare, free and transparent ہوں گے۔

جناب سپیکر: اب latest position کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں latest position یہی ہے کہ ان کی verification کے لئے ان کو روکا گیا ہے۔ ان کے پاس جو اسلحہ موجود تھا اگر وہ ان کے لائسنس produce کر دیں تو انہیں رہا کر دیا جائے گا ورنہ ان کے علاوہ جو بھی صورت ہو گی اس کے مطابق کارروائی ہو گی۔ میں latest position ابھی دس پندرہ منٹ میں معلوم کر کے ایوان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔آپ معلوم کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اس پر چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پنجاب کے اندر اس قدر بُری ہو چکی ہے کہ جو notables move کرتے ہیں اگر ان کے ساتھ پولیس ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ ساری پولیس ان کے ساتھ رہتی ہے۔اسی وجہ سے اس چیز کو avoid کیا جاتا ہے اور اپنی حفاظت کرنا تو ہر ایک کا حق ہے ویسے بھی اسلحہ ہر مسلمان کا زیور ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق gun carrying permit issue کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام خواتین اور مرد ممبران کو gun carrying permit issue کئے جانے چاہئیں۔اس کے اندر کوئی لیت و لعل نہیں ہونا چاہئے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہاں پر ایسی صورتحال ہے تو پھر مسلم لیگ (ن) کے امیدوار کو بھی دیکھیں کہ وہ کس طریقے سے ناجائز اسلحہ کی فوج لے کر پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ پندرہ منٹ میں معلوم کر لیں گے اگر وہ گرفتار نہیں ہیں تو ہم اسے قابل مذمت بات سمجھتے ہوئے خاموش ہیں لیکن اگر گرفتار ہیں تو آپ Production Order جاری کریں اور انہیں produce کریں اور یہاں پر بلائیں۔ یہ میری استدعا ہے۔

جناب سپیکر: جہاں تک بات یہ ہے کہ ان کا اگر لائسنسی اسلحہ تھا اور وہاں پابندی لگائی گئی ہے کہ جن حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں اگر وہاں پر اسلحہ لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے تو پھر میرے خیال میں آپ کو بھی اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔اگر کسی اور کو اجازت ملی ہے یا کوئی اور اپنے گن مین لے کر ساتھ جاتا ہے تو پھر اس معاملہ کو بھی ہم دیکھ لیں گے۔آپ کو بھی اس بارے میں پوری اطلاعات ہونی چاہئیں کہ کوئی اور صاحب جو امیدوار ہیں اور وہ اس طرح سے اسلحہ لے کر پھرتے ہیں۔اگر وہ پھرتے ہیں تو پھر سب کے لئے پابندی ایک جیسی ہونی چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ سے التجا یہ تھی کہ اگر وہ گرفتار ہیں تو ان کا Production Order جاری کر کے انہیں House میں لائیں کیونکہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران یہ چیز نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: میں اسے دیکھتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسمبلی کے اجلاس کے دوران کسی بھی ممبر کو detained نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر کوئی criminal offence commit کرے تو اس میں اس کو گرفتار کیا جا سکتا ہے اور اس کی چوبیس گھنٹے میں سپیکر کو اطلاع دینا ضروری ہوتا ہے۔ ابھی دس پندرہ منٹ میں position واضح ہو جاتی ہے تو میں اس کے مطابق آپ کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، انجینئر شہزاد الٰہی صاحب!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے فیصل آباد میں دو مسیحیوں کے قتل کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے تو کبھی ہمارے اداروں پر قبضے کئے جا رہے ہیں، سابقہ حکومت نے ہمارے سکول ہمیں واپس کئے تھے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ رنگ محل کے سکول پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے اور اسی طرح سمبڑیال کا واقعہ ہوا تو ادھر مجھے اٹھارہ گھنٹے ڈی پی او نے اپنی تحویل میں رکھا۔ میرا قصور صرف یہ تھا کہ میں نے میڈیا والوں کو کہا کہ وہ دیکھیں نہتے مسیحیوں پر وہ کس طرح فائرنگ کر رہے ہیں، ان کو cover کریں تو ڈی پی او وقار نے مجھے اٹھارہ گھنٹے حبس بے جا میں رکھا اور پھر رات 2:00 بجے انہوں نے مجھے بلایا تو میں نے انہیں کہا کہ میرا قصور کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں پنجاب حکومت کی طرف سے آرڈر تھے۔ اسی طرح گوجرہ کا واقعہ ہوا، ادھر بھی کہا گیا کہ جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے، جوڈیشل انکوائری بھی ہو گئی لیکن جن کو judiciary نے صوبہ بدر کیا تھا ان کو ترقیاں دی گئیں اور کسی کو ڈی آئی جی لگا دیا گیا اور کسی کو کمشنر لگا دیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ یہاں پر کھڑے ہو کر کہا گیا کہ ہم اس کے خلاف انکوائری کر رہے ہیں، اس بندے کو باقاعدہ سی سی پی او لاہور لگا دیا گیا۔ ہمارا قصور کیا ہے؟ ان نہتے مسیحیوں کو کچہری کے اندر جو پولیس کی حراست میں تھے ایک بندہ پیدل آ کر انہیں مار کر چلا جاتا ہے تو ان کا قصور کیا تھا؟ ان کے خلاف پرچہ درج ہوا تھا تو کوئی بھی بندہ اپنے ہاتھ سے بیان لکھ کر ان کا نام اور موبائل نمبر لکھ سکتا ہے اسی طرح کوئی میرے نام سے بھی، آپ کے نام سے اور کسی کے نام سے بھی بیان لکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اس نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! انبیاء تو بڑی دور کی بات ہے، خدانخواستہ ہمارا مذہب کسی بھی انسان کے خلاف یہ کہنے کی اجازت نہیں دیتا، ہمارا مذہب کہتا ہے کہ اگر کوئی تمہاری گال پر ایک طمانچہ مارتا ہے تو تم دوسرا گال اس کے سامنے کر دو تو پھر کس طرح کوئی مسیحی یہ گستاخی کر سکتا ہے؟ اب کہا جا رہا ہے کہ جوڈیشل

انکوائری کروائی جائے گی تو جس طرح اس آر پی او کو لاہور میں سی سی پی او لگا یا گیا، اب پھر کہا جا رہا ہے کہ judiciary inquiry کروائیں گے اور جن کے خلاف کروائیں گے وہ بھی مجھے پتا ہے کہ ان کو آپ promotions دیں گے۔ مجھے بتائیں کہ ان مسیحیوں نے ان کا کیا بگاڑا ہے؟ ہم پُرامن لوگ ہیں لہذا خدارا اس 295-C کے قانون کے اوپر غور کیا جائے اور قانون میں باقاعدہ یہ شق ہے کہ کوئی بھی FIR launch ہونے سے پہلے ایس پی کے نوٹس میں لائی جائے لیکن ایک ASI اٹھ کر FIR launch کر دیتا ہے۔ میری آپ سے پوری Christian community کی طرف سے humble request ہے کہ اس قانون کے اوپر غور کیا جائے کیونکہ اس پر قانون سازی ہو چکی ہے کہ جب FIR launch ہو تو متعلقہ ایس پی اور ڈی پی او FIR launch کریں لیکن ایک ASI پرچہ درج کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن جہاں تک Judicial inquiry کا تعلق ہے تو آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ اب عدلیہ کسی کے pressure میں نہیں ہے۔ Judicial inquiry کے علاوہ کوئی اور بڑا علاج میں نہیں سمجھتا۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پہلے بھی اور آج بھی اس انتہائی افسوسناک اور انتہائی بربریت کے واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور اس واقعہ میں جو security lapses کی بات کی جا رہی ہے اس میں بات صرف اتنی سی ہے کہ اس حساس نوعیت کے معاملے میں جو سکواڈ کے ساتھ guard بھیجی گئی تھی، عمومی حالات میں تو one fourth کی guard کافی ہوتی ہے لیکن یہ مجرم ایک وکیل کی وردی میں وہاں پر آیا جس وجہ سے اسے عدالت کے اندر آنے کا موقع ملا۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ شاید وکیل ہے اور اس نے بالکل قریب آ کر اچانک حملہ کیا۔ اس وقت ایک حوالدار، چار کانسٹیبل اور ایک سب انسپکٹر وہاں پر موجود تھے جن میں سے سب انسپکٹر کو بھی فائر لگے۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ کتنی اہم بات ہو رہی ہے اسے سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سب انسپکٹر اس وقت کافی critical حالت میں ہسپتال میں زخمی ہے، اللہ اسے صحت یاب کرے۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اس کی judicial inquiry کا حکم دے دیا گیا ہے اور اس سے پہلے انہوں نے گوجرہ کے واقعہ کا حوالہ دیا ہے تو اس واقعہ کی بھی ہائیکورٹ کے ایک جج نے Judicial inquiry کی تھی جس میں انہوں نے جن لوگوں کو charge

کیا ان کے خلاف باقاعدہ charge sheet مرتب کر لی گئی ہے۔ چونکہ ان لوگوں کا تعلق DMG گروپ یا CSS گروپ سے ہے تو وہ وفاق کے ملازم ہیں اس لئے ان کے خلاف regular inquiry یا disciplinary action وہاں کے Establishment Division اسلام آباد نے لینا ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب نے فوری طور پر ان کے خلاف charge sheet مکمل کر کے Establishment Division کو بھیج دی ہے اور میں پوری سچائی کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ ان کو موصول ہو چکی ہے۔ اب اگر وفاق اس inquiry کو conclude نہ کرے اور ان میں سے ایک کو one step promotion دے کر ایک جگہ پر لگا دے اور دوسرے کو one step promotion دے کر دوسری جگہ پر لگا دے تو اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب کو blame نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہم نے اپنی ذمہ داری کے مطابق ان تمام افسران کے خلاف کارروائی کر کے Establishment Division کو بھجوائی ہے۔ ہاں! جن لوگوں کے خلاف action recommend کیا گیا تھا اور وہ حکومت پنجاب کی disposal پر تھے تو وہ تمام کے تمام لوگ suspend ہیں اور ان کے خلاف regular inquiry اس وقت in progress ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! صرف یہ بتا دیں کہ اس کی judicial inquiry کے آرڈر ہو چکے ہیں یا ابھی نہیں ہوئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی judicial inquiry کے آرڈر ہو چکے ہیں اور چیف جسٹس صاحب کو ہم نے reference بھیج دیا ہے۔ چیف جسٹس صاحب نے ابھی کسی جج صاحب کی ذمہ داری نہیں لگائی لیکن ہمارے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے reference چیف جسٹس صاحب کو کل شام بھجوا دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب! کیا خیریت ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ آپ کی توجہ چاہوں گا۔ میری بات زیادہ نمک مرچ والی نہیں ہوتی اور نہ boring ہوتی ہے لیکن میں اپنی عقل کے مطابق کوشش کرتا

ہوں کہ جہاں پر مجھے کچھ سمجھ آئے تو میںpoint outکروں۔Rules of Procedureکے اندر صفحہ نمبر49پر77 .Rule Noہے جسے میں پڑھ دیتا ہوں۔

77. Intimation to Speaker by Magistrate, and others, of arrest, detention, etc. of members.
When a member is arrested on a criminal charge or for a criminal offence or is sentenced to imprisonment by a court or is detained under an executive order, the committing Judge, Magistrate or Executive Authority, as the case may be, shall immediately intimate such fact to the Speaker indicating the reasons for the arrest, detention or conviction, as the case may be, and also the place of detention or imprisonment of the member in the appropriate form set out in the Fourth Schedule.

کیا آپ کو یہ اطلاع دی گئی تھی؟

جناب سپیکر: 24 hoursتو ابھی نہیں ہوئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں24 hoursکا ذکر نہیں آیا۔ آپ مہربانی کر کے مجھے بتا دیں کیونکہ شاید میں بھول رہا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، مجھے انہوں نے جو بتایا ہے اس کے مطابق ابھی اطلاع نہیں ہے۔ میں تو ان سے رپورٹ لے رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے مجھے15 منٹ کا کہا ہے کہ میں15 منٹ میں رپورٹ لے کر آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہی ہے کہ اگر آپ کو نہیں بتایا گیا تو جو لوگ concern ہیں انہیں دیکھیں۔ آپ کی Chair کے حوالے سے میں کیا کہوں، مجھے کوئی بہتر لفظ نہیں مل رہا؟

جناب سپیکر: یہ Chair میری نہیں، آپ سب کی Chair ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس Chair کی عزت اور استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر اس Chair کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ہم سب کا ہوا ہے۔ انہیں آپ کو بتانا چاہئے تھا اور جن لوگوں نے یہ کیا ہے اور نہیں بتایا تو ان کے خلاف بڑی سخت قسم کی کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: یقیناً ہو گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اگر سپیکر کے استحقاق کا honour نہیں کیا جاتا تو باقی ممبران اور اس اسمبلی کا کیسے کیا جائے گا اس حوالے سے مہربانی فرما کر concerned لوگوں کے خلاف انکوائری کریں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جیسے میں نے عرض کیا کہ یہ ابھی معلوم ہونا ہے کہ ان کی گرفتاری ہوئی ہے یا نہیں ہوئی یا انہوں نے اپنے اسلحہ کی verification کروا دی ہے؟ حاجی منور حسین صاحب تو بڑے خوش قسمت آدمی ہیں، آپ کو پتا ہے کہ drug case میں انہیں سزائے موت ہوئی تھی اور ان کا بیٹا MNA منتخب ہو گیا تھا۔ کسی جماعت کو اس کے ووٹ کی ضرورت تھی پھر وہ سزائے موت آناً فاناً معاف ہوئی تھی۔ اب بھی وہ انشاء اللہ تعالیٰ clear ہو کر آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ لمبی بات کو چھوڑ دیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ بچ گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بے صبری کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے صرف 15 سے 20 منٹ مانگے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ ہاں! اگر یہ بھی ہوا کہ اس کی گرفتاری کے بعد چوبیس گھنٹے میں آپ کو مطلع نہ کیا گیا تو جو آدمی ذمہ دار ہو گا اس کے خلاف بھی کارروائی ہو گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں چوبیس گھنٹے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ یہاں پر "immediately" لکھا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Immediately کیسے define ہو گا، کیا رات کو اڑھائی بجے سپیکر صاحب کو جگا کر بتانا پڑے گا؟ immediately means 24 hours ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لفظ "immediately" لکھا ہوا ہے اس لئے مہربانی کر کے ڈکشنری منگوائیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم اس کے لئے بیٹھیں گے اور پوری طرح تحقیق کریں گے۔ Don’t worry and I will take action.

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خانزادہ صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کا تھوڑا سا وقت لوں گا کیونکہ میں بڑے important issue کے اوپر آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ معاملہ National and Provincial security کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: میں National اور Provincial security کے بارے میں بات اس وقت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم موضوع ہے تاکہ House کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے میں یہ بات کر سکوں اور اس کے بعد اگر House اس پر بات کرنا چاہے تو ممبران اپنے notes بنا سکتے ہیں اور preparation بھی ہو سکتی ہے۔ میں اس پر آج تین چیزیں discuss کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات میں APTA Trade Agreement کی کروں گا، دوسری بات میں ہیلری کلنٹن کے visit پر کروں گا جو پاکستان میں ہوا ہے اور تیسری بات جو ڈونر کانفرنس افغانستان میں ہوئی ہے اس پر کرنا چاہتا ہوں۔ ان تینوں issues کے National Provincial Government کے اوپر جو negative اثرات ہوں گے وہ آج میں یہاں پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں باقی پھر House کی مرضی ہے کہ اس کو جس طریقے سے interpret کرنا چاہے۔ سب سے پہلے میں ڈونر کانفرنس کی بات کروں

گا جو افغانستان میں ہوئی جس کو حامد کرزئی نے head کیا اور پاکستان بھی اس میں participate کر رہا تھا اور اس میں ہیلری کلنٹن نے بھی حصہ لیا۔۔۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے بلکہ آپ نے debate شروع کر دی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! یہ بڑا important issue ہے، یہ میری اور آپ کی security کا مسئلہ ہے، اس پورے House کی security کا issue ہے، ہمارے پنجاب اور میرے گھر کی security کا issue ہے اور پورے پاکستان کی security کا issue ہے اس لئے میں اس وقت اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی کہ اگر آپ مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اسے کسی طریقے سے یہاں ایوان میں آنا چاہئے کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر تو یہ بات نہیں چلے گی۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! آپ اس پر House کی رائے لے لیں اور جس طرح ممبران کہتے ہیں تو آپ ویسے کر لیں۔ اگر آپ مجھے پانچ منٹ اور دیں تو میں اسے wind up کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں آپ کی مرضی ہے، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو آپ کو بار بار بتا رہا ہوں کہ اب یہ time اس طرح سے مناسب نہیں رہے گا۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! آج آپ مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کی مرضی ہے مگر آپ اگلی نشست پر آ کر بات کریں تاکہ مجھے بھی سمجھ آئے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کے مائیک کی آواز مجھے صحیح سنائی نہیں دے رہی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ مسلم لیگ (فنکشنل)
کے پارلیمانی لیڈر مخدوم سید احمد محمود کی نشست پر آ گئے)

لغاری صاحب! کرنل صاحب کو میں نے یہاں آنے کی اجازت دی ہے۔

ہندوستان کی براستہ پاکستان افغانستان سے تجارت کے فیصلے سے پاکستان کی سکیورٹی کو خطرات لاحق

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! افغانستان میں ڈونر کانفرنس ہوئی جس میں تین بڑی اہم چیزیں سامنے آئی ہیں جو کہ پاکستان کی internal security کو positively یا negatively affect کر رہی ہیں۔ پہلی چیز یہ آئی ہے کہ امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان کا security concern ہے، یہ 1914 کے بعد پہلی بار ہو گا کہ یہ افغان حکومت خود کرے گی، افغان فورسز خود کریں گی اور ہم یہاں سے اگلے سال جولائی سے withdrawal شروع کر دیں گے جو کہ بڑی اہم بات ہے اور پاکستان کا ہمیشہ مؤقف تھا کہ اس خطے کی یہ جنگ امریکہ کبھی بھی نہیں جیت سکتا جب تک کہ آپ کی طالبان کے ساتھ براہ راست consultation اور بات چیت نہیں ہوتی۔ کل ہونے والی ڈونرز کانفرنس میں یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ ہم نے طالبان کے ساتھ بات کرنی ہے اور یہاں پر امن لانا ہے تو طالبان کی وجہ سے ہی لانا ہے۔ امریکہ یہ جنگ ہار گیا اور میں افغانستان کو on the floor of the House مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے دس سال لڑائی لڑی ہے اور آج امریکہ نے اپنی شکست خود قبول کر لی ہے کہ ہمیں شکست ہو گئی ہے اور ہم افغانستان سے withdraw کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! افغان وہ قوم ہے کہ جس نے پہلی افغان جنگ، دوسری افغان جنگ، تیسری افغان جنگ، روس کے خلاف جنگ اور امریکہ کے خلاف جنگ سمیت ساری جنگیں جیتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر قوم determined ہو، متحد اور solid ہو تو چاہے ڈرون حملے ہوں یا نیوکلیئر، قوم کبھی نہیں ہار سکتی اور میں نے یہ message پاکستان کے بھائیوں اور بہنوں کو دینا ہے کہ اگر ہم متحد رہیں، ہم آپس میں ایک رہیں تو خدا کی قسم دنیا کی کوئی طاقت آپ کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی اس لئے میں اس House میں اپنے معزز بہن بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آنے والے دن ہمارے لئے بُرے آ رہے ہیں کیونکہ جس طرح سے ہیلری کلنٹن نے پاکستان میں کہا ہے کہ اگر امریکہ کی سرزمین پر کوئی حملہ ہوتا ہے یا دہشت گردی ہوتی ہے تو اس کے نتائج پاکستان کے لئے demonstrating ہوں گے I repeat demonstrating ہوں گے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ کے اوپر ڈرون حملے ہو سکتے ہیں، آپ پر تورا بورا کی طرح بمباری ہو سکتی ہے، ان کے troops پاکستان میں آ سکتے ہیں تو کیا ہو گیا پاکستان کی security کو، مجھے صرف حیرانگی یہ ہے کہ ہماری لیڈر شپ چپ کیوں کھڑی ہے؟ اس وقت

security کی بات ہماری چل رہی ہے، اس وقت پاکستان کی بقاء اور سالمیت کی بات ہو رہی ہے۔ ایک امریکی وہاں سے آکر یہاں آپ کو dictate کر کے چلا جاتا ہے اور ہماری لیڈر شپ چپ کھڑی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت پاکستان کا امتحان ہے، پاکستان کے عوام کا امتحان ہے اور ہماری بقاء اور سالمیت کا سوال ہے کہ جب ہم پانی کی بات کرتے ہیں تو امریکہ کہتا ہے کہ وہ آپ خود decide کریں۔ امریکہ ہمارا trade انڈیا کے ساتھ شروع کر رہا ہے اور انہیں پتا ہے کہ انڈین مارکیٹ بہت بڑی ہے اور انہیں پتا ہے کہ پاکستان کے اندر Indian trade fertility کر سکتی ہے اور یہ بھی پاکستان کی security کے لئے بہت بڑا lacuna ہے کہ اگر ہم یہ allow کریں اور Indian trade پاکستان سے افغانستان میں شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر! یہاں اس ایوان میں اپنے پریس کے بھائیوں سے میری اپیل ہے کہ اس وقت پوری قوم اور ہم نے متحد ہونا ہے۔ امریکہ، افغانستان سے divert ہو رہا ہے، یہ پاکستان پر focus کر رہا ہے۔ یہ آپ کے ایٹمی ہتھیار اور ایٹمی طاقت کو neutralize کرنا چاہتا ہے اور آپ کو بالکل بنجر کرنا چاہتا ہے اور آپ سے اپنے پرانے بدلے لینا چاہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہماری قوم کو متحد ہونا چاہئے اور ایک ساتھ ہونا چاہئے تاکہ جس طرح اس وقت افغانستان میں امریکہ نے شکست کھائی ہے تو اگر وہ پاکستان کی طرف بھی دیکھے گا تو انشاء اللہ اسے یہاں پر بھی شکست ملے گی۔ بڑی مہربانی

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے اسی issue کو سامنے رکھتے ہوئے کل ایک قرارداد جمع کروائی تھی اور میرا مقصد یہی تھا کہ آج ہم آنے والی نسلوں کے آگے شرمندہ ہوں گے کہ ہم ان کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ ہم نے جس انداز سے "کرشنا" کے آگے گھٹنے ٹیکے ہیں اور جس طریقے سے وہ ہمیں dictation دے کر اور ہماری کوئی بات سنے بغیر چلا گیا۔ ہم نے one sided معاہدہ کیا ہے تو امریکہ کی موجودگی میں دستخط ہونے والے اس معاہدے کو publish ہونا چاہئے اور ہمارے عوام کو پتا چلنا چاہئے کہ کس انداز سے امریکہ کی موجودگی یعنی ہیلری کلنٹن ہمارے سر پر کیوں کھڑی تھی؟ یہ ہماری خود اعتمادی اور ہماری supremacy کو بہت بڑا دھچکہ ہے۔ اگر ہم نے اس چیز کو اس طریقے سے بالکل ضائع کر دیا اور اس پر کوئی توجہ نہ دی یا بات نہ کی تو میری گزارش ہے کہ اس معاہدے کی تشہیر بے حد ضروری ہے اس پر ہر forum پر بات ہونی چاہئے اور میں سمجھتی ہوں کہ سب سے اہم چیز آج کے لئے

یہی ہے۔ ہم بہت ساری چیزوں پر یہاں کھڑے ہو کر بڑی بڑی تقاریر کرتے ہیں، بڑے بڑے مطالبات اور بڑے بڑے شور شرابے کرتے ہیں لیکن اصل چیز یہ ہے جس پر ہمیں بات کرنی چاہئے اور اس کے لئے میں ٹوکن واک آؤٹ کرتی ہوں کہ ہمیں اس پر جس انداز سے بات کرنی چاہئے تو ہمارے اندر وہ جوش ہے، جذبہ ہے اور نہ ہی ہم اس انداز سے بات کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ کیوں کر رہی ہیں بلکہ بیٹھ کر بات سنیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے معزز بھائی سے یہ کہوں گی کہ افغانستان کو مبارکباد کس بات کی دی گئی؟ جب روس ٹوٹ رہا تھا تو اس وقت افغانستان کہاں تھا اور کابل سے انہیں راستہ چاہئے تھا تو آج ہم نے کوئی ایسا معاہدہ کیا اور نہ ہی کوئی ایسی غلطی کرنا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی معزز ممبر کو یہ نہیں پتا کہ پاکستان میں جب کلاشنکوف اور ہیروئن کلچر آیا جس کی وجہ سے آج پاکستان کی پوری معیشت تباہ ہوئی تو ہمارے منسٹر صاحب اور پوری حکومت یہ معاہدہ سوچ سمجھ کر کرے گی، آپ لوگوں کی بھی رائے لے کر کیا جائے گا اور اس کو debate میں رکھا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ انڈیا اپنے ٹرک لے کر آئے اور یہاں پر آکر وہ سامان لے کر جائے تو ہم انڈیا سے کچھ منگوا نہیں رہے اور ہم نے ایک شرط بھی رکھی ہے جس کا شاید انہیں پتا نہ ہو کہ ہمیں روسی ریاستوں کے لئے افغانستان سے transit راستہ دیا جائے تاکہ پاکستان کو اس چیز کا فائدہ ہو۔ یہ بات سمجھ کر آنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ کائرہ صاحب اس بات کو واضح کریں گے اور یہ ambiguity دور ہونی چاہئے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں معزز ایوان کے ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ نہایت ہی افسوس کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے ممبران غلط information یا میڈیا سے ایسی چیزیں pick کر لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہوتیں اور اس کے بعد اس ایوان میں بحث ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! کوئی افغان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ ابھی تک نہیں ہوا۔ وہاں پر صرف ایک note پر دستخط ہوئے ہیں جس میں M.O.U بھی نہیں بلکہ یہ ایک note descending تھا۔ یہ صرف دونوں کامرس منسٹرز کے درمیان میٹنگ ہوئی اور ایک working group بنا جس نے افغان ٹرانزٹ ٹریڈ پر discussion کی جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا جس کی وجہ سے ایک note بنا دیا گیا اور اس پر sign ہوئے۔ وہ نوٹ کیا تھا اور اس پر sign کیا ہوئے، یہ میں بتانا چاہتا ہوں، نوٹ جس پر sign ہوئے اور جس کو ریکارڈ نوٹ کہا جاتا ہے اس کے تین چار points تھے۔

جناب سپیکر: یہ confidential تو نہیں ہے؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! پہلا point یہ تھا جو اخباروں میں آ رہا ہے اس میں صرف یہ ہوا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے trade میں، جو افغانستان کے ٹرک ہیں وہ واہگہ بارڈر تک آئیں گے جو پہلے ابھی تک نہیں آ سکتے تھے۔ واہگہ پر ان کی back to back loading, unloading انڈیا کے ساتھ ہو گی۔ اگر کوئی بھی ملک اپنی goods کو export کرتا ہے تو اس ملک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر افغانستان انڈیا کو export کر رہا ہے تو اس کا افغانستان کو فائدہ ہے نہ کہ انڈیا کو، اسی طریقے سے اگر پاکستان کو سنٹرل ایشیئن سٹیٹس میں ہمیں transit کا روٹ ملتا ہے تو اس کا فائدہ پاکستان کو ہو گا۔ یہ معاملہ ابھی agreement میں convert نہیں ہوا، approved نہیں ہوا۔ اس پر discussion بھی ہو سکتی ہے، یہ سب کے سامنے بھی آئے گا اور اس کے بعد باقاعدہ اس کا معاہدہ کیا جائے گا۔ باقی جو points اس میں discuss ہوئے وہ ویزا کے تھے، transit کے دوران سکیورٹی کے تھے، tracking system کے تھے تاکہ جو transit through goods جا رہی ہیں وہ پاکستان یا افغانستان میں نہ رہ جائیں اس لئے میں دوبارہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ ایک ریکارڈ نوٹ پر signing ہوئی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس پر ہماری Adjournment Motion جمع ہوئی ہے اور کل لاء منسٹر صاحب کی مہربانی کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ اس کو out of turn آج لیا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ جس وقت وہ تحریک آئے گی تو اس وقت اس پر بحث ہو جائے گی اور کھل کر بات سامنے آ جائے گی۔ میں نے ایک اور بات کرنی ہے، میں نے ایک لاء ڈکشنری منگوائی ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب کے لئے "immediate" کا مطلب پڑھنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات سنیں "immediate" کا مطلب کیا ہے؟

NAWABZADA SYED SHAMAS HAIDER: Mr. Speaker! Immediately mean something or something not. Because whatever Khanzada Sb has said. Already it will be decided on Adjournment Motion.

جناب سپیکر: آپ ان سے بات نہ کریں۔

NAWABZADA SYED SHAMAS HAIDER: Sir, If the honourable member wants to discuss the word "immediately" I think I have given the floor but I would request for topic that I would like to say some thing sir.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: There is already an Adjournment Motion on this and the time adjournment motion come this issue will be discussed. We have to wait for that time to come with this we have taken up.

اس وقت تھوڑی دیر پہلے رانا صاحب کہہ رہے تھے کہ "immediately" کا مطلب چوبیس گھنٹے ہوتا ہے۔ میں نے لاء ڈکشنری منگوالی ہے اگر آپ کہیں تو میں ان کو یہ بھجوادیتا ہوں، اگر آپ کہیں تو میں پڑھ کر سنادیتا ہوں۔ "Immediately" کا مطلب جو لاء ڈکشنری کہتی ہے وہ یہ ہے کہ:

> Present at once without delay, not differed by any interval of time in this sense. The word without any delay very precise significance denotes that the action is or must be taken immediately instantly without any delay considerable loss of time

یہ کافی آگے لمبا چلتا جاتا ہے۔ اس میں کہیں بھی چوبیس گھنٹے کا ذکر نہیں ہے۔ اس کو اسی وقت کرنا ہے۔ اگر کوئی communication کا مسئلہ ہے، کیا ہم پرانے وقتوں میں رہ رہے ہیں کہ وہاں سے پیادہ ہاتھ میں لکھا ہوا نوٹ لے کر آئے گا پھر تو اس میں شاید چوبیس گھنٹے لگ جائیں لیکن آج کی اس modern دنیا میں communication کے چینلز اتنے بہترین ہو گئے ہیں کہ یہ چیز فوراً convey کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں لغاری صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ڈکشنری منگوائی اور پھر اس کے بعد سارا کچھ پڑھا۔ اس میں جو انہوں نے پڑھا ہے کہ considerable time تو جو considerable time ہے---

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ لفظ نہیں ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لغاری صاحب! کیا آپ نے پڑھا ہے؟ اسے سارا پڑھیں---

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Not differ by any…

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، میں ان سے بات کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لغاری صاحب! آگے پڑھیں، سارا پڑھیں---

جناب سپیکر: لفظ ہے at once---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لغاری صاحب! آپ آگے پڑھیں without considerable delay کیا آپ نے یہ نہیں پڑھا؟

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Not, the word without any donates action must be taken instantly without any considerable delay.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): بس اسی کا مطلب چوبیس گھنٹے ہے، اسی کا مطلب چوبیس گھنٹے ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! without Instantly اب ہم academic بحث کر سکتے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اس چیز کو مان لیں کہ حکومت سے ایک غلطی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا، غلطی مان لینا بڑائی ہوتا ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو انہوں نے انگلش میں پڑھا ہے without considerable delay اس کا اردو میں ترجمہ بنتا ہے کہ "غیر ضروری تاخیر کے بغیر" وہ غیر ضروری تاخیر چوبیس گھنٹے کے بعد count ہوگی۔ یہی میں نے ان کو عرض کیا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انگلش اردو ڈکشنری منگوائیں۔ یہ جو گریجویٹ اسمبلی ہے، پھر لوگ ہم پر ہنستے ہیں۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب والا! اگر آپ تاریخ کو دیکھیں، اتفاق سے جب اسلامی تاریخ لکھی جا رہی تھی اور مسلمانوں کی حکومت پوری دنیا پر قائم تھی۔ ایک وقت ایسا آیا کہ ان کو روڈ کی ضرورت پڑی نہ آرمی کی ضرورت پڑی اور وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت تھی۔ اس کے بعد جتنے بھی rulers آئے، اتفاق سے وہ سارے کے سارے rulers اپنی اپنی کچہریاں اسی طرح لگایا کرتے تھے، ایسے ایسے لفظوں پر بحث کرتے تھے اور وہی جنگ مسلمانوں کی ہوئی۔ اب "immediately" word کا مطلب ہے sooner, or later, it is immaterial. Once it is decided کہ آپ نے اس کو بنانا ہے، بات ختم ہو جاتی ہے۔ اب وہاں سے وزیر قانون صاحب اس کے دلائل دے رہے ہیں، ہم یہاں کوئی انگریزی دان تو ہیں نہیں۔ یا محسن لغاری صاحب اس پر بحث کر رہے ہیں جو matter خانزادہ صاحب نے آپ کو point out کیا ہے۔ That is the very important matter…

جناب سپیکر: اس بارے میں تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ معاہدہ کوئی ہوا ہی نہیں ہے۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا، اگر آپ کہیں تو میں rules پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ بات سنے بغیر کھڑی ہو گئی ہیں۔

You should have understood….

جناب سپیکر: سید شمس حیدر صاحب!۔۔۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں اگر غلط ہو تو وہ expunge کروا دیجئے۔

جناب سپیکر: جی۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جو issue انہوں نے raise کیا ہے That is very important جہاں تک تعلق ہے کہ امریکہ کا افغانستان میں مار کھانا اور ان کا accept کرنا کہ ہم نے طالبان کے ساتھ negotiate کرنی ہے، وہ سچ ہے۔ کل امریکہ نے آپ کو جس طرح پچھلی روس وافغان war میں چھوڑ دیا تھا انہوں نے آپ کو اب بھی چھوڑ دینا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ کوئی معاہدہ ہوا ہی نہیں ہے۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! میں افغانستان کی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ honourable Minster صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایسی کوئی بات ہوئی نہیں ہے۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں اس کے بعد جو مرضی کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! میں اس معاہدے کی بات نہیں کر رہا ہوں جو پاکستان نے افغانستان کے ساتھ کیا ہے۔ میں اس معاہدے کی بات کر رہا ہوں جو Donor Convention میں افغانستان میں بات ہوئی ہے۔ I have a very balanced approach on this اگر آپ مجھ سے سنیں گے تو میں بتا سکتا ہوں۔ Definitely there is security issue, definitely the government will face problems کہ ایک بارڈر سے لے کر دوسرے بارڈر تک جب ٹرک جائیں گے تو اس میں سمگلنگ بھی ہو گی، اس میں عام arms بھی لایا جائے گا، وہ modalities ہیں، وہ طے ہو سکتی ہیں اور اس میں جاسوس بھی آئیں گے۔ یہ بہت بڑا پنڈورا بکس ہے۔ اصل مقصد کہنے کا یہ ہے کہ جو security issues ہیں ان پر آپ ضرور debate کروائیں۔ جہاں تک کائرہ صاحب نے ٹریڈ کی بات کی ہے تو میں ان سے کوئی disagree نہیں کر رہا ہوں کیونکہ ہر قوم کی ترقی کے لئے اس کی trade بڑی ضروری ہوتی ہے۔ آج یورپین یونین کس لئے اکٹھی ہوئی ہے وہ اس لئے اکٹھی ہوئی ہے تاکہ امریکہ کے مقابلے میں ایک United European States اکٹھی ہو سکے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، دیکھیں، ٹائم کتنا ہو گیا ہے۔ بس ایک بات کریں۔

نوابزادہ سید شمس حیدر: جناب سپیکر! trade جو ہے وہ آپ کو ultimately آج نہیں، کل نہیں، دس سال بعد بھی کرنی پڑے گی۔

You need access to the Central Asian States they need access to your water.

آپ نے جو نئی بندرگاہ گوادر بنائی ہے وہ آپ نے کس لئے بنائی تھی، اس لئے بنائی تھی کہ وہاں سے ultimately trade آئے گا۔ Modality طے کرنا یا اس کے اندر fault نکالنا اس اسمبلی کے ممبران کا حق ہے کہ وہ point out کریں۔ Ultimately جب وہ معاہدہ ہو گا تو پنجاب اسمبلی کو ضرور شامل کریں اور صرف یہ نہیں کہ National Assembly کے ممبرز ہی بول سکتے ہیں، یہاں ہر معزز ممبر پاکستانی ہے، محب وطن ہے اور وہ اس پر بات کر سکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وہ اس بارے میں سوچیں گے، کیوں ایسا کریں گے جب تک قومی دھارے میں سب کو شامل نہ کیا جائے میرے خیال میں ایسا وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اب گوندل صاحب کو ٹائم دینے دیں۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ان چیزوں کو پوائنٹ آف آرڈر کی بجائے Adjournment Motion کے ذریعے take up کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست اور valid ہے۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جیسا کہ اس سے پہلے تنویر اشرف کائرہ صاحب یہ بتا چکے ہیں کہ معاہدہ ابھی تک finalize نہیں ہوا لیکن اس پر بات چیت ہوئی ہے۔ اس چیز کے اس دن کا جو ریکارڈ تھا اس کے مطابق اس کو sign کیا گیا ہے اور وہ ہیلری کلنٹن کی موجودگی میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم میں سچ کہنے اور سچ سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی coalition government کو امریکن کسی Bill کے تحت aid دیں تو تب بھی اس پر تنقید ہوتی ہے اور اگر کسی وجہ سے tiff conditions ماننے سے انکار کریں تو تب بھی تنقید ہوتی ہے کہ

ان کو کچھ نہیں ملا اور اگر کچھ لے کر آئیں تو یہ کہتے ہیں کہ خود مختاری کا سودا ہو رہا ہے تو اسی طرح کا جو ایک افغان ٹریڈ ٹرانزٹ کرنا ہے تو اس پر بھی ہم نے دنیا سے مثال لینی ہے۔ وہ قومیں جن کو veto power حاصل ہے ان کے درمیان ماضی کی ہونے والی دشمنیوں کو دیکھنا ہے اور ہم نے تاریخ سے سبق سیکھنا ہے۔ جس طرح ہمارا انڈیا کے ساتھ problem ہے تو اس طرح China اور انڈیا کا آپس میں problem ہے اور جو من موہن لائن ہے اس کا ابھی تک issue حل نہیں ہوا۔ اسی طرح ہمارے درمیان کشمیر کا issue ابھی تک حل نہیں ہوا لیکن انہوں نے وہاں پر ایک common sense سے better sense prevail کی ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو freeze کیا جائے۔ انہوں نے اس کو freeze کر کے آپس میں trade بھی کی ہے اور سارے بزنس آپس میں کر رہے ہیں جبکہ اگر آپ ابھی یہاں پر ٹائر مارکیٹ میں چلے جائیں، کپڑوں کی مارکیٹ میں چلے جائیں تو انڈین کی سمگل چیزیں موجود ہیں اور وہ یہاں پر available ہیں اور ہم جو ٹائرز سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور سپین سے منگواتے ہیں وہ ہمیں بہت مہنگے پڑتے ہیں۔ اسی طرح انڈیا کو بھی جو انڈین پنجاب ہے وہ جو trade بمبئی یا کلکتہ میں کرتے ہیں تو وہاں پر ان کے اپنے traders کو مہنگا پڑتا ہے تو ہم نے یہ سوچنا ہے کہ ہم نے اس کے لئے کیا کوئی کشمیر پر compromise کیا ہے، کیا ہم نے کشمیر ان کو سودے میں دے دیا ہے اور جب ہم trade کرتے ہیں صرف آپ دیکھ لیں کہ جو سندھ ہے جب اکثر ان سے NFC کی بات ہوتی ہے تو انہوں نے اس میں یہ point اٹھایا تھا کہ کراچی پورٹ کو استعمال کرتے ہوئے جو ٹرکوں کی راہداری میں income ہوتی ہے اس کی income ہمیں دیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر بحث نہ کی جائے۔ مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! تو اگر ہمیں افغان ٹریڈ کے ذریعے راہداری دینے سے millions of dollars کی income ہو رہی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کے پیٹ میں درد کیوں اٹھ رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بتادوں کہ روس نیوکلیئر پاور ہوتے ہوئے disintegrate ہوا اور وہ اس لئے disintegrate ہوا ہے کہ اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا صاحب! اب آپ بھی فرما لیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں آدھے منٹ میں اپنی بات wind up کروں گا۔ محترم کائرہ صاحب اور میجر صاحب نے جو بات کی ہے۔ میرا صرف ایک point ہے جو آزاد قومیں ہوتی ہیں جب وہ کسی دوسری قوم سے معاہدے کرتی ہیں تو اس سے پہلے کوئی ایجنڈا ہوتا ہے، کوئی پریس میں debate ہوتی ہے اور کوئی پارلیمنٹ میں debate ہوتی ہے۔ ہمیں تو ہمارے ملک کے معاہدوں کی خبر اخباروں میں ملتی ہے کہ ہیلری کلنٹن تالیاں بجا رہی ہے کہ ایک ٹریڈ ایگریمنٹ ہو گیا اور اس کے اندر جو resentment ہے نہ صرف اسمبلی کے اندر ہے بلکہ وہ تمام جگہ پر ہے، اس میں بڑے issues ہیں تو میری صرف یہ درخواست ہے کہ اگر وہ معاہدہ نہیں ہوا تو تالیاں کس چیز پر بجی ہیں اور اگر وہ معاہدہ کرنا ہے تو اس پر debate ہو اور جو خدشات پنجاب اور دوسری جگہ پر ہیں ان خدشات کو address کیا جائے۔ ان چیزوں کا ایجنڈا پہلے آ جائے اور گورنمنٹ اس طرح نہیں چلتی کہ اچانک معاہدے ہو جائیں اور اس کے ایجنڈے پر debate ہی نہ ہو۔ شکریہ

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ ذرا جلدی اپنی بات کو wind up کریں کیونکہ ہم نے اس ایجنڈا کے مطابق بھی چلنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا اور میں تو چاہتا ہوں کہ پہلے آپ ایجنڈے پر چلیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ جی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کرنی ہے اس کو شروع کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ کہنا ہے کہ جو اس سارے ایگریمنٹ کا main stakeholder ہے وہ چیمبر آف کامرس ہے، کسی سے رابطہ نہیں ہوا۔ آپ اس کی اجازت دے دیں، جب آپ بحث کرانا چاہیں تو میں بتادوں گا کہ side letter annexure اس ایگریمنٹ میں پاکستان کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے۔ ہمیں یہ بات آج دیکھنی ہے کہ اس ملک کو ہم نے کیسے چلانا ہے اور یہ ہم نے دیکھنا ہے۔ ہیلری کلنٹن نے کابل میں جا کر کہا ہے کہ یہ میری biggest achievement ہے کہ میں یہ ایگریمنٹ کروا کر جا رہی ہوں۔ شکریہ

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! ہم یہاں پر national and international issues پر discussion کر رہے ہیں اور House میں کوئی بھی معزز ممبر کسی بات پر بحث کر سکتا ہے لیکن اگر ہم یہ discussion for example کرتے ہیں۔ اس کا forum National Assembly اور Senate ہے، وہاں پر تمام پارٹیز represent کرتی ہیں۔ یہ پارٹیوں کو چاہئے کہ ان کے جو اپنے نمائندے اور ان کے جو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں تو وہ وہاں پر point raise کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ properly ہر issue پر بات کرتے ہیں اور ان کو اس کا جواب ملتا ہے۔ اگر یہاں پر بحث ہو گی تو میرے خیال میں جب اس کا جواب نہیں ملے گا کیونکہ اس کی کوئی بھی یہاں پر proper ministry نہیں ہے۔ یہاں تک national and international issues کی بات آئی تو بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو وقت آنے پر اس کی approvals National Assembly or Senate سے لی جاتی ہیں لیکن بعض ایسے issues ہوتے ہیں جن میں یہاں پر ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ہم نے ملک کو آگے لے کر جانا ہے اور ہم نے forward way بنانا ہے اور اگر ہم اسی طرح الجھتے رہیں گے تو میرے خیال میں ہم کہیں نہیں پہنچ سکتے اور جو صدر پاکستان اور وفاقی گورنمنٹ کا vision ہے۔ جس طرح چیزیں سامنے آ رہی ہیں چاہے وہ سوات کا آپریشن تھا، چاہے وہ اٹھارہویں ترمیم تھی، سب یہ کہتے تھے کہ 18th Amendment پر resolve نہیں ہو گا۔ کوئی شخص اپنی powers نہیں دینا چاہتا لیکن ایسا ہوا۔ اسی طریقے سے جس طریقے سے ہم ملک کو آگے لے کر جانا چاہ رہے ہیں وہ دیکھیں گے چاہے وہ ٹریڈ ہو، انٹرنیشنل ہو یا نیشنل ہو اس میں انشاءاللہ اچھی policies سامنے آئیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس معاملے کو ختم کریں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خدا کے لئے مجھے آگے چلنے دیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! مجھے بھی تھوڑی سی اجازت دے دیں۔

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، اب کسی کو اجازت نہیں ملے گی۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا سوال ہے، کیا وہ تشریف فرما ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! .On her behalf (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر محترمہ ثمینہ خاور حیات کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: جب آپ میں سے کوئی نہیں بولا تو میں نے take up کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی طرف سے کوئی آیا ہی نہیں اس لئے میں ان کو اجازت دے رہا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے بس یہی گزارش کرنی تھی کہ جب میں نے ان کا question take up کرنے کی کوشش کی تھی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میری بات سُن لیں۔ میں نے پہلے آپ کو کہا ہے کہ آپ کی طرف سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ on her behalf اب انہوں نے بول دیا ہے اس لئے ان کو اجازت مل گئی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1504 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں ووکیشنل ٹریننگ کونسل کا قیام و دیگر تفصیلات

*1504: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں ووکیشنل ٹریننگ کونسل کب قائم ہوئی اور اس کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

(ب) 2002 تا 2007 حکومت نے اس کونسل کو کتنی رقم فراہم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کونسل کو دی جانیوالی رقم کن کن مقاصد کے حصول پر خرچ کی گئی؟

(د) لاہور وو کیشنل ٹرنینگ کونسل میں کتنی گاڑیاں استعمال میں ہیں نام، مع عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (راناثناء اللہ خان):

(الف) پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل ، یکم اکتوبر1998 میں پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آئی۔ کونسل کو قائم کرنے کا مقصد فنی تربیتی ادارہ جات کا قیام اوران کے انتظام وانصرام کی نگرانی کرنا تھا۔

(ب) حکومت کی جانب سے پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل کو03۔2002تا08۔2007 جو رقم موصول ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ڈویلپمنٹ گرانٹ
2002۔03	0
2003۔04	0
2004۔05	65,000,000/-روپے
2005۔06	119,900,000/-روپے
2006۔07	0
2007۔08	200,100,000روپے
میزان	385,000,000روپے

(ج) پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل کو ملنے والی اوپر دی گئی رقم درج ذیل مقاصد کے لئے استعمال کی گئی:۔

1۔ سٹاف کی تربیت اور اساتذہ کی ٹرینگ کے انسٹیٹیوٹ (STTI)کا قیام جس پر مبلغ 54,500,000/- خرچ ہوئے۔اس انسٹیٹیوٹ میں بیک وقت 75 ٹیچرز کے لئے ٹرینگ جبکہ 66انسٹرکٹرز کی رہائش کی سہولت موجود ہے۔

2۔ پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل کی استعداد کار(Capacity Building)کے لئے 330,500,000/-روپے خرچ ہوئے جس کا مقصد نئے وو کیشنل اداروں کو پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں قائم کرنااور موجودہ اداروں میں جدید ٹرینگ مٹیریل مہیا کر کے مستحق طلباء وطالبات کو مارکیٹ کے تقاضوں کے مطابق تربیت دینا ہے۔

(د) اس وقت پنجاب وو کیشنل ٹرینگ کونسل کے زیر استعمال 17 گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ووکیشنل ٹریننگ کونسل کی استعداد کار capacity building کے لئے 33 کروڑ 5 لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ جو لوگ capacity building کے بعد یہاں سے فارغ التحصیل ہوئے ان کی monitoring کا کوئی طریق کار ہے کہ ان کی کیا out put آرہی ہے؟ یہ جو اخراجات ہو رہے ہیں ان کی کوئی out put ہے، کوئی Monitoring Cell ہے کہ یہ پیسا کہاں جارہا ہے، اس کا کوئی فائدہ ہوا، یہ لوگ کہیں جا کر لگے ہیں اور انہیں کوئی روزگار ملا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یقیناً اس کا طریق کار ہے لیکن سوال میں اس سے متعلق specifically نہیں پوچھا گیا تو اس لئے اس سے متعلق درج نہیں ہے۔ اگر شیخ صاحب چاہتے ہیں تو میں ان کو علیحدہ سے یہ information لے کر دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا سوال پوچھنا تھا کہ کیا یہ منسٹری بھی رانا صاحب کو مل گئی ہے؟ پہلے بھی ان کے اوپر کافی ساری ذمہ داریاں ہیں، کیا یہ بھی ان پر additional ذمہ داری ڈال دی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کافی ساری منسٹریاں میرے حوالے بالکل نہیں ہیں۔ میرے پاس صرف Law and Parliamentary Affairs ہے اور کیونکہ اس منسٹری کے انچارج ملک ندیم کامران صاحب ہیں، آج صبح ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تو اس کے بعد یہ notification جاری ہوا ہے اور after that notification میں ان کی طرف سے یہ جواب دے رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا ہمارا آج کا اجلاس بھی ان کی وجہ سے ہی late ہوا ہے کہ منسٹر صاحب نہیں آئے تھے؟

جناب سپیکر: جو بات آپ فرما رہے ہیں قطعاً غلط ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہمارا آج کا اجلاس کافی دیر سے شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ہر روز ہی دیر سے آتے ہیں، میں کیا کروں؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے محکمہ زکوٰۃ و عشر محکمہ ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے لئے اس کو sponsor کرتا ہے یا فنڈز دیتا ہے تو کیا محکمہ زکوٰۃ و عشر، دیگر تعلیمی ادارے جو فنی تربیت سے ہٹ کر ہیں یا وہ عام تعلیمی ادارے ہیں جن میں تعلیم دی جاتی ہے یا دوسرے ایسے ادارے جن میں کوئی مالی expertise ہیں یا کامرس کے کوئی ایسے ادارے ہیں ان کو بھی زکوٰۃ و عشر کے محکمہ کی طرف سے sponsor کیا جاتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی بھی Provision ہے کہ ووکیشنل ایجوکیشن کے علاوہ جو جنرل ایجوکیشن ہے اس میں بھی مستحق طلباء کو ان کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیز یا جو Provincial زکوٰۃ کمیٹی ہے وہ ان کی مدد کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں disposed of۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ! اپنا سوال نمبر بولئے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2665 ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر لاہور میں خواتین کی ملازمت کا کوٹا و دیگر تفصیلات

*2665: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر لاہور میں خواتین کی ملازمت کے لئے منظور شدہ کوٹا کتنا ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ میں سال 2007 کے دوران کتنی خواتین کو ملازمت دی گئی نیز ملازمت دی گئی خواتین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ محکمہ میں ملازمت پر رکھی گئی خواتین کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2007 کے دوران رکھی گئی خواتین کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) محکمہ زکوٰۃ وعشر میں خواتین کی ملازمت کا کوٹا 5 فیصد ہے اس تناسب سے اس محکمہ میں خواتین کے لئے درج ذیل اسامیاں مختص ہیں۔

سکیل نمبر	اسامیوں کی تعداد	خواتین کی اسامیاں
BS-01	54	03
BS-04	48	02
BS-05	47	02
BS-11	19	01
BS-12	42	02
میزان	210	10

(ب) سال 2007 میں ایک خاتون کو ملازمت دی گئی جس کے کوائف درج ذیل ہیں:۔

نام	عہدہ	گریڈ
تبسم شاہین	سٹینوگرافر	12

(ج) سال 2007 میں مذکورہ بالا خاتون کو پبلک سروس کمیشن کی بجائے ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق محکمہ زکوٰۃ کی بھرتی کمیٹی نے قواعد وضوابط اور کوٹا کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتی کیا۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ نے سال 2007 میں کسی بھی خاتون کو بغیر میرٹ بھرتی کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ ایک خاتون کو پبلک سروس کمیشن کی بجائے ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے کیا قواعد وضوابط تھے وہ کس نے بنائے تھے اور کیا اس وقت کی پنجاب اسمبلی سے اس کی اجازت لی گئی تھی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جواب بہت واضح ہے کہ سال 2007 میں مذکورہ بالا خاتون کو پبلک سروس کمیشن کی بجائے ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق محکمہ زکوٰۃ کی بھرتی کمیٹی نے قواعد وضوابط اور کوٹا کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتی کیا تھا۔ ڈیپارٹمنٹ میں باقاعدہ ایک Enrollment Committee ہوتی ہے اس میں rules relax کر کے چیف ایگزیکٹو اس کی اجازت دے سکتے ہیں اور اسی کے تحت اس کی بھرتی ہوئی ہے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے خواتین کے کوٹا کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ان کے لئے پانچ فیصد کوٹا رکھا گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوٹا کے مطابق مکمل نوکریاں مہیا کر دی گئی ہیں؟ کیا کوٹا کے مطابق وہاں پر سیٹیں fulfill کر دی گئی ہیں، کوئی سیٹ خالی ہے یا سب بھرتیاں مکمل ہو گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ پانچ فیصد کوٹا پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں؟

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے تمام بھرتیاں مکمل ہو گئی ہیں یا ابھی بھی خواتین کی کچھ سیٹیں بقایا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے latest جواب ہے اور اس میں یہ باقاعدہ دیا گیا ہے کہ بی ایس۔1 میں اسامیوں کی تعداد چوالیس ہے، اس میں تین خالی ہیں اور اس طرح یہ پورا چارٹ دیا گیا ہے اس کے مطابق جو خالی ہیں ان کے متعلق بھی درج ہے اور جو fill ہو چکی ہیں وہ بھی درج ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال لیتے ہیں۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3016 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کو زکوٰۃ کی مد میں فراہم کردہ رقم کی تفصیلات

*3016: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کو 09-2008 میں غریب مستحقین کو زکوٰۃ دینے کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) گجرات شہر میں کتنے لوگوں کو مستقل بنیادوں پر زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ دی جا رہی ہے اور کتنی کتنی؟

(ج) گجرات شہر میں پی پی وار 09-2008 میں تقسیم کی گئی زکوٰۃ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (راناثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔ جون 2008 سے غیر فعال تھیں۔ موجودہ حکومت نے زکوٰۃ کے نظام کو شفاف اور مستحقین زکوٰۃ کو منصفانہ طریقے سے امداد فراہم کرنے کے لئے موجودہ قوانین زکوٰۃ میں انتہائی قابل عمل ترامیم تجویز کیں اس پر وفاقی حکومت نے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی لیکن نہ تو اس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ہی ترامیم پر غور کیا گیا جس کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔

وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مشروط کرتے ہوئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مالی سال 09-2008 کے لئے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کی مد میں فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا۔ اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور سال 09-2008 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر سال 09-2008 کے دوران غریب مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جا سکی۔

ہاں البتہ سال 10-2009 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے مستحقین زکوٰۃ کے لئے رقم وصول ہو چکی ہے اور مقامی کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں اور ضلع گجرات کے غریب مستحقین کے لئے گزارا الاؤنس کی مد میں۔/17,043,623 روپے صحت کی مد میں 1,704,362 روپے جبکہ شادی کی مد میں 2,272,520 روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد اب ضلع گجرات کو گزارا الاؤنس کی مد میں ۔/17,043,623 روپے صرف غرباء، مساکین، یتیموں، بیواؤں اور معذور لوگوں کے لئے جاری کئے جا چکے ہیں جو مستحقین کو -/500 روپے فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کئے جائیں گے۔ اندازہ ہے کہ ضلع گجرات میں 5681 مستحق لوگوں کو باقاعدگی سے چھ ماہ کے لئے یہ رقم تقسیم ہو گی اس میں گجرات شہر کے مستحق لوگ بھی شامل ہوں گے۔

(ج) گجرات شہر پی پی۔111 پر مشتمل ہے۔ ضلع گجرات میں سات حلقہ جات ہیں۔ اوپر دی گئی وجوہات کی بناء پر سال 09-2008 میں ماسوائے تعلیمی وظائف فنی زکوٰۃ کی کوئی رقم تقسیم نہیں کی گئی تاہم سال 10-2009 کی رقم ضلع گجرات سمیت تمام اضلاع کو جاری کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 30۔ جون 2008 سے زکوٰۃ کمیٹیاں غیر فعال تھیں اور انہوں نے ساری ذمہ داری وفاقی حکومت پر ڈال دی ہے کہ پیسا وہاں سے نہیں آیا اس وجہ سے مستحقین کو زکوٰۃ نہیں مل سکی۔ میرا ایک تو ضمنی سوال یہ ہے کہ 30۔ جون 2008 سے لے کر اب تک انہوں نے کیا کوششیں کی ہیں کہ مستحقین کو زکوٰۃ مل سکے اور وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر انہوں نے جو کوششیں کی ہیں مہربانی کر کے بتا دیں؟ اس کے علاوہ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے اسی جز میں بتایا ہے کہ 10-2009 میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے مستحقین زکوٰۃ کے لئے رقم وصول ہو چکی ہے۔ یہ 10-2009 کی بات کر رہے ہیں اور مقامی کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں۔ مہربانی کر کے یہ بھی بتا دیں کہ کتنی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟ میری information کے مطابق وہ کمیٹیاں ابھی مکمل طور پر نہیں بنیں۔ پہلے اس کا جواب دے دیں پھر اس سے متعلق اگلا سوال کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! جلدی کریں۔ پلیز!

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں یہ تفصیل دینا چاہوں گا کہ معزز ایوان اور محترمہ کو بھی اس بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہو جائے کہ یہ جو مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تھیں ان کا tenure 31۔ دسمبر 2007 کو ختم ہو گیا تھا اس کے بعد immediately الیکشن ہونا چاہئے تھا کیونکہ قانون کے مطابق، rules کے مطابق ان کمیٹیوں کا tenure ختم ہو جائے تو پھر چھ ماہ کا ٹائم ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر نیا الیکشن ہو اور نئی کمیٹیاں ان کو replace کر دیں لیکن اس کے بعد جب Care Taker Government آئی تو انہوں نے اس کا الیکشن کروانے کی بجائے ان کی جو functioning چھ ماہ کے عرصہ کے دوران رہنی تھی اسے بھی انہوں نے روک دیا تاکہ ان زکوٰۃ کمیٹیوں کے فنڈز کا الیکشن میں otherwise مصرف نہ ہو سکے۔ اس طرح سے یہ کمیٹیاں 31۔ دسمبر 2007 کو اپنا tenure ختم کر کے ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد چونکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں تھیں اس لئے عام آدمی جس کو گزارا الاؤنس ملتا تھا اس میں دقت پیش آئی۔ جون 2008 کے بعد موجودہ حکومت نے اس سلسلہ میں ایک مفصل رپورٹ بنائی کہ اس قانون میں یہ سقم ہیں اور اس کو اس طرح سے ترمیم کر کے transparent بنایا جائے۔ وہ ترامیم وفاقی حکومت کو بھیجی گئیں کیونکہ اس وقت یہ معاملہ فیڈرل لسٹ پر تھا اور فیڈرل گورنمنٹ نے اسے Inter Provincial Committee میں بھیج دیا تاکہ وہاں سے اس کے متعلق

کوئی consensus ہو جائے اور پھر اس قانون میں ترمیم کی جائے لیکن وہاں پر جو میٹنگیں ہوئیں ان میں یہ معاملہ لٹک گیا اور اس پر کافی عرصہ تک بلکہ آج تک اس پر کوئی مؤثر فیصلہ سامنے نہ آ سکا لیکن اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کروں کہ اسی عرصہ کے دوران یہ تاثر ابھرا جو کہ بالکل غلط ہے کہ زکوٰۃ کا فنڈ بالکل استعمال ہی نہیں ہوا اور کسی بھی حقدار کو یہ ملا نہیں۔ اس دوران جو VTI یعنی ایسی تعلیم جو کہ لوگوں کو ہنر مند بنانے کے لئے ہے Vocational Training Institutes جو ہیں ان کو اس دوران تقریباً 66 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔ اسی طرح سے جو بڑے ہسپتال ہیں وہاں کی بھی جو زکوٰۃ ہے اس کو روکا نہیں گیا اور تقریباً 50 کروڑ روپے انہیں بھی جاری کئے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): اس طرح ایک ارب چھ کروڑ روپے اس دوران جاری کیا گیا اور جہاں تک نئی کمیٹیوں کا معاملہ ہے تو اس وقت نئی کمیٹیاں معرض وجود میں آ چکی ہیں اور پینتیس اضلاع میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے الیکشن ہو گئے ہیں اور ان کے چیئرمین notify ہو چکے ہیں اور 74 کروڑ روپے کی رقم ان کو جاری ہو چکی ہے جو آنے والے دنوں میں مستحقین میں تقسیم ہو جائے گی۔ اس طرح سے اب گزارا الاؤنس میں بھی لوگوں کو زکوٰۃ کے پیسے ملیں گے۔ ہسپتالوں کو اور VIT کو اس سے پہلے بھی مل رہے تھے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! وقفہ سوالات کا time extend کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ وقفہ سولات کا time extend نہیں ہو سکتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! انتہائی اہم سوال ہے اور سوال کا جواب بھی غلط دیا گیا ہے، time extend کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے جو جواب دیا ہے میں اس کے ایک ایک لفظ پر assert کرتا ہوں اور جو زکوٰۃ کمیٹیاں بن چکی ہیں، notify ہو چکی ہیں ان کی لسٹ بھی میرے پاس موجود ہے۔ محترمہ وہ لسٹ مجھ سے لے لیں، verify کر لیں، اگر ان میں سے ایک figure بھی غلط ہوا تو میں کل بھی ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔143 اور 144 میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1526: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں کتنے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے ادارے کام کر رہے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں ان ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے عہدہ، نام گریڈ اور تعلیمی قابلیت فراہم کی جائے؟

(ج) ان ملازمین پر سال 07-2006 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارے میں کام کرنے والے افسران کو ٹی اے / ڈی اے بھی دیا گیا ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت ان اداروں کو بہتر بنانے اور اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں اس وقت کوئی ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کام نہیں کر رہا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ ان حلقوں میں کوئی ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کام نہ کر رہا ہے لہذا سٹاف کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی۔

(ج) چونکہ ان حلقوں میں کوئی فنی تربیتی ادارہ قائم نہ ہے لہذا ملازمین پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) یہاں پر نہ کوئی فنی تربیتی ادارہ قائم ہے اور نہ ہی افسر کوٹی اے / ڈی اے دیا گیا ہے۔

(ہ) یہاں پر کوئی ادارہ قائم نہ ہے اور نہ ہی حکومت ان اداروں کو بہتر بنانے اور اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

گجرات شہر میں مستقل بنیادوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی تفصیلات

*3066: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008-09 میں گجرات شہر میں زکوٰۃ کی مد میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) گجرات شہر میں کتنے لوگوں کو مستقل طور پر زکوٰۃ دی جارہی ہے اور کتنی کتنی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔جون 2008 سے غیر فعال تھیں۔ موجودہ حکومت نے زکوٰۃ کے نظام کو شفاف اور مستحقین زکوٰۃ کو منصفانہ طریقے سے امداد فراہم کرنے کے لئے موجودہ قوانین زکوٰۃ میں انتہائی قابل عمل ترامیم تجویز کیں اس پر وفاقی حکومت نے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی لیکن نہ تو اس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ہی ترامیم پر غور کیا گیا جس کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔

وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مشروط کرتے ہوئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مالی سال 2008-09 کے لئے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کی مد میں فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا۔ اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور سال 2008-09 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر سال 2008-09 کے دوران غریب مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جاسکی۔

ہاں البتہ سال 2009-10 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے مستحقین زکوٰۃ کے لئے رقم وصول ہو چکی ہے اور مقامی کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں اور ضلع گجرات کے غریب مستحقین کے لئے گزارا الاؤنس کی مد میں -/17,043,623روپے صحت کی مد میں -/1,704,362روپے جبکہ شادی کی مد میں -/2,272,520روپے جاری کئے جاچکے ہیں۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد اب ضلع گجرات کو گزارا الاؤنس کی مد میں 17,043,623/-روپے صرف غرباء،مساکین ،یتیموں ،بیواؤں اور معذور لوگوں کے لئے جاری کئے جاچکے ہیں جو مستحقین کو 500/-روپے فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کئے جائیں گے۔اندازہ ہے کہ ضلع گجرات میں 5681 مستحق لوگوں کو باقاعدگی سے چھ ماہ کے لئے یہ رقم تقسیم ہوگی۔

تحصیل کینٹ لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیاں نہ بنانے کی وجوہات

*3077: محترمہ عائشہ جاوید:کیاوزیرزکوٰۃ وعشرازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ تحصیل کینٹ لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں اس کی کیاوجوہات ہیں اوریہ کب تک بنادی جائیں گی؟

(ب) 2008-09 میں تحصیل کنیٹ لاہور کی کس کس یونین کونسلز میں کتنی کتنی زکوٰۃ تقسیم کی گئی،یوسی وارآگاہ فرمائیں؟

وزیرزکوٰۃ وعشر(راناثناءاللہ خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ سال 2008-09 کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں پنجاب کے تمام اضلاع بشمول تحصیل کینٹ لاہور تشکیل نہ پاسکیں جس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے زکوٰۃ کے نظام کو شفاف اور مستحقین کو منصفانہ طریقے سے امداد فراہم کرنے کے لئے موجودہ قوانین زکوٰۃ میں انتہائی قابل عمل ترامیم تجویز کیں اس پر وفاقی حکومت نے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی لیکن نہ تواس کمیٹی کا اجلاس ہوااور نہ ہی ترامیم پر غور کیا گیاجس کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بنا پر صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مالی سال 2008-09 کے لئے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کی مد میں فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا۔اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور سال 2008-09 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے۔ان وجوہات کی بناء پر سال 2008-09 کے دوران غریب مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جاسکی۔

مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل شروع ہو چکا ہے تحصیل کینٹ لاہور میں کل 299 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 190 کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور بقایا 109 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے جو اس ماہ کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) سال 09۔2008 کے دوران وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر زکوٰۃ کی کسی مد (ماسوائے تعلیمی وظائف فنی) میں صوبہ پنجاب کو فنڈز فراہم نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے تمام اضلاع بشمول تحصیل کینٹ لاہو زکوٰۃ کی کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی تاہم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد مستحقین زکوٰۃ کے لئے سال 10۔2009 کی رقم تمام اضلاع کو جاری کی جا چکی ہیں اور اس طرح تحصیل کینٹ لاہور کو مبلغ 12,264,000/- بھی زکوٰۃ کی رقم جاری ہو جائے گی۔

ضلع بہاولنگر 09-2008 میں مستقل بنیادوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی تفصیلات

*3276: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 09-2008 ضلع بہاولنگر میں غریب مستحقین کو زکوٰۃ دینے کے لئے کتنی رقم رکھی گئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے لوگوں کو مستقل بنیادوں پر زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ دی جا رہی ہے اور کتنی کتنی؟

(ج) کیا مذکورہ ضلع میں زکوٰۃ لینے والے لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔جون 2008 سے غیر فعال تھیں۔ موجودہ حکومت نے زکوٰۃ کے نظام کو شفاف اور مستحقین زکوٰۃ کو منصفانہ طریقے سے امداد فراہم کرنے کے لئے موجودہ قوانین زکوٰۃ میں انتہائی قابل عمل ترامیم تجویز کیں اس پر وفاقی حکومت نے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی لیکن نہ تو اس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ہی ترامیم پر غور کیا گیا جس کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔

وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مشروط کرتے ہوئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مالی سال 09۔2008 کے لئے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کی مد

میں فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا۔ اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور سال 09۔2008 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر سال 09۔2008 کے دوران غریب مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جا سکی۔

ہاں البتہ سال 10۔2009 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے مستحقین زکوٰۃ کے لئے رقم وصول ہو چکی ہے اور مقامی کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں اور ضلع بہاولنگر کے غریب مستحقین کے لئے گزارا الاؤنس کی مد میں -/17,155,463 روپے، صحت کی مد میں -/1,715,546 روپے جبکہ شادی کی مد میں -/2,287,432 روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد اب ضلع بہاولنگر کو گزارا الاؤنس کی مد میں -/17,155,463 روپے صرف غرباء، مساکین، یتیموں، بیواؤں اور معذور لوگوں کے لئے جاری کئے جا چکے ہیں جو مستحقین کو -/500 روپے فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کئے جائیں گے۔ اندازہ ہے کہ ضلع بہاولنگر میں 5718 مستحق لوگوں کو باقاعدگی سے چھ ماہ کے لئے یہ رقم تقسیم ہو گی۔

(ج) ضلع بہاولنگر ایک پسماندہ ضلع ہے مہنگائی اور وسائل کی کمی کی وجہ سے زکوٰۃ لینے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ضلع بہاولنگر 09-2008 میں لوگوں کو شادی گرانٹ، گزارا الاؤنس میں دی جانے والی رقم کی تفصیلات

*3277: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 09-2008 میں ضلع بہاولنگر کے لوگوں کو شادی گرانٹ کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی کیا یہ رقم مستحقین میں مساوی تقسیم کی جاتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) 09-2008 مذکورہ ضلع میں گزارا الاؤنس کی مد میں کتنی رقم دی گئی، علیحدہ علیحدہ پی پی وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔ جون 2008 سے غیر فعال تھیں۔ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو 09۔2008 کے دوران ضلع بہاولنگر

کو شادی گرانٹ کی مد میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی۔ وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بنا پر صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو مالی سال 09۔2008 کے لئے زکوٰۃ کی تمام مدات بشمول شادی گرانٹ ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کی مد میں فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا۔ اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل اور سال 09۔2008 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے۔ جس کی وجہ سے مستحق خواتین کو امداد جاری نہ ہو سکی۔ ہاں البتہ سال 10۔2009 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے مستحقین زکوٰۃ کے لئے رقم وصول ہو چکی ہے۔ اور مقامی کمیٹیاں بھی بن چکی ہیں اور ضلع بہاولنگر کی غریب مستحق بچیوں کے لئے شادی گرانٹ کی مد میں -/2,287,432 روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) سال 09۔2008 وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر فنڈز جاری نہیں کئے تھے اس وجہ سے ضلع بہاولنگر کو گزارا الاؤنس کی مد میں زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں ہوئے۔

سال 10۔2009 میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد ضلع بہاولنگر کو گزارا الاؤنس کی مد میں -/17,155,463 روپے جاری کئے جا چکے ہیں اور اندازہ ہے کہ یہ رقم 5718 غریب مستحقین میں چھ ماہ کے لئے تقسیم کی جائے گی۔

پرانی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین کی امداد

*3860: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیاں ختم کرنے کی وجہ سے مستحق افراد کی زکوٰۃ فنڈ سے امداد نہیں کی جا سکی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی کمیٹیوں کو بحال کر کے مستحق افراد کی امداد کی جا سکتی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو ایسا نہ کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار ختم ہونے کے بعد وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو سال 09۔2008 کے دوران زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی فنڈز جاری نہیں کئے

تھے اس وجہ سے مستحق افراد کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد مہیا نہ ہو سکی۔ تاہم یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ سال 10۔2009 کے فنڈز دستیاب ہیں اور نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ اس طرح صوبہ کے تمام مستحق افراد کو زکوٰۃ کی رقم جلد فراہم کی جائے گی۔

(ب) موجودہ قوانین زکوٰۃ کے مطابق پرانی کمیٹیوں کو بحال کر کے مستحق افراد کی مدد نہیں کی جا سکتی۔ پرانی کمیٹیوں کی جگہ نئی کمیٹیوں کی تشکیل کا ایک باقاعدہ طریق کار ہے جس کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے نئے الیکشن کروانا ضروری ہوتے ہیں۔

(ج) جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

لاہور۔ ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد سے دی جانیوالی رقم کی تفصیلات

*4274: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنی رقم لاہور شہر کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد سے ادا کی گئی؟

(ب) ان ہسپتالوں کے نام اور رقم کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) یہ رقم کن مقاصد کے لئے ان ہسپتالوں کو فراہم کی گئی؟

(د) کتنی رقم مریضوں کے علاج پر خرچ ہوئی، تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سے ان ہسپتالوں کے لئے آلات جراحی خرید کئے گئے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یکم جنوری 2008 سے 30۔ جون 2008 تک لاہور شہر کے ہسپتالوں کو ضلعی زکوٰۃ کمیٹی لاہور کی جانب سے زکوٰۃ کی مد میں مبلغ۔/5,301,475 روپے کی رقم جاری کی گئی جبکہ مالی سال 09۔2008 کے دوران مرکزی زکوٰۃ کونسل سے فنڈز کی عدم وصولی کی وجہ سے کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے۔ مزید برآں سال 10۔2009 کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو صحت کی مد میں مبلغ-/52,58,491 روپے کی رقم جاری کی گئی ہے جو کہ رواں ماہ کے آخر تک ان ہسپتالوں کو جاری کر دی جائے گی۔

(ب) یکم جنوری 2008 سے 30۔ جون 2008 تک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی لاہور نے جن ہسپتالوں کو رقم جاری کی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ہسپتال	جاری کردہ رقم (روپوں میں)
1۔گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور	15,00,000/-
2۔گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال لاہور	13,06,700/-
3۔گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	10,22,000/-
4۔گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال لاہور	6,84,375/-
5۔گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال بلال گنج لاہور	7,88,400/-
میزان	53,01,475/-

مالی سال 09۔2008 کے دوران مرکزی زکوٰۃ کونسل سے فنڈز کی عدم وصولی کی وجہ سے کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے۔مزید برآں سال 10۔2009 کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو صحت کی مد میں مبلغ-/52,58,491روپے کی رقم جاری کی گئی ہے جو کہ رواں ماہ کے آخر تک ان ہسپتالوں کو جاری کر دی جائے گی۔

(ج) ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی لاہور کی جانب سے ہسپتالوں کو یہ رقم غریب مستحق مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے فراہم کی گئی۔

(د) ان ہسپتالوں میں مبلغ۔/49,11,475روپے کی رقم مستحق زکوٰۃ مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے خرچ کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ہسپتال	جاری کردہ رقم (روپوں میں)
1۔گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور	15,00,000/-
2۔گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال لاہور	13,06,700/-
3۔گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	10,22,000/-
4۔گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال لاہور	6,84,375/-
5۔گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال بلال گنج لاہور	3,98,400/-
میزان	49,11,475/-

(ہ) لاہور میں جن ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے رقم جاری کی گئی ان میں سے کسی بھی ہسپتال نے زکوٰۃ فنڈ سے آلات جراحی نہیں خریدے۔موجودہ زکوٰۃ قوانین کے مطابق صرف منظور شدہ مدات پر زکوٰۃ فنڈ خرچ کئے جاتے ہیں،آلات جراحی خریدنے کی اجازت نہیں۔

تحصیل بھلوال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کو زکوٰۃ
کی مد سے رقم فراہم کرنے کی تفصیلات

*4657: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بھلوال کے کتنے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کو سال 09۔2008 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں سے کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سنٹر وار بتائیں؟

(ب) یہ رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(ج) کتنی رقم سے غرباء کا علاج کیا گیا؟

(د) کتنی رقم سے ادویات خرید کی گئیں؟

(ہ) کتنی رقم سے طبی آلات کون کون سے خرید کئے گئے؟

(و) کیا اس رقم کا آڈٹ ہوا تو آڈٹ کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔ جون 2008 سے ختم ہو چکی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی جانب سے صحت کی مد میں کوئی فنڈز موصول نہیں ہوئے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم موجودگی اور بجٹ کی عدم دستیابی کی وجہ سے مالی سال 09-2008 کے دوران پنجاب کے تمام ہسپتالوں بشمول تحصیل بھلوال کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کو زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم جاری نہیں کی گئی، تاہم اب مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے اور ان سے تمام اضلاع کو زکوٰۃ فنڈ برائے سال 10-2009 جاری کئے جا چکے ہیں۔ جو قواعد و ضوابط کے مطابق تحصیل، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں تقسیم کئے جائیں گے۔

(ب) سال 09-2008 کے دوران فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان اداروں میں علاج معالجہ کے کسی بھی مقصد کے لئے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔ سال 10-2009 کے لئے ضلعی تحصیل ہسپتالوں اور RHCs، BHUs میں یہ رقم غریب مستحق مریضوں کے علاج کے لئے فراہم کی گئی ہے۔

(ج) سال 09-2008 میں چونکہ صحت کی مد میں کوئی بجٹ موصول نہیں ہوا اور نہ ہی اس عرصہ میں صحت کے کسی ادارہ کو زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم جاری کی گئی اس لئے اس عرصہ کے دوران غرباء کا زکوٰۃ فنڈ سے علاج نہیں کیا گیا۔

رقم کی عدم دستیابی کی وجہ سے ادویات خرید نہیں کی گئیں۔

سال 09-2008 میں کوئی طبی آلات خرید نہیں کئے گئے۔

چونکہ رقم جاری نہ کی گئی ہے اس لئے اس کا آڈٹ نہیں کروایا گیا۔

ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کی تفصیلات

*4667: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم کا کام سردست بند پڑا ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم کا کام سال 09-2008 کے دوران بند رہا جس کی وجہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل ہے۔ پرانی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔ جون 2008 کو ختم ہو چکی ہے۔ موجودہ حکومت نے زکوٰۃ کی تقسیم کے طریق کار اور قوانین کو شفاف اور قابل عمل بنانے کے لئے وفاقی حکومت کو ترامیم تجویز کی تھیں۔اس سلسلے میں وفاقی کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی بنائی گئی اس کمیٹی نے قوانین زکوٰۃ میں ترامیم کے علاوہ لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کے تشکیل کے معاملات بھی طے کرنے تھے۔ حکومت پنجاب کے اصرار اور اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود نہ کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ہی ترامیم پر غور ہوا۔ غرباء اور مستحقین زکوٰۃ کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے نئی لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل کر لی ہے۔ سال 10-2009 کے زکوٰۃ فنڈ جاری ہو چکے ہیں اور جلد ہی یہ غرباء، مساکین میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل، زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ 16 کے تحت تین سال کے لئے کی جاتی ہے۔ موجودہ ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار مورخہ 31-10-2010 تک ہے لہذا ان کمیٹیوں کی مدت ختم ہونے پر ہی نئی ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل شروع کیا جائے گا۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر کے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا مسئلہ

*4878: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ کے کنٹریکٹ ملازمین کو تاحال مستقل نہ کیا گیا حالانکہ وزیر اعلیٰ کے حکم پر صوبہ بھر میں ڈیڑھ لاکھ کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کر دیا گیا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب زکوٰۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ کے کنٹریکٹ ملازمین کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق جناب ناظم زکوٰۃ و عشر پنجاب نے گریڈ ایک تا 15 کے 80 کنٹریکٹ ملازمین کو مورخہ 14-10-2009 سے مستقل کر دیا ہے جس کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ کنٹریکٹ کے 80 ملازمین کو پہلے ہی ریگولر کیا جا چکا ہے۔

سال 08-2007 اور 09-2008۔زکوٰۃ کی مد میں وصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*4885: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی ہے؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم فیصل آباد کو فراہم کی گئی؟

(ج) فیصل آباد میں ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں کتنی طالب علموں میں اور کتنی رقم مختلف فلاحی سرکاری و غیر سرکاری اداروں کو فراہم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب کو سال 2007-08 کے دوران مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ سے تمام ریگولر مدات مع VTIs مبلغ -/2,846,087,000 روپے جبکہ سال 2008-09 میں صرف VTIs کے لئے -/67,83,35,000 روپے کی رقم وصول ہوئی۔

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد کو درج ذیل رقوم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی گئیں۔

سال 2007-08 -/19,89,45,421 روپے

سال 2008-09 -/3,97,55,026 روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران مبلغ -/23,03,47,421 روپے کی رقم غرباء، طالب علموں اور مختلف سرکاری و غیر سرکاری اداروں کو فراہم کی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

غرباء کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیل

مدات	2007-08	2008-09	میزان
گزارا الاؤنس	9,03,69,000	0	9,03,69,000
صحت	6,77,000	0	6,77,000
جہیز فنڈ	30,10,000	0	30,10,000
سوشل ویلفیئر / بحالی	15,00,000	0	15,00,000
عید الاؤنس	69,35,000	0	69,35,000

طالب علموں کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیل

تعلیمی وظائف	2,64,53,298	0	2,64,53,298
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	4,73,69,148	3,97,28,000	8,70,97,148

غیر سرکاری ادارہ جات کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیل

دینی مدارس	1,43,05,975	0	1,43,05,975
میزان	19,06,19,421	3,97,28,000	23,03,47,421

نوٹ: دوران سال 2008-09 مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبہ پنجاب کو مستحقین زکوٰۃ کے لئے گزارا الاؤنس، جہیز فنڈ، سوشل ویلفیئر / بحالی، تعلیمی وظائف، صحت اور دینی مدارس کی مدات میں زکوٰۃ فنڈز جاری نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع

فیصل آباد کو سال 09-2008 کے دوران غرباء، طالب علموں اور فلاحی سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے لئے زکوٰۃ کی رقم (ماسوائے تعلیمی وظائف فنی) فراہم نہ کی جا سکی۔

ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تفصیلات

*4886: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنی زکوٰۃ و عشر کی کمیٹیاں ہیں، کتنی فعال اور کتنی غیر فعال ہیں؟

(ب) کتنی کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں اور کتنی کے ایڈمنسٹریٹرز ہیں؟

(ج) کس کس چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کے خلاف رقم کی خورد برد کرنے پر کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

I) ایک ضلع زکوٰۃ کمیٹی

II) 1387 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں

1387 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں میں سے 1334 کی تشکیل نو ہو چکی ہے جبکہ بقیہ 53 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں رواں ماہ کے آخر تک تشکیل دے دی جائیں گی۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ ضلع فیصل آباد میں 1334 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے اور ان کمیٹیوں کے چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں باقی ماندہ 53 چیئرمینوں کا انتخاب جلد مکمل ہو جائے گا۔ ضلع فیصل آباد میں کوئی ایڈمنسٹریٹر تعینات نہیں کیا گیا۔

(ج) کسی بھی چیئرمین لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا ہے اور نہ ہی کوئی کارروائی زیر غور ہے۔

گوجرانوالا، زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں اور چیئرمینوں کی تعداد و تفصیل

*5401: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالا میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کمیٹیوں کے انتخابات کب ہوئے تھے؟

(ج) کتنی کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں اور کتنی کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کام کر رہے ہیں؟

(د) چیئرمین کی جگہ ایڈمنسٹریٹرز تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ایڈمنسٹریٹرز کی جگہ جلد از جلد چیئرمین بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع گوجرانوالا میں ایک ضلع زکوٰۃ کمیٹی اور 1303 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا چناؤ مئی 2010 میں شروع ہوا جو تاحال جاری ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالا میں ایک چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کام کر رہا ہے علاوہ ازیں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعداد 1303 ہے جن میں سے 731 زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں جبکہ بقیہ 572 زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں اور ضلع گوجرانوالا میں کوئی بھی ایڈمنسٹریٹر کام نہیں کر رہا۔

(د) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ ضلع گوجرانوالا میں کوئی ایڈمنسٹریٹر تعینات نہیں۔ ایڈمنسٹریٹر لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی بے قاعدگی کی بناء پر توڑنے کے بعد تعینات کیا جاتا ہے۔ پرانی کمیٹیوں کی مدت کار مکمل ہونے کے بعد نئی کمیٹیوں کو قانون کے مطابق بنایا جاتا ہے اس صورت میں ایڈمنسٹریٹر تعینات کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ہ) ضلع گوجرانوالا میں کوئی ایڈمنسٹریٹر تعینات نہیں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا کام جاری ہے۔ کمیٹیوں کی تشکیل کا کام مکمل ہونے کے بعد وہاں پر چیئرمین کام کریں گے۔

گوجرانوالا، محکمہ زکوٰۃ و عشر کا بجٹ اور استعمال

*5402: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالا محکمہ زکوٰۃ و عشر کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ وصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم خورد بُرد ہوئی ہے اس خورد بُرد کے ذمہ دار کون کون افراد / سرکاری ملازمین ہیں؟

(ہ) کیا حکومت خُورد بُرد کردہ رقم ان سے واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع گوجرانوالا کو 09-2008 اور 10-2009 (یکم جولائی 2008 تا 30 جون 2010) کے دوران بالترتیب -/14,099,809 روپے اور -/56,646,676 روپے فراہم کئے گئے ہیں جس کی مد وسال وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

مدات	2008-09	2009-10
گزارا الاؤنس	0	28,302,790/-
صحت	0	2,830,279/-
شادی گرانٹ	0	3,773,767/-
تعلیمی وظائف فنی	14,099,809/-	21,739,840/-
میزان	14,099,809/-	56,646,676/-

(ب) سال 09-2008 کے دوران غرباء یا مستحقین زکوٰۃ کے لئے وفاقی حکومت نے کسی بھی مد میں زکوٰۃ فنڈ فراہم نہیں کئے تھے۔ زکوٰۃ فنڈ کی عدم فراہمی کی وجہ سے غرباء میں کوئی بھی رقم تقسیم نہ کی جا سکی۔ پنجاب حکومت نے نومبر 2008 میں وفاقی حکومت کو زکوٰۃ آرڈیننس میں قابل عمل ترامیم تجویز کی تھیں۔

وفاقی حکومت نے وفاقی وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی اس کمیٹی نے زکوٰۃ قوانین میں ترامیم کے علاوہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے معاملات طے کرنے تھے لیکن کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ترامیم پر غور ہوا جس کی وجہ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا معاملہ تاخیر کا شکار ہوا۔ وفاقی حکومت نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مشروط کرتے ہوئے سال 09-2008 میں زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے ضلع گوجرانوالا میں کل 1303 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 706 کمیٹیوں کے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں اور بقیہ 596 مقامی کمیٹیوں کی تکمیل کا مرحلہ انتظامی دشواریاں دور کر کے بہت جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ نے ضلع گوجرانوالا کے مستحقین زکوٰۃ کو گزارا الاؤنس، غیر شادی شدہ خواتین اور صحت کی مدات میں مبلغ -/56,646,676 روپے جاری کر دیئے ہیں۔

(ج) اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ موجودہ قوانین کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے سرکاری ملازمین کو تنخواہیں اور ٹی اے / ڈی اے ادا نہیں کیا جاتا لہذا ان مدات میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) چونکہ سال 09-2008 کے دوران زکوٰۃ کی کسی بھی مد میں رقم فراہم نہیں کی گئی لہذا اس کا نہ تو آڈٹ ممکن ہے اور نہ ہی کسی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور سال 10-2009 کے حسابات ابھی آنا باقی ہیں۔

(ہ) چونکہ مذکورہ بالا سالوں میں زکوٰۃ فنڈ کی کوئی تقسیم نہیں ہوئی ہے لہذا جو رقم فراہم نہیں کی گئی اس کی خُورد بُرد کی نشاندہی ہو سکتی اور نہ ہی رقم واپس لی جا سکتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، جہیز فنڈز مختص کرنے کی تفصیلات

*5467: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کو 09۔2008 اور 10-2009 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں جہیز فنڈز کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے لوگوں کو جہیز فنڈز کے لئے رقم فراہم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع رحیم یار خان کو 09-2008 اور 10-2009 کے دوران بالترتیب -/31,490,906 روپے اور -/34,253,951 روپے فراہم کئے گئے جس کی مد و سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

مدات	2008-09	2009-10
گزارا الاؤنس	0	-/2,613,998 روپے
صحت	0	-/2,614,000 روپے
شادی گرانٹ	0	-/3,485,390 روپے
تعلیمی وظائف فنی	-/31,490,906	-/25,540,563 روپے
میزان	-/31,490,906	-/34,253,951 روپے

(ب) سال 09-2008 کے دوران صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت کی جانب سے تمام مدات بشمول جہیز فنڈ (ماسوائے تعلیمی وظائف فنی) رقم موصول نہ ہوئی تھی جس بناء پر صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع رحیم یار خان کو جہیز فنڈ کا اجراء نہ ہو سکا تاہم سال 10-2009 کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو جہیز فنڈ کی مد میں مبلغ

-/81,692,000 روپے کی رقم موصول ہو چکی ہے۔اس وقت صوبہ بھر میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی مستحق خواتین کو شادی گرانٹ کے لئے مبلغ -/3485390 روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ سال 09-2008 کے دوران تمام اضلاع بشمول ضلع رحیم یار خان کو جہیز فنڈ کے لئے رقم جاری نہ کی گئی لہذا اس عرصہ کے دوران ضلع رحیم یار خان کے کسی بھی مستحق زکوٰۃ کو جہیز فنڈ کی رقم فراہم نہ کی گئی، ہاں البتہ سال 10-2009 کی شادی گرانٹ کی پہلی قسط مبلغ -/3485390 روپے جاری کی جا رہی ہے اندازاً 348 خواتین میں یہ رقم تقسیم کر دی گئی ہے۔

ضلع حافظ آباد میں زکوٰۃ فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*5581: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں سال 08۔2007 اور 09۔2008 میں زکوٰۃ و عشر کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع حافظ آباد کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران بالترتیب 36284590 روپے اور 9818294 روپے فراہم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:-

مدات	2007-08	2008-09	میزان
گزارا الاؤنس	13,864,202/-	0	13,864,202/-
عید گرانٹ	3,035,000/-	0	3,035,000/-
بحالی فنڈ	924,272/-	0	924,272/-
جہیز فنڈ	924,272/-	0	924,272/-
تعلیمی وظائف (جنرل)	4,159,260/-	0	4,159,260/-
وظائف دینی مدارس	1,848,568/-	0	1,848,568/-
صحت	1,386,420/-	0	1,386,420/-
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	10,142,596/-	9,818,294/-	19,960,890/-
میزان	36,284,590/-	9,818,294/-	46,102,884/-

نوٹ: دوران سال 09-2008 وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی فنڈز جاری نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جا سکی اب جبکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں بھی تشکیل دی جا چکی ہیں اور اضلاع کو گزارا الاؤنس، صحت اور شادی گرانٹ کی مد میں رقم بھی جاری کی جا چکی ہے۔

(ب) سال 08-2007 کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹی حافظ آباد نے 578 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو -/18,420,000 روپے فراہم کئے گئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تاہم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ سال 10-2009 میں ضلع زکوٰۃ کمیٹی حافظ آباد کو مبلغ -/8549606 روپے کی رقم جاری کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1- گزارا الاؤنس -/6,932,101 روپے
2- صحت -/693,210 روپے
3- شادی گرانٹ -/924,295 روپے

ضلع میانوالی، مستحق طلباء وطالبات کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*5699: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 میں ضلع میانوالی کے سکولوں کے مستحق طلباء وطالبات کو کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں مستحق طلباء وطالبات کو دی جانے والی زکوٰۃ کا کیا محکمہ نے آڈٹ کروایا کیا وہ تمام رقم مستحق طلباء وطالبات کو ہی فراہم کی گئی یا کسی دوسرے استعمال میں لائی گئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) دوران سال 09-2008 وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بناء پر تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) زکوٰۃ فنڈز کا اجراء نہ کیا تھا جس کی وجہ سے تمام اضلاع بشمول ضلع میانوالی کے سکولوں کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے رقم فراہم نہ کی جا سکی تاہم صوبہ پنجاب میں اس وقت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی

ہے۔صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو سال 2009-10 کے لئے تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں پہلی ششماہی قسط مبلغ -/183,804,000 روپے موصول ہو چکی ہے۔ضلع میانوالی کے سکولوں کے مستحق طلباء و طالبات کے لئے 26 لاکھ 37 ہزار 973 روپے جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ دوران سال 2008-09 اور 2009-10 ضلع میانوالی کے فنی تربیتی ادارہ جات کے بالترتیب 1463 اور 2113 مستحق طلباء و طالبات کو -/19,619,200 روپے اور -/99,75,000 روپے کی رقم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی گئی۔

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ دوران سال 2008-09 تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول میانوالی کے مستحق طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے رقم فراہم نہ کی گئی۔سال 2009-10 کی رقم مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد جاری کی جا رہی ہے لہذا فی الوقت سال 2009-10 کا آڈٹ ابھی نہیں ہو سکتا۔

چونکہ سال 2008-09 میں رقم نہیں دی گئی لہذا زکوٰۃ کی رقم کسی دوسرے استعمال میں لانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ہاں البتہ سال 2009-10 کے اخراجات کے بعد آڈٹ کی صورت میں کسی دوسرے مقصد کی نشاندہی ہو سکے گی۔

ضلع میانوالی، شادی گرانٹ کی مد میں فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*5700: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی کو 2009-10 میں شادی گرانٹ کی مد میں کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ سے دی گئی، کیا یہ رقم مستحقین میں مساوی تقسیم کی جاتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) ضلع میانوالی میں کتنے ایسے چیئرمین زکوٰۃ و عشر ہیں جن کے خلاف زکوٰۃ فنڈ کے غلط استعمال کی وجہ سے انکوائریاں چل رہی ہیں اور کب سے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جن پر زکوٰۃ کے فنڈ میں کرپشن کرنے کی بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں اور کب سے اور کتنی انکوائریاں زیر التواء ہیں اور کیوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو وفاقی حکومت سے سال2009-10 کے لئے شادی گرانٹ کی مد میں 81692000 بطور پہلی ششماہی قسط موصول ہو چکی ہے۔زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے بعد تمام اضلاع میں شادی گرانٹ کی رقم جاری کر دی گئی ہے۔صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری کے بعد ضلع میانوالی کو شادی گرانٹ کی مد میں 11,72,452 فراہم کئے جا چکے ہیں۔یہ رقم اندازاً 117 مستحق خواتین میں تقسیم ہو گی۔

تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ تمام اضلاع کو زکوٰۃ فنڈ آبادی کے تناسب سے جاری کئے جاتے ہیں اور انفرادی مستحقین کو شادی گرانٹ کی مد میں 10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے مساویانہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں اس وقت کسی بھی چیئرمین زکوٰۃ و عشر کے خلاف کوئی انکوائری نہیں چل رہی۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی میانوالی کے کسی ملازم کے خلاف زکوٰۃ کے فنڈ میں کرپشن کی بنیاد پر کوئی انکوائری نہیں چل رہی اور نہ ہی کوئی انکوائری زیر التواء ہے۔

ضلع بہاولنگر۔فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*5730: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں مذکورہ محکمہ کا ضلعی ہیڈ کوارٹر آفس موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ محکمہ نے ضلع بہاولنگر کے لئے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے لئے کتنے فنڈز دیئے ہیں اور کس کس مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زکوٰۃ کا ضلعی ہیڈ کوارٹر آفس موجود ہے جس کا دفتر بمقام گلبرگ کالونی مین روڈ نزد مسجد ذکر حبیب بہاولنگر واقع ہے۔ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولنگر کا ٹیلی فون نمبر یہ ہے۔ 063-9239056

(ب) ضلع بہاولنگر کو صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال 2008-09 میں مبلغ -/30,261,811 روپے (تعلیمی وظائف فنی) کی مد میں جاری کئے ۔ جس میں سے -/30,261,000 روپے مستحق طلباء کی فنی تعلیم پر خرچ کئے گئے جبکہ سال 2009-10 کے دوران ضلع بہاولنگر کو -/34,713,441 روپے فراہم کئے گئے۔ جن کی آمدن و خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مدات	2009-10	
	آمدن	خرچ
تعلیمی وظائف فنی	13555000/-	11586651/-
گزارا الاؤنس	17155463/-	NIL
صحت	1715546/-	NIL
شادی گرانٹ	2287432/-	NIL
میزان:	34713441/-	11586651/-

نوٹ:

1۔ دوران سال 2008-09 وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی فنڈز جاری نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جا سکی اب جبکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں بھی تشکیل دی جا چکی ہیں اور اضلاع کو گزارا الاؤنس، صحت اور شادی گرانٹ کی مد میں رقم جاری کی جا چکی ہے۔

2۔ سال 2009-10 میں گزارا الاؤنس، صحت اور شادی گرانٹ کے حسابات ابھی آنا باقی ہیں۔

زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل

*5743: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں لاکھوں مستحقین زکوٰۃ، کمیٹیاں نہ ہونے کی وجہ سے مالی امداد سے محروم ہیں، کیا یہ بھی درست ہے کہ لاکھوں بچیوں کی جہیز فنڈ کے لئے درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے مرکزی کونسل نے زکوٰۃ کی پنجاب کے حصے کی رقم جاری نہیں کی؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو حکومت کب تک زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ پنجاب میں زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے لیکن یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ان لاکھوں مستحقین کو زکوٰۃ فنڈ سے مالی امداد مکمل طور پر فراہم نہیں کی جا سکتی اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ فنڈ انتہائی قلیل ہوتے ہیں اور بہت ہی کم مستحقین کو زکوٰۃ کی براہ راست امداد میسر کی جاتی ہے۔

مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں نہ بننے کی ذمہ دار وفاقی حکومت ہے سال 09۔2008 کے دوران وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے اندازاً دو لاکھ مستحق افراد جن میں یتیم، مساکین، بیوگان اور معذور افراد بھی مالی اعانت سے محروم رہے۔

سال 10۔2009 کے فنڈ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو موصول ہو چکے ہیں اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل بھی مکمل ہو چکی ہے لہذا یہ فنڈز صوبہ بھر کے اضلاع کو جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے سال 09۔2008 کے دوران مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے صوبہ پنجاب کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی بنا پر زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) فنڈز فراہم نہیں کئے تھے تاہم صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے صوبہ پنجاب کو سال 10۔2009 کے لئے رقم موصول ہو چکی ہے جو اضلاع کو گزارا الاؤنس، صحت اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے جاری کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے اور زکوٰۃ کی موصول شدہ رقم میں سے اضلاع کو فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

پی پی۔65 اور 66 فیصل آباد میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5924: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔65 اور 66 فیصل آباد میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ زکوٰۃ کمیٹیوں نے سال 09-2008 سے اب تک جو رقم غرباء میں تقسیم کی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پی پی۔65 فیصل آباد میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 23 ہے اور پی پی۔66 میں 32 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی۔ وفاقی حکومت کو موجودہ نظام زکوٰۃ کی بہتری اور تقسیم کے طریق کار کو شفاف بنانے کے لئے چند اہم

تجاویز دی گئیں۔اس سلسلے میں وفاقی وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی لیکن نہ تو اس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور نہ ہی ترامیم پر غور ہوا۔ان وجوہات کی بنا پر لوکل زکوٰۃ کمیٹیاں نہ بن سکیں اور نہ ہی وفاقی حکومت نے 09۔2008 میں زکوٰۃ فنڈ فراہم کئے۔جس کی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم غریبوں میں تقسیم نہ ہو سکی۔صوبہ پنجاب میں اب مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور وفاقی حکومت سے موصولہ زکوٰۃ فنڈ برائے سال 10۔2009 میں سے اضلاع کو زکوٰۃ کی رقم جاری کی جا چکی ہے:۔

ضلع فیصل آباد کو درج ذیل زکوٰۃ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(1) غرباء مساکین،بیوگان معذور اور بوڑھے مستحقین-/45,184,957روپے

(2) صحت-/4,518,496روپے

(3) شادی گرانٹ-/6,024,759روپے

فیصل آباد 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں موصول ہونے والی رقم کی تفصیل

*5928: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 08-2007 اور 09-2008 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس رقم میں سے دینی مدارس کو کتنی رقم فراہم کی گئی ان مدارس کے نام اور ادا شدہ رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) جو دینی ادارے زکوٰۃ میں سے رقم وصول کرتے ہیں کیا ان کا کوئی آڈٹ ہوتا ہے ان کو رقم کس بنیاد پر ادا کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران بالترتیب مبلغ-/207,600,853 روپے اور-/39,755,026 روپے فراہم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مدات	2007-08	2008-09	میزان
گزارا الاؤنس	90,369,914/-	0	90,369,914
عید گرانٹ	6,935,000/-	0	6,935,000
بحالی فنڈ	6,024,612/-	0	6,024,612

جہیز فنڈ	6,024,612/-	0	6,024,612
تعلیمی وظائف (جنرل)	27,110,974/-	0	27,110,974
وظائف دینی مدارس	14,306,372/-	0	14,306,372
صحت	9,036,992/-	0	9,036,992
تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	47,792,377/-	39,755,026/-	87,547,403/-
میزان	207,600,853/-	39,755,026/-	247,355,879/-

نوٹ: دوران سال 09۔2008 وفاقی حکومت نے صوبہ پنجاب کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے مشروط کرتے ہوئے زکوٰۃ کی تمام مدات ماسوائے تعلیمی وظائف فنی فنڈز جاری نہیں کئے تھے جس کی وجہ سے مستحقین زکوٰۃ کو مالی امداد فراہم نہ کی جا سکی۔ ضلع فیصل آباد میں 1334 مقامی زکوٰۃ کیمٹیاں بھی تشکیل دی جا چکی ہیں اور بقیہ 53 کیمٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں تاہم ضلع فیصل آباد کو سال 10۔2009 میں مبلغ -/5,57,28,212روپے کی رقم جاری کی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل مدات میں مستحقین پر خرچ کی جائے گی:۔

گزارہ الاؤنس	-/4,51,84,957روپے
صحت	-/45,18,496روپے
شادی گرانٹ	-/60,24,759روپے
میزان	-/5,57,28,212روپے

(ب) ضلع فیصل آباد کو سال 08۔2007 کے دوران صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے مبلغ -/14,306,372روپے دینی مدارس کی مد میں موصول ہوئے جن میں سے 11 دینی مدارس کو مبلغ -/14,305,975روپے فراہم کئے گئے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دینی مدارس	رقم
1	دارالعلوم انوریہ رضویہ گلبرگ A بغدادی مسجد فیصل آباد	1,084,968/-
2	جامعہ صدیقہ مدرستہ البنات سیف آباد، فیصل آباد	455,986/-
3	کلیہ دارالقران والحدیث جناح کالونی فیصل آباد	887,390/-
4	جامعہ تعلیم البنات حاجی آباد فیصل آباد	1,532,542/-
5	جامعہ ضیاء القران الحدیث اواگٹ جڑانوالا	708,645/-
6	مدرسہ سردار اسلامک سنٹر شادمان ٹاؤن ستیانہ روڈ فیصل آباد	399,904/-
7	جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد	615,898/-
8	جامعہ تعلیم القران والحدیث للبنات شیخ کالونی فیصل آباد	2,391,513/-
9	جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد، فیصل آباد	5,612,254/-
10	جامعہ شمسہ قمرالاسلام ایوب کالونی فیصل آباد	207,077/-

11	جامعہ غوثیہ رضویہ مصباح العلوم جڑانوالا	409,798/-
	میزان	14,305,975/-

نوٹ: وفاقی حکومت نے سال09۔2008 کے لئے صوبہ پنجاب کو دینی مدارس کی مد میں زکوٰۃ فنڈز کا اجراء نہ کیا جس کی بناء پر ضلع فیصل آباد کے دینی مدارس کو رقم فراہم نہ کی جا سکی۔

(ج) جو دینی ادارے زکوٰۃ میں سے رقم وصول کرتے ہیں ان کا آڈٹ ڈائریکٹر زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد سالانہ بنیادوں پر کرتا ہے۔ دینی اداروں کو زکوٰۃ فنڈ باقاعدہ رجسٹریشن کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی سفارش اور استحقاق کا تعین کرنے کے بعد ضلعی کمیٹیاں طے شدہ طریق کار اور فارمولے کے مطابق فنڈ فراہم کرتی ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین کو زکوٰۃ کی مد سے دی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*6273: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین کو سال09۔2008 اور10۔2009 کے دوران کتنی گرانٹ زکوٰۃ کی مد سے ادا کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ کن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ہسپتال ہذا میں یہ گرانٹ کون خرچ کرتا ہے؟

(د) ان دو سالوں کے دوران جو گرانٹ ملی، اس سے کون کون سے میڈیکل آلات خرید کئے گئے اور کتنی رقم غریب مریضوں کے علاج و معالجہ پر خرچ کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔جون 2008 سے غیر فعال تھیں جس کی بناء پر وفاقی حکومت نے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو سال09۔2008 زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے۔ مذکورہ سال کے دوران زکوٰۃ فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے زکوٰۃ کی تمام مدات بشمول ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین کو فنڈ جاری نہ کئے جا سکے۔ تاہم سال10۔2009 کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے صحت کی مد میں رقم موصول ہو چکی ہے اور کمیٹیاں بھی تشکیل پا چکی ہیں۔ مزید یہ کہ ضلع منڈی بہاؤالدین کو صحت کی مد میں سال10۔2009 کے لئے مبلغ 965,817/-روپے جاری کئے جا چکے ہیں جو ضلع میں موجود ہسپتالوں بشمول ڈسٹرکٹ

ہیڈکوارٹر ہسپتال منڈی بہاؤالدین کو قواعد و ضوابط کے مطابق ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی طرف سے جاری کئے جائیں گے۔

(ب) جیسا کے جز(الف) میں وضاحت کی گئی کہ سال 10-2009 کے لئے مبلغ -/965,817 روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔ ہسپتالوں میں زکوٰۃ کی یہ رقم ایسے مریضوں کے لئے خرچ کی جاتی ہے جو علاج معالجہ پر اٹھنے والے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے اور جنہیں متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی، زکوٰۃ فنڈ سے علاج کے لئے حقدار قرار دیتی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں موجود ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی اس گرانٹ کو مستحق مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ کرتی ہے۔ اس کمیٹی کا سربراہ ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جبکہ ممبران میں ہسپتال کا سینئر ڈاکٹر، چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ جبکہ میڈیکل سوشل آفیسر اس کمیٹی کا سیکرٹری ہوتا ہے۔

(د) سال 09-2008 میں فنڈ کی عدم فراہمی کی وجہ سے علاج معالجے پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ تاہم سال 10-2009 کے دوران جاری کی گئی مبلغ -/965,817 روپے زکوٰۃ کی رقم صرف غریبوں کے علاج کے لئے خرچ ہوگی۔ تاہم اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے میڈیکل آلات خریدنے کی اجازت نہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد سے دی گئی رقم کی تفصیلات

*6274: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ضلع منڈی بہاؤالدین کے کس کس ہسپتال کو سال وار کتنی گرانٹ زکوٰۃ کی مد سے ادا کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ کس حساب سے ان ہسپتالوں کو دی گئی؟

(ج) یہ گرانٹ کس کی منظوری سے دی گئی اور کس کس مقصد کے لئے دی گئی؟

(د) ضلع منڈی بہاؤالدین کے ان ہسپتالوں کو فراہم کردہ گرانٹ کی چیکنگ کے دوران کتنی رقم خورد برد پکڑی گئی اور اس کے ذمہ دار کون کون پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 30۔جون 2008 سے غیر فعال تھیں جس کی بناء پر وفاقی حکومت نے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو زکوٰۃ فنڈ جاری نہیں کئے۔فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے پنجاب کے تمام ضلعی ہسپتالوں بشمول ضلع منڈی بہاؤالدین کو09۔2008 کے دوران فنڈ جاری نہ کئے جا سکے۔اب جبکہ صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں۔ضلع منڈی بہاؤالدین کو صحت کی مد میں مبلغ-/965,817روپے کی رقم فراہم کی جا چکی ہے جو ضلع منڈی بہاؤالدین میں موجود ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کو قواعد و ضوابط کے تحت ضلعی زکوٰۃ کمیٹی جاری کرے گی۔

(ب) جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کر دی گئی ہے کہ سال 09۔2008 میں کوئی فنڈ جاری نہیں کئے گئے۔سال 10۔2009 کے دوران ان ہسپتالوں کو ان ڈور بستروں کی بنیاد پر فنڈ درج ذیل شرح سے جاری کئے جائیں گے:۔

1۔ DHQ ہسپتال۔/20روپے فی بستر یومیہ

2۔ THQ ہسپتال۔/15روپے فی بستر یومیہ

(ج) صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ نے ضلع منڈی بہاؤالدین کو مذکورہ صحت کی گرانٹ جاری کر دی ہے اور یہ گرانٹ ضلع زکوٰۃ کمیٹی منڈی بہاؤالدین کی منظوری کے بعد ہسپتالوں کو جاری کی جائے گی جو کہ صرف غریب مریضوں کے علاج پر خرچ ہو گی۔

(د) جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ سال 09۔2008 کے دوران صوبہ کے تمام اضلاع بشمول ضلع منڈی بہاؤالدین کو صحت کی مد میں فنڈز فراہم نہیں کئے گئے تھے اس لئے 09۔2008 کا آڈٹ ممکن نہیں۔سال 10۔2009 کے لئے صحت کی مد میں حال ہی میں مبلغ-/965,817روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ان فنڈز کے حسابات آنے کے بعد خُورد بُرد یا بے قاعدگی کا تعین ہو گا۔

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!جو معاملہ پہلے immediate طور پر لغاری صاحب نے اٹھایا تھا۔۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب والا!غلط جواب دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور مجھے ان کی بات سننے دیں۔ محترمہ ایسے نہ کریں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ پینتیس اضلاع کی لسٹ میرے پاس موجود ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! گجرات میں زکوٰۃ کمیٹیاں مکمل نہیں ہوئیں۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب نہیں دیا گیا میں چیلنج کرتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چیلنج کر دیں۔ آپ لکھ کر چیلنج کریں کہ میرے سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے میں اس کا نوٹس لے لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب والا! ان کو بڑا شوق ہے تو یہ تحریک استحقاق لے آئیں۔ اگر انہیں اپنی بات کی صحت پر اتنا ہی اصرار ہے تو یہ اس جواب پر تحریک استحقاق لے آئیں میں اس کو face کروں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹیاں بن گئی ہیں، میں کہتی ہوں کہ کمیٹیاں ابھی مکمل طور پر نہیں بنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں categorically کہتا ہوں اور اس کی لسٹ میرے پاس ہے اور اگر اس میں ایک figure بھی غلط ہوا، 35 اضلاع میں یہ کمیٹیاں بن چکی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! گجرات میں ابھی تک کمیٹیاں مکمل نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر: اگر جواب غلط ہوا تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): 74 کروڑ روپے کی رقم کا بھی اجراء ہو چکا ہے۔ یہ دونوں چیزیں میں categorically بتا رہا ہوں کہ 35 اضلاع میں more than 90 percent مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں بن چکی ہیں notify ہو چکی ہیں اور 74 کروڑ روپے کی رقم جاری ہو چکی ہے اور اگر آپ گجرات کی بات کرتی ہیں تو میں۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! میں گجرات کا پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ گجرات کا بھی بتا دیتے ہیں۔ ان کو گجرات کا بھی بتا دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! گجرات کی ابھی اکتالیس کمیٹیاں بنی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ ان سے تکرار نہ کریں، آپ تشریف رکھیں۔ وہ مجھ سے بات کر رہے ہیں، مجھے ان کی بات سننے دیں۔ جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! گجرات میں Committees 92.95 % بن چکی ہیں۔ یہاں پر total numbers of local Zakat Committees چھ سو اڑتیس ہیں اور total numbers of Zakat Committees constituted جو ہیں وہ پانچ سو ترانوے ہیں۔ یہ بن بھی چکی ہیں اور notify بھی ہو چکی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! گجرات میں اکتالیس کمیٹیاں ابھی رہتی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ میرے پاس ڈیپارٹمنٹ کا جواب موجود ہے اور اگر یہ جواب غلط ہوا تو ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ داران آدمیوں کے خلاف action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اگر تحریک استحقاق دینا چاہتی ہیں تو دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو یہ پیش کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: میرے پاس ثبوت موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ثبوت میرے پاس لائیں تو میں اس کو دیکھوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں نے اس چیز کو پوری طرح سے verify کرنے کے بعد کہا ہے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کی فکر نہ کریں don’t worry اگر غلط جواب ہو گا تو ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ No point of order. آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف اور محترم محسن لغاری صاحب نے immediate جواب مانگا تھا تو اس کے متعلق میں نے ان سے پندرہ منٹ کا ٹائم لیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اب ان کی بات کو غور سے سنیں۔

پوائنٹ آف آرڈر
تھانہ تتلیانوالی (گوجرانوالا) پولیس کا معزز ممبر اسمبلی
جناب منور حسین منج کو گرفتار کرنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): معزز ایوان میں، میں اس کا جواب عرض کر دیتا ہوں کہ ایم پی اے منور حسین منج صاحب جو ہیں ان کے ساتھ جہاں زیب ولد میر علی مسلح کلاشنکوف، مظہر حسین ولد نذر حسین مسلح کلاشنکوف اور محمد رمضان ولد محمد بخش جو ہے یہ مسلح ٹرپل تھری بندوق تھے۔ ان کے ساتھ اور بھی مسلح لوگ تھے ان کے پاس لائسنس موجود تھے لیکن دو کلاشنکوف کے اور ایک ٹرپل تھری بندوق کا لائسنس ان کے پاس موجود نہیں تھا۔ انہیں اس بات کا موقع دیا گیا کہ اگر آپ کے پاس ان کے لائسنس ہیں اور اگر آپ گھر میں چھوڑ آئے ہیں یا کہیں بھول آئے ہیں تو آپ منگوا لیں لیکن وہ دیر تک ایسا نہ کر سکے جس پر ان کے خلاف مقدمہ نمبر 516/10 مورخہ 20۔ جولائی 2010 تھانہ تتلیانوالی میں درج ہوا ہے۔ ان تینوں لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کو آج جیل بھیجا جائے گا۔ منور حسین منج صاحب کو گرفتار نہیں کیا گیا وہ خود ہی تھانے میں بیٹھے تھے کہ جب تک آپ میرے آدمیوں کو چھوڑیں گے نہیں میں یہاں سے جاؤں گا نہیں اور اسی دوران انہوں نے ملازمین کو گالی گلوچ بھی کیا لیکن ان کے خلاف ماسوائے ایک رپٹ کے اندراج کے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس بارے میں بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: نہیں اس بارے میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو ابھی میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں دے رہا۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! دو سالوں کے بعد ہمارے سوال کی باری آئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر جواب غلط ہوگا۔۔۔

جناب سپیکر: جی ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! پہلے بھی میرے سوال کا جواب غلط آیا تھا میں نے اس پر تحریک استحقاق پیش کی لیکن آپ نے اسے killکر دیا۔

جناب سپیکر: جوkillکرنے والی ہوتی ہے وہkillہو جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! انہوں نے فرمایا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے مخاطب نہیں ہوں۔ لغاری صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ آپ نے وہ بات سن لی ہے جو وزیر قانون نے آپ کو بتائی ہے۔Are you satisfied now?

جناب شیر علی خان: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جہاں تک منور حسین منج ایم پی اے صاحب کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ان کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! ان کو رات کو ساڑھے گیارہ بجے تکdetainکیا گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کوdetainنہیں کیا گیا تھا۔۔۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! وزیر قانون صاحب نے پولیس کاversionبیان کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کے لئے آپ کے پاس بھی اختیار ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ جب ان کوdetainکیا گیا تو انہیں آپ کو اطلاع دینی چاہئے تھی۔ وزیر قانون صاحب جو فرما رہے ہیں کہ ان کو بعد میں چھوڑ دیا گیا، چھوڑ دیا گیا ہوگا۔ جب کسی ممبر کوdetainکیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ تحریک استحقاق لائیں تو میں دیکھ لوں گا۔

جناب شیر علی خان: شکریہ

جناب سپیکر: جب تحریک استحقاق آئے گی تو اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کوdetainکیا ہی نہیں گیا۔

جناب سپیکر: بقول ان کے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو تو detain کیا ہی نہیں گیا۔ان کے ساتھ دو کلاشنکوف اور 222 بردار تھے جب انہیں تھانے لے گئے تو منور حسین منج صاحب خود یہ کہہ رہے تھے کہ میں ان کو لے کر جاؤں گا اور میں ان کے بغیر نہیں جاؤں گا اور وہ خود تھانے میں بیٹھے رہے۔ جتنی دیر ان کا دل کیا وہ بیٹھے رہے، پھر چلے گئے۔

جناب سپیکر: وہ لکھ کر لائیں گے، اپنی بات پڑھیں گے پھر اس کے بعد فیصلہ ہو گا۔ایسے تو نہیں ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ انجم صفدر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب میں آرڈر کر چکا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کے پاس review powers ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک دفعہ آرڈر ہو چکا ہے تو میرے خیال میں اب آپ اسے رہنے دیں، یہی بہتر ہے۔ order is order now محترمہ انجم صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 512 ہے۔ جی، محترمہ!

جڑانوالا روڈ پر واقع میگنا ٹیکسٹائل مل سے پھیلنے والی آلودگی کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کی قانونی کارروائی سے مقامی پولیس کا عدم تعاون

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ سے جڑانوالا جانے والی سڑک پر واقع میگنا ٹیکسٹائل ملز میں Waste Water Treatment Plant نہ ہونے اور یہاں سے نکلنے والے زہریلے اور کیمیکل شدہ پانی کی نکاسی کے لئے کوئی مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ایک طرف ماحولیاتی آلودگی پھیل رہی ہے اور دوسری طرف زہریلا

اور کیمیکل شدہ پانی ملز کے گردونواح میں واقع زرعی زمینوں میں چھوڑے جانے، فصلوں اور جانوروں کو ہونے والے نقصان اور زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہونے کا موجب بننے کی وجہ سے مقامی محکمہ تحفظ ماحولیات نے گزشتہ سال موقع کا کئی بار ملاحظہ کے بعد مذکورہ ملز کو seal کرنے کے احکامات جاری کئے مگر ان احکامات پر عملدرآمد نہ ہو سکا اور پھر انوائرمنٹل ٹربیونل لاہور نے 02-06-2010 کو مذکورہ ملز کو seal کرنے کے احکامات جاری کئے اور فیصلے کی کاپی ڈی پی او فیصل آباد کو 24-06-2010 کو ضروری کارروائی کے لئے بھجوائی گئی جس پر انہوں نے ضروری کارروائی کی غرض سے ایس ایچ او تھانہ کھرڑیانوالہ کو ہدایت کی مگر جب مقامی محکمہ تحفظ ماحولیات نے ٹربیونل کے احکامات پر عمل درآمد کرنے کے لئے 29-06-2010 کو تھانہ کھرڑیانوالہ رابطہ کیا تو ایس ایچ او تھانہ کھرڑیانوالہ نے میگنا ٹیکسٹائل ملز کو seal کرنے کے حوالے سے محکمہ ماحولیات کے ساتھ تعاون کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ مذکورہ ملز میں Waste Water Treatment Plant نہ ہونے، نکاسی آب کا مناسب انتظام نہ ہونے، زہریلے اور کیمیکل شدہ پانی کی وجہ سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی آلودگی، فصلوں، زمینوں کو ہونے والے نقصان اور ٹربیونل کے فیصلے پر عملدرآمد کروانے میں مقامی پولیس کے عدم تعاون پر مقامی لوگوں میں سخت پریشانی اور اضطراب کی لہر پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں اس پر بحث کے لئے اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا نوٹس مجھے آج ہی موصول ہوا ہے لہذا آپ اسے اگلے ہفتہ تک کے لئے pending فرما دیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اگلے ہفتہ تک اجلاس چلنا بھی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: ابھی انتظار کریں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم نوعیت کا معاملہ ہے۔ ایسی بہت سی ملز ہیں جہاں Waste Water Treatment Plant نہیں لگے ہوئے۔ آپ اسے کمیٹی کے حوالے کریں یا اس کے لئے کوئی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اس کے لئے کمیٹی نہیں بن سکتی۔ ابھی اس پر debate ہونی ہے۔ آپ کیا کرتی ہیں، کمیٹی کے حوالے کیسے کر دیں؟

محترمہ انجم صفدر: پھر آپ اسے ہفتہ کے لئے pending نہ کریں بلکہ ایک دو دن کے لئے کر لیں آپ اسے جمعہ تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جمعہ تک اس کا جواب آ جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج ہی اس کا نوٹس موصول ہوا ہے لہذا آپ اسے اگلے ہفتہ تک pending فرمائیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار مولانا چنیوٹی صاحب کی طرف سے ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اگر اجلاس ختم ہو گیا تو پھر اگلے ہفتے یہ کیسے take up ہو سکے گی؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں، اس کا جواب آ جائے گا۔چنیوٹی صاحب موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک التوائے کار disposed of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار چوہدری ظہیر الدین صاحب اور ماشاء اللہ ان کے ساتھ کافی حضرات ہیں، سردار محمد یوسف، چوہدری عامر سلطان چیمہ، جناب محمد محسن خان لغاری صاحب، مونس الٰہی صاحب، کرنل عباس صاحب، اس تحریک کو کون پیش کرنا چاہتے ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کا نام ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جی میرا نام ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

وفاقی حکومت کا بھارت اور افغانستان کی باہمی تجارت کے لئے راستہ دینے سے پاکستان کا خطرناک علاقے میں تبدیل ہونے کا خدشہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 19-07-2010 کی خبر کے مطابق وفاقی حکومت نے بھارت اور افغانستان کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے واہگہ بارڈر کے لئے زمینی، فضائی اور سمندری راستے دینے کا معاہدہ کیا ہے جس سے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پاکستان کا ایک danger zone بن جائے گا۔اس خبر

سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسی تحریک سے ملتی جلتی next تحریک التوائے کار نمبر 515 محسن لغاری صاحب کی طرف سے ہے وہ بھی پڑھ دیں تو میں ان دونوں کا اکٹھا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب! آپ تحریک التوائے کار نمبر 515 پیش کریں۔

وفاقی حکومت کا بھارت اور افغانستان کی باہمی تجارت کے لئے راستہ دینے کے معاہدہ سے پاکستان کو خطرات لاحق

جناب محمد محسن خان لغاری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "نوائے وقت" مورخہ 2010-07-19 کی خبر کے مطابق وفاقی حکومت نے بھارت اور افغانستان کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے واہگہ بارڈر کے ذریعے زمینی، فضائی اور سمندری راستے دینے کا معاہدہ کیا ہے اس خبر سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! فنانس منسٹر نے کہا ہے کہ ابھی یہ معاہدہ نہیں ہوا۔ جو بھی صورتحال ہے اس بارے میں حکومت پنجاب کا یہ مؤقف ہے کہ وہ جو بھی document ہے، معاہدہ ہے یا note ہے اسے اس اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اس پر باقاعدہ اس House سے in put لی جائے گی اور اس کے بعد اس House کی جو سفارشات ہوں گی اس بنیاد پر وزیر اعلیٰ پنجاب خود بھی وفاقی حکومت سے بات کریں گے اور House کی تمام in put اور recommendations کو پہنچایا جائے گا، اس لئے آپ اسے next week تک pending فرما دیں، اس کا جواب بھی آ جائے گا اور جس دن اس نوٹ یا معاہدے کی کاپی ملے گی تو پھر اپوزیشن کے دوستوں سے مل کر اس پر بحث کے لئے دو گھنٹے کا ٹائم fix کر لیا جائے گا اور تمام معزز ممبران کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اس پر اپنا اظہار خیال کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہیں اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ پتا نہیں کہ اجلاس اگلے ہفتہ تک چلتا ہے یا نہیں لہذا مہربانی کر کے اسے ابھی take up کر لیں۔ ہمارے اکثر بھائیوں اور بہنوں کا اس پر ایک نقطہ نظر ہے جس کا سامنے آنا بڑا ضروری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اول تو ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ اگلے ہفتہ میں اجلاس نہیں ہو گا۔ اگر اگلے ہفتہ میں اجلاس ہونا ہوا تو پھر اسے next week میں ورنہ میں کوشش کروں گا، مجھے کائرہ صاحب ملتے ہیں اور اگر اس معاہدے یا note کی کاپی available ہوئی تو ہم جمعہ کو بھی اس پر بات کر سکیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پہلے بھی جب اس پر بات ہوئی تھی تو اس وقت سینئر منسٹر صاحب نے commitment کی تھی کہ وہ لے کر آئیں گے۔ وقت گزارنے کے لئے commitment کر دی جاتی ہے لیکن وہ پوری نہیں ہوتی۔ سینئر منسٹر صاحب کی commitment تھی کہ وہ یہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بڑی واضح اور دو ٹوک بات ہے کہ اگر اس معاہدے یا note کی کاپی میسر آ جاتی ہے تو ہم جمعہ والے دن اس معزز ایوان کے سامنے وہ رکھ کر اس پر بات کروالیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اگر اس کی کاپی نہیں آتی تو پھر؟

معزز ممبران: نہیں آئے گی تو پھر بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ دونوں تحاریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 516/10 میاں محمد رفیق صاحب کی طرف سے ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خانزادہ صاحب! کافی باتیں ہو چکی ہیں، میرے خیال میں اب کسی اور کو بھی ٹائم ملنا چاہیئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں۔ میں محسن لغاری صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہاں پر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جب

میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے تو انہوں نے 1998 میں انڈیا کے ساتھ ایک peace agreement کیا تھا۔اُس وقت واجپائی صاحب پاکستان آئے تھے۔اُس وقت ایک بڑا طے شدہ agreement ہوا تھا۔اس agreement کو base بناتے ہوئے trade agreement یا دوسرے agreements کئے جائیں۔باقی جتنی بھی چیزیں ہوں گی ان کو 1998 میں ہونے والے agreement کا extension بنایا جائے۔میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب نے جو initiative لیا تھا اسی کو base بنا کر باقی معاملات طے کئے جائیں۔

نواب زادہ سید شمس حیدر: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!میں درخواست کروں گا کہ یہ بڑا important matter ہے،اس لئے ہمیں اس معاملے پر بحث ضرور کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی،میاں محمد رفیق صاحب!

فیصل آباد میں پاور لومز بند ہونے کی وجہ سے احتجاج کرنے والے مزدوروں کی ریلی پر پولیس کی شیلنگ اور فائرنگ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ آج صبح سے فیصل آباد میں ایک لاکھ سے زائد پاور لومز مزدوروں نے زندہ رہنے کے حق کی خاطر ایک ریلی نکالی اور مظاہرہ کیا۔ٹی وی رپورٹس کے مطابق دو درجن سے زائد مزدور پولیس شیلنگ سے زخمی ہو گئے اور 100 سے زائد مزدور گرفتار کئے جا چکے ہیں جبکہ مزدور تنظیموں کا کہنا ہے کہ زخمی ہونے والے مزدور پولیس فائرنگ سے زخمی ہوئے ہیں۔پاور لومز مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ ان کی اجرتوں میں 17 فیصد اضافہ کیا جائے،گرفتار مزدوروں کو رہا کیا جائے اور مزدوروں کو زخمی کرنے والے پولیس ذمہ داران کو گرفتار کیا جائے۔بصورت دیگر ان کا مظاہرہ جاری رہے گا جو کہ اس تحریک کے پیش کئے جانے کے وقت تک جاری تھا۔مظاہرین نے ردعمل میں سدھار میں ایک پاور لومز فیکٹری کو بھی آگ لگا دی ہے۔پولیس ایکشن کی وجہ سے فیصل آباد بھر کے پاور لومز مزدوروں اور متاثرین خاندانوں میں شدید غم و غصہ اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔خدشہ ہے کہ کہیں یہ آگ پنجاب بھر کے پاور لومز مزدوروں،صنعتی اور بھٹہ مزدوروں میں نہ پھیل جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ fresh تحریک ہے لہذا اس کو آپ pending فرمادیں تاکہ اس کا جواب طلب کیا جاسکے۔

جناب سپیکر:رانا صاحب!اس تحریک کو کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اس تحریک کو آپ اگلے ہفتہ تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے۔اس تحریک کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار جناب اعجاز احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے ان کی یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،محترمہ!

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!اسی House میں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ یہ بات ہو چکی ہے،آج بھی وہی بات repeat ہوئی ہے۔وقفہ سوالات کے بارے میں Chair کی طرف سے یہ رولنگ آئی تھی کہ Question Hour کے duration میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر:میں نے تو سب سے یہی گزارش کی تھی لیکن میں کیا کروں،آپ سب ممبران اس پر عمل ہی نہیں کرتے؟

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!دو دو سال کے بعد سوالات کی باری آتی ہے،آج بہت important سوالات تھے اور صرف دس منٹ میں Question Hour wind up ہو گیا۔جب یہاں پر غلط جوابات آتے ہیں اور ان کی نشاندہی کی جاتی ہے تو اس کے بارے یہ ایک precedent set ہو گیا ہوا ہے،ہمیشہ سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ اس کے خلاف Privilege Motion move کر لیں۔میں نے اور محسن لغاری صاحب نے غلط جوابات پر منسٹر صاحبان کے خلاف اب تک جتنی بھی تحاریک move کی تھیں ان میں سے آج تک ایک بھی take up نہیں ہوئی۔ان سب تحاریک استحقاق کو kill کر دیا گیا۔آج بھی honourable Law Minister صاحب نے 31۔دسمبر 2007 کا ذکر فرمایا ہے کہ اس تاریخ کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت پوری ہو گئی تھی جبکہ محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے جو تاریخ بتائی گئی ہے وہ 30۔جون 2008 ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ لکھ کر دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات اس لئے repeat کر رہی ہوں کہ جوابات کی کاپی میں جگہ جگہ یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ 30۔ جون 2008 کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت پوری ہو گئی۔ اگر وقفہ سوالات دس منٹ کی بجائے پورا ایک گھنٹہ چلتا تو شاید بہت ساری اور باتیں بھی clear ہو جاتیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ ہم نے جو فیصلہ کیا تھا کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا کیا اب آپ سب کو اس کی افادیت کا احساس ہوا ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب آپ نے یہ announce کر دیا کہ اب وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے تو اس کے بعد مختلف issues پر point of orders کی شروعات اپوزیشن کی طرف سے ہوئی ہے۔ اب اگر House نے time کو اس طرف use کیا ہے تو اس میں Chair کا تو کوئی قصور ہے اور نہ ہی میری طرف سے کسی قسم کی کوئی reluctance تھی۔ اب دیکھیں، بات یہ ہے کہ آپ تحریک استحقاق ضرور لائیں لیکن تحریک استحقاق لانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ جو بات فرما رہی ہیں وہ صحیح ہے۔ میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ 31۔ دسمبر 2007 کو ان کمیٹیوں کے تین سال پورے ہو گئے اور یہ ان کی آخری تاریخ تھی۔ اس تاریخ کو ان کمیٹیوں کا time ختم ہو گیا۔ اس کے بعد قانون میں یہ ہے کہ ان کو چھ ماہ تک extension یا اس purpose کے لئے رکھا جا سکتا ہے کہ یہ کام کرتی رہیں تاکہ ان چھ مہینوں میں نئی کمیٹیاں آ کر ان کی جگہ replace ہو جائیں اور وہ تاریخ 30۔ جون 2008 تھی۔ الیکشن ہوئے اور نہ ہی ان کمیٹیوں نے ان چھ ماہ میں کام کیا کیونکہ Caretaker Government نے ان کو روک دیا تھا۔ لہذا 30۔ جون 2008 کے بعد ان کمیٹیوں کا بالکل کوئی وجود نہیں ہے لیکن ان کی جو date تھی وہ 31۔ دسمبر 2007 ہی تھی۔ اب اس کے اوپر معزز ممبر تحریک استحقاق لانا چاہتی ہیں تو بے شک لے آئیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے وزیر قانون صاحب کی بات سن لی ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جی، ہاں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

وقفہ سوالات میں دوسرے معاملات کو شامل کرنے سے سوالات کی اہمیت کا کم ہونا

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ ابھی آپ کے تشریف لانے سے پہلے وقفہ سوالات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ آج جب وقفہ سوالات شروع ہوا، جب سپیکر صاحب نے یہ announce کر دیا کہ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے تو مختلف issues پر point of orders شروع ہو گئے اور وہ اتنے طویل ہوئے کہ وقفہ سوالات دس منٹ کے اندر wind up ہو گیا۔ میری یہ درخواست ہے کہ اگر Chair وقفہ سوالات کے دوران اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دیتی ہے تو پھر وقفہ سوالات کو kill نہیں ہونا چاہئے۔ وقفہ سوالات کے اندر سب ممبران کے اہم سوالات ہوتے ہیں۔ اگر کسی اہم پوائنٹ آف آرڈر کی Chair اجازت دیتی ہے تو وہ at the cost of question hour نہیں ہونا چاہئے۔ وقفہ سوالات کے لئے بہر حال ایک گھنٹہ ملنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کوئی بھی معاملہ اتنی جلدی کا نہیں ہوتا، کوئی اتنی emergency نہیں ہوتی کہ ایک گھنٹے کے بعد وہ معاملہ discuss کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ آج جس issue پر تقریباً چالیس منٹ بحث ہوئی ہے وہ وقفہ سوالات کے بعد بھی اٹھایا جا سکتا تھا۔ یہ بات Business Advisory Committee میں طے ہوئی ہے کہ جب Chair Question Hour announce کر دے تو اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ آج اُس وقت میں یہاں پر موجود تھا۔ Chair کی بار بار request کے باوجود یہاں پر معزز ممبران بضد رہے اور انہوں نے کہا کہ نہیں جی، ہم نے ہر قیمت کے اوپر یہ بات ابھی کرنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو فیصلہ ہوا ہے اگر آپ اس کو follow کریں گے تو پھر ایسی صورتحال پیش نہیں آئے گی۔ اب یہ تحاریک التوائے کار کا وقفہ تھا جو کہ دس منٹ میں ختم ہو گیا۔ تین تحاریک fresh تھیں، ان کا جواب نہیں آیا تھا اور دو تحاریک التوائے کار disposed of ہو گئیں۔ تحاریک التوائے کار کا وقت آدھے گھنٹے کا تھا لیکن یہ تحاریک دس منٹ میں

ختم گئیں تو اس وقت بھی وہ بحث ہو سکتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ Business Advisory Committee میں جو فیصلہ ہوا ہے اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک منٹ کے لئے میری بات سنیں۔No point of order آپ دیکھیں کہ آج آپ کا business بھی انہی point of orders کی وجہ سے kill ہوا ہے اور جس طرح سے رانا صاحب نے بات کی ہے معزز ممبران سے میری گزارش ہے کہ point of order کے بارے میں پڑھ کر بھی آیا کریں کہ point of order کن حالات میں اور کس لئے raise کیا جا سکتا ہے، ہمیں point of order پر Rules of Procedure کو اچھے طریقے سے follow کرنا ہے۔ جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تاریخ کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس وقت Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر بالکل ہی take up نہیں ہو سکتا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس وقت وزیر قانون صاحب نے جو بات کی ہے وہ بالکل بجا ہے، آپ بھی جب اس Chair پر تشریف فرما ہوتے ہیں تو آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ غلط جوابات پر بہت دفعہ Privilege Motions move کی گئی ہیں جن پر آج تک کبھی بھی کوئی action نہیں ہوا۔ آج بھی اس کتاب میں جگہ جگہ یہ لکھا ہوا ہے کہ 30- جون 2008 کو ان کمیٹیوں کی مدت پوری ہو گئی، 30- جون 2008 کو یہ کمیٹیاں غیر فعال ہو گئیں، معزز وزیر قانون نے جو جواب دیا ہے وہ اس پوری کتاب میں مجھے نظر نہیں آ رہا۔

MR. DEPUTY SPEAKER: This is not a proper forum, so this is not a valid point of order.

جب ایوان میں سوالات آتے ہیں تو اس وقت سب کو اس بات کا خیال کرنا چاہئے۔(قطع کلامیاں) Chair جب ruling کو implement کراتی ہے تو پھر سب سے زیادہ احتجاج بھی آپ کی طرف سے آتا ہے۔ آئندہ سے اس بات کا خیال رکھیں کہ Question Hour میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہ ہو تو ایوان کا کام بڑا smoothly چلے گا۔ جی، محترمہ سامیہ امجد!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ Chair کا استحقاق ہوتا ہے کہ وہ کس چیز کو کتنی importance دیتی ہے۔آج صبح بھی جتنے point of order raise ہوئے ہیں سپیکر صاحب نے اپنا استحقاق استعمال کرتے ہوئے ان کی اجازت دی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ وزیر قانون صاحب نے سپیکر کے استحقاق کو اپنی کسی terminology میں explain کرنے کی کوشش کی ہے۔ابھی بھی وہ criticise کر رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے سپیکر کو pressurise کر لیا، اگر سپیکر نے کر دیا ہے تو ہمیں acceptable ہے البتہ میں uphold کرتی ہوں کہ دس منٹ میں ایک گھنٹہ نہیں گزرتا جس کا اڑھائی اڑھائی سال انتظار کیا جائے، secondly وزیر قانون نے immediately and arrest کی اپنی ہی کوئی definition نکالی اور ہم سپیکر کے استحقاق کو uphold کر رہے تھے تو انہوں نے اس discussion کو بھی دبا دیا۔ وزیر قانون کی طرف سے سپیکر کے استحقاق پر جب اس قسم کی گفتگو آئے تو مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ کس قسم کی خدمت ہے؟ یہ واقعی خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے خادم اعلیٰ ثناء اللہ ہیں لیکن اس حکومت کو چلانے کے لئے اگر وزیر قانون سپیکر کو اس حد تک criticise کر رہے ہیں تو میں یہ پوائنٹ آف آرڈر لانا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلی بات یہ ہے کہ اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر کی definition پڑھیں تو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کوئی چیز point out کر سکتی ہیں، تقریر نہیں کر سکتیں۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! آپ سرکاری کارروائی کا اعلان کر رہے ہیں، آپ پہلے گنتی تو کروالیں کہ ایوان میں کورم پورا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہو گئے ہیں، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

The Women University Multan (Bill 2010) Bill No. 4 of 2010. The Institute of Southern Punjab Multan (Bill 2010) Bill No. 16 of 2010. The Punjab Healthcare (Bill 2009) Bill No. 31 of 2009. The Global Institute Lahore (Bill 2010) Bill No. 18 of 2010.

مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010

(---جاری)

ADDITION OF NEW CLAUSE – 27 A

MR DEPUTY SPEAKER: Now we resume Clause by Clause consideration on the Women University Multan Bill 2010 consideration on the Bill upto Clause-27 was completed on 19th July 2010. Now, we take up the amendment for addition of new Clause 27-A.

The amendment is from 27 members, any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Mr. Speaker, I move:

> That after Clause 27 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-A be added:-
>
> **"27-A Retirement from Service.–** An Officer, teacher or other employee of the University shall retire from service–
>
> (a) on such date, after he has completed twenty five years of service qualifying for pension or other

retirement benefits as the competent Authority may, in the public interest, direct; or

(b) where no direction is given under Clause (a) on the completion of the sixtieth year of his age.

Explanation. In this section, "Competent Authority"

means the Appointing authority or a person duly authorized by the appointing authority in that behalf, not being a person lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 27 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-A be added:-

"27-A Retirement from Service.– An Officer, teacher or other employee of the University shall retire from service.

(a) on such date, after he has completed twenty five years of service qualifying for pension or other retirement benefits as the competent Authority may, in the public interest, direct; or

(b) where no direction is given under Clause (a) on the completion of the sixtieth year of his age.

Explanation. In this section, "Competent Authority"

means the Appointing authority or a person duly authorized by the appointing authority in that behalf, not being a person lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned."

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** I oppose it, sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہمیں جو تھوڑی سی کمی نظر آئی تھی کہ لوگوں کی ریٹائرمنٹ کا طریق کار کیا ہوگا، ان کی ملازمت کے ختم ہونے کا کیا طریق کار ہوگا اور کس وقت وہ ریٹائرمنٹ کے benefitsکے لئے eligibleہوں گے؟ ہم نے ایک Clause درمیان میں اس لئے دی ہے کہ 25سال کی سروس کے بعد یا جب ان کی عمر60سال ہو جائے تو وہ ریٹائر ہو جائیں۔ یہ بہت معقول سی تجویز ہے۔ اگر اسمبلی کے معتبر ممبران مناسب سمجھیں کہ اس کو درمیان میں incorporateہونا چاہئے تو اس کے لئے مہربانی کر کے voteکر دیں اور اگر صرف اس لئے کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اور اس کی مخالفت کرنی ہے تو اکثریت اس طرف ہے وہ اسے vote outکر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس ترمیم کا مقصد یہی ہے کہ ہمارے جو ملازمین ان اداروں میں کام کرنے کے بعد ریٹائر ہوں گے۔۔۔

(اس مرحلہ پر منڈی بہاؤالدین کے تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

معزز ممبران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Legislationمیں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ please rules followکریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ لاء منسٹر سے بات کر لیں۔ آپ House کے rules کو followکریں۔ شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد جو سہولیات گورنمنٹ ملازمین کو دی جاتی ہیں۔ ہمارا اس ترمیم کے ذریعے یہ کہنے کا مقصد ہے کہ وہی سہولیات ان ملازمین کو بھی ملنی چاہئیں۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! ہمیں ایک منٹ بات کرنے دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is no way. You don’t have the right to dictate the Chair.

یہاں Chair نے rules کو follow کرنا ہے۔(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ شق main law میں بھی شامل ہونی چاہئے۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: This is not a proper forum and this is not proper time

اس وقت legislation ہو رہی ہے۔No point of order can be taken up آپ صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کو اب خیال آیا ہے جب legislation شروع ہوئی ہے۔ مجھے آپ کا بڑا احترام ہے.But kindly follow the rules

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! آپ نے دوسروں کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Legislation میں کوئی اجازت نہیں ہے، rules permit نہیں کرتے۔ This is no point of order. I rule it out. جب legislation ختم ہو جائے گی تو میں آپ کو floor دوں گا۔آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب معزز ممبران اس بات پر بضد ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! rules کے مطابق جب legislation ہو جائے گی تو اس کے بعد بات کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ان کو یہ فرمادیں کہ یہ میرے چیمبر میں آکر بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب legislation ختم ہو گی تو میں ان کو floor دوں گا اور لاء منسٹر صاحب اسے explain کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان کی جو بھی شکایت ہے میں اس پر respond کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مناسب ہے کہ یہ میرے چیمبر میں آ جائیں۔ میں ساری صورتحال ان کو واضح کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس کلاز میں ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان یونیورسٹیوں سے جو ملازمین ریٹائر ہوں گے ان کو وہی مراعات دی جائیں جو کہ گورنمنٹ ملازمین کو دی جاتی ہیں، کسی بھی طریقے سے وہ less favourable نہیں ہونی چاہئیں اور اس کلاز کو proper main law میں شامل کرنا چاہئے۔ Rules and Regulations میں بعد میں شامل کرتے ہیں، نہیں کرتے، اس میں درج ہے یا نہیں ہے، اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ actual law میں کوئی ردوبدل نہ ہو اور ایک چیز ضرور ہو جائے جس کی authenticity مستحکم کرنے کے لئے ہماری یہ درخواست ہے کہ اس کلاز کو main law میں شامل کیا جائے اور اس کے تحت جو Rules and Regulations بنیں اس میں بھی ہوں تاکہ کسی بھی طریقے سے انہیں جو مراعات ہیں وہ سرکاری ملازمین سے کم نہ ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ہم نے جو ترمیم دی ہے اس کی Clause-A میں ہم نے بات کی ہے اور اس میں competent authority سے مراد وہ شخص ہے جو نہ صرف authority رکھتا ہو بلکہ اس کی qualification بھی ایسی ہو کہ وہ باقی ملازمین سے senior ہو اور اس کا گریڈ صحیح ہو اور وہ دوسروں سے کمتر کسی طرح نہ ہو۔ How can a junior make orders to a senior ہم نے explanation میں یہ بات لکھی ہے کہ:

> **Explanation**. In this section, "Competent Authority" means the Appointing authority or a person duly authorized by the appointing authority in that behalf, not being a person lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned."

اس کے بعد ہم دوسری بات یہ کہنا چاہتے ہیں کہ for granted mention نہیں کیا گیا کہ age of retirement کیا ہے؟ ہم نے کہا ہے کہ ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال ہونی چاہئے جب کوئی ملازم 60 سال کا ہو جائے تو اسے age of retirement مانا جائے کیونکہ اس میں specify نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بات پہلے ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو وہ کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہی دو باتیں ہیں جو ہم شامل کرانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو کلاز27پوری طرح سے comprehensiveاور completeہے اس میں ہر چیز کا احاطہ کیا گیا ہے۔یہ rulesسے متعلقہ باتیں ہیں ان کو main actکا حصہ بنانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That after Clause 27 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-A be added:-
>
> **"27-A Retirement from Service.–** An Officer, teacher or other employee of the University shall retire from service-
>
> (a) on such date, after he has completed twenty five years of service qualifying for pension or other retirement benefits as the competent Authority may, in the public interest, direct; or
>
> (b) where no direction is given under Clause (a) on the completion of the sixtieth year of his age.
>
> **Explanation.**In this section, "Competent Authority" means the Appointing authority or a person duly authorized by the appointing authority in that behalf, not being a person lower in rank to the officer, teacher or other employee concerned.".

(The motion was lost)

CLAUSE 27-B

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, addition of new Clause 27-B. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhray, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS. KHADIJA UMAR: Sir, I move:

> That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-B be added:-
>
> **"27-B. Opportunity to show cause.-** No officer, teacher or employee, of the University holding a permanent post shall be reduced in rank, or removed or compulsorily retired from service, unless he has been given a reasonable opportunity of showing cause against the action proposed to be taken."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-B be added:-
>
> **"27-B. Opportunity to show cause.-** No officer, teacher or employee, of the University holding a permanent post

shall be reduced in rank, or removed or compulsorily retired from service, unless he has been given a reasonable opportunity of showing cause against the action proposed to be taken."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم ہے اور ویسے بھی being a Lawyer وزیر موصوف جانتے ہوں گے کہ اپنے دفاع میں جب بھی کوئی چیز کرنی ہوتی ہے تو اس کے لئے بڑا اہم ہے کہ اس کو اپنے دفاع کا حق ہونا چاہئے۔ ہم نے یہاں پر یہ amendment اس لئے پیش کی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کے ساتھ زیادتی ہو جائے۔ ہم نے کہا ہے کہ یونیورسٹی کے ٹیچر، ملازم یا کوئی بھی سٹاف جس کے خلاف کوئی شکایت آئی ہے تو اس کو پہلے Show Cause Notice دینا بہت اہم ہے۔ بغیر Show Cause Notice دیئے اگر اسے بالکل نکال دیا جائے گا تو اس کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ یہ ایک مسلمہ اصول بھی ہے کہ Nobody can be condemned unheard. تو ہمیں چاہئے کہ اس amendment کو شامل کریں تاکہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ! اس سے اگلی بات کیجئے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اگلی بات ہی کروں گی۔ آپ بھی جانتے ہیں، ہم سب بھی جانتے ہیں اور وزیر قانون صاحب بے شک اسے oppose کرتے رہتے ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارا ایک وتیرہ بن چکا ہے کہ ہر شعبے کے اندر ایک اندرونی politics ضرور ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ اس اندرونی politics اور leg pulling کی وجہ سے ناجائز طور پر کسی کو کھینچا یا ہٹائے جانے کی کوشش کی جا سکتی ہے اور اس کے اوپر جھوٹے الزامات لگ سکتے ہیں اس لئے اس amendment کو شامل کرنے پر زیادہ focus اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کو proper notice جاری کیا جائے تاکہ اس کو explanation کا بھی موقع ملے، explanation کا موقع ملنے کے بعد proper طریقے سے اس کی inquiry ہو اور اس کے بعد اس ملازم کا فیصلہ ہو تاکہ اس کو اپنی صفائی دینے کا بھرپور موقع مل سکے اور وہ اندرونی سازشوں اور leg pulling کا شکار نہ ہو جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دو چار لوگ اس کے خلاف

مل جائیں اور ایک lobby بن جائے تو ان چیزوں کو سامنے لانے میں کچھ وقت ضرور درکار ہو گا۔ جس کے خلاف شکایت ہے اس کو اگر اپنے آپ کو explain کرنے کا موقع مل جائے گا تو یہ سارا اسی صورت میں ہو گا جس کا ابھی کسی کو meaning نہیں آ رہا تھا تو immediately یہاں پر سب کچھ نہیں ہونا چاہئے بلکہ slowly, gradually اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ یونیورسٹی کے ملازمین پر Punjab Government Employees Efficiency, Discipline and Accountability Act 2006 لاگو ہوتا ہے اس لئے اس addition کی ضرورت نہیں ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-B be added:-

"27-B. Opportunity to show cause.- No officer, teacher or employee, of the University holding a permanent post shall be reduced in rank, or removed or compulsorily retired from service, unless he has been given a reasonable opportunity of showing cause against the action proposed to be taken.”

(The motion was lost)

CLAUSE 27-C

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, addition of new Clause 27-C. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr.

Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS. AMNA ULFAT: Sir, I move:

> That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-C be added:-
>
> **"27-C. Pension, insurance, gratuity, provident fund and benevolent fund.-**
>
> (1) The University shall constitute for the benefit of its officers, teachers and other employees, in such manner and subject to such conditions as may be prescribed, such pension, insurance, Gratuity, Provident Fund and Benevolent Fund schemes as it may deem fit.
>
> 2) Where any provident fund is constituted under this Act the provisions of the Provident Funds Act, 1925 (XIX of 1925) shall apply to such fund as if it were a Government Provident Fund and the University were the Government."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-C be added:-

"27-C. Pension, insurance, gratuity, provident fund and benevolent fund.-

(1) The University shall constitute for the benefit of its officers, teachers and other employees, in such manner and subject to such conditions as may be prescribed, such pension, insurance, Gratuity, Provident Fund and Benevolent Fund schemes as it may deem fit.

(2) Where any provident fund is constituted under this Act the provisions of the Provident Funds Act, 1925 (XIX of 1925) shall apply to such fund as if it were a Government Provident Fund and the University were the Government."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حسب عادت oppose ہی کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے حسب عادت نہیں بلکہ main rules کے اندر یہ سارا کچھ cover ہوتا ہے لیکن آپ بات کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں کوئی لمبی چوڑی بات تو نہیں ہے بلکہ ہم نے تو عام فہم زبان میں بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس یونیورسٹی کو ایک گورنمنٹ یونیورسٹی کے طور پر consider کیا جائے۔ جس طرح گورنمنٹ یونیورسٹی کا سسٹم ہوتا ہے اسی طرح ان یونیورسٹیوں کا بھی سسٹم ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ گورنمنٹ سطح پر لوگوں کو مراعات دی جاتی ہیں یا after retirement and after death of any person جو مراعات مل رہی ہوتی ہیں ان میں عموماً پرائیویٹ ادارے گڑبڑ کر لیتے ہیں تو ان کو بھی اسی طرح ہی مراعات ملنی چاہئیں۔ پرائیویٹ ادارے کبھی بھی equal to Government سہولیات نہیں دیتے۔ یہاں پر اس Clause پر زور دینے کا مقصد ہی ان کے مستقبل کو after the retirement secure کرنا ہے تاکہ وہ بھی benefits لے سکیں۔ یہ

بات طے شدہ ہے کہ گورنمنٹ ملازمین سے اتنی محنت یا کام نہیں لیا جاتا جتنا پرائیویٹ ادارے دن رات اپنے ملازمین سے محنت اور کام لیتے ہیں بلکہ وہ ان سے double labour لیتے ہیں لیکن جب ان کو مراعات دینے کی باری آتی ہے تو اس میں وہ hesitate کرتے ہیں۔ حکومتی سطح پر جو شخص مراعات حاصل کر رہا ہے بالکل اسی انداز سے ان کو بھی مراعات ملنی چاہئیں تاکہ ان کے بچوں کو بہتر مستقبل مل سکے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ اگر اسے oppose کرنے کی بجائے مان لیتے تو دعائیں بھی ان کے حصے میں آ جاتیں کہ آج انہوں نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان تمام معاملات جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس سے متعلق یونیورسٹی کے سروس statues بنیں گے جن میں تمام معاملات کو cover کیا جائے گا اس لئے اس نئی Clause کی addition کی ضرورت نہیں ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clauses 27-C be added:-
>
> "27-C. **Pension, Insurance, Gratuity, Provident Fund and Benevolent Fund.-**
>
> (1) The University shall constitute for the benefit of its officers, teachers and other employees, in such manner and subject to such conditions as may be prescribed, such Pension, Insurance, Gratuity, Provident Fund and Benevolent Fund schemes as if may deem fit.
>
> (2) Where any provident fund is constituted under this Act the provisions of the Provident Funds Act, 1925 (XIX of 1925) shall apply to such

fund as if it were a Government Provident Fund and the University were the Government."

(The motion was lost)

CLAUSE -27-D

MR.DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27-D The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (R) Muhammad Abbas Chaudhary. Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab Khan, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Any mover, may move it

MR. SHER ALI KHAN:I move

"That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 27-D be added:-

27-D. Tripartite mobility.- (1) Any officer teacher of the Government or employee of the University on the recommendation of the Syndicate may be directed to serve in any post in the University under the Government educational research institution in the public interest:

Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those admissible to him

in the University and full benefits of his previous service shall be allowed to him.

(2) The Government may, in consultation with the Selection Board, place the services of an employee of the Government or any other University or an educational or research institution at the disposal of the University in the Public interest;

(3) Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those enjoyed by him immediately before his services are placed at the disposal of the University and that full benefits of his previous service shall be allowed to him."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clauses 27-D be added:-

27-D Tripartite mobility.-(1) Any officer teacher of the Government or employee of the University on the recommendation of the Syndicate may be directed to serve in any post in the University under the Government educational research institution in the public interest:

(1) Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those admissible to him in the University and full benefits of his previous service shall be allowed to him.

(2) The Government may, in consultation with the Selection Board, place the services of an

employee of the Government or any other University or an educational or research institution at the disposal of the University in the Public interest;

Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those enjoyed by him immediately before his services are placed at the disposal of the University and that full benefits of his previous service shall be allowed to him."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):I opposed

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم شیر علی خان صاحب!

MR. SHER ALI KHAN: Sir, in this proposed amendment, it has been recommended that any officer of the Government or University can perform his duties in the University or employee of the University may be allowed to work in other institution because if as it has been seen that we transfer people and make them O.S.D that would not be done and there service would be counted as there previous what ever previous appointment they have been holding would come back (interruption)

جناب سپیکر! میں انگلش میں بات اس لئے کر رہا ہوں کہ this is legislation

MR.DEPUTY SPEAKER: It's all right you go.

MR. SHER ALI KHAN: We recommend that any officer or teacher or professor of the University, if posted to another University or institute or laboratory of similar nature. He gets it same benefits that he was getting in this University and he is not put in a lower rank. That he has being previously performing at. Thank you Sir!

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر سامیہ امجد!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہم کسی بھی qualified بندے کی mobility کی بات صرف اس لئے کرتے ہیں کہ brain drain نہ ہو اور یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب آپ availability کے مطابق ایک بندے کو ریٹائر ہونے کے بعد کسی شیلف پر لگا دیں۔ چونکہ یہ Women University Autonomic Body ہو گی اور اس کی ایک اپنی دنیا ہو گی تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کے ٹیچرز، پروفیسر اور ملازمین کو دوسرے حکومتی انسٹیٹیوشن میں adjust کرنے کی space دی جائے، یہ اس کا مقصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ یہ tripartite mobility کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ابھی بتاتی ہوں۔ پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ جب آپ کوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ tripartite کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پہلے میری بات تو پوری ہونے دیں۔ پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ ماہرین کو بلایا جاتا ہے اور ایک سے دوسری جگہ بھیجا بھی جاتا ہے اور ہمارے ہاں سے بھی حتیٰ کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ گیا لیکن tripartite کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری بات تو آپ سن لیں اور اس پر مجھے پوری بات کرنے دیں۔ ہمارے ہاں سے بھی ماہرین باہر کے ممالک میں لیکچر دینے کے لئے جا رہے ہیں اسی طریقے سے نظریہ ضرورت کے مطابق ایک نوزائیدہ یونیورسٹی، یہ کہتے ہیں کہ newly born baby ہے تو وہاں پر ماہرین کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سے میں نے بڑا سادہ سا پوچھا ہے کہ tripartite کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو ڈکشنری منگوا لیتے ہیں۔ مقصد اس کا یہی ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لوگوں کو mobile کیا جائے اور ان کی مہارت سے فائدہ اٹھایا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک جگہ سے دوسری جگہ یا۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ایک یونیورسٹی میں جو نوزائیدہ بے بی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس پر صرف سادہ سا پوچھا ہے کہ tripartite کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! نظریہ ضرورت کے تحت اور اگر آپ کہتے ہیں تو اسے دوبارہ repeat کر دیتے ہیں کہ Government ہے، یونیورسٹی خود ہے اور کوئی کالج یہ اس tripartite کے meaning ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بہت مہربانی (قہقہہ)

محترمہ آمنہ الفت: اور اگر آپ کہتے ہیں تو ہم ڈکشنری بھی منگوا لیتے ہیں کیونکہ بہت سارے meaning وزیر قانون صاحب کو بھی بتانے کی ضرورت ہے تو مقصد صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ کے اداروں کی اور آپس میں ایک باہمی جذبہ خیر سگالی کے تحت مفاد عامہ میں ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی ماہر کو بلانا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ repeat ہو گیا۔ آپ کا بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کی working ٹھیک ہے کہ کوئی نہ کوئی ماہر رکھنا پڑتا ہے مگر انہوں نے رکھا ہوا ہے، وہ پہلے ہمارے پاس بھی تھا لیکن اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے وہ جو بھی ترامیم بنا کر دے تو پہلے آپ خود دیکھیں، انہیں سمجھیں اور اس کے بعد move کریں۔ یہ نہیں کہ اسی کے ذمہ لگا دیں کہ تم move کرتے رہو اور اس کے بعد یہاں اس ایوان میں یہ بھٹکتیں۔ اب tripartite mobility کا انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ یہ کیا ہے اور اس کا یہاں پر کوئی "تک" ہی نہیں بنتا۔ بہر حال یہ سارے معاملات rules میں طے ہونے ہیں اس لئے اس addition کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clauses 27-D be added:-
>
> **27-D Tripartite mobility.** (1) Any officer teacher of the Government or employee of the University on the recommendation of the Syndicate may be directed to serve in any post in the University under the

Government educational research institution in the public interest:

(1) Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those admissible to him in the University and full benefits of his previous service shall be allowed to him.

(2) The Government may, in consultation with the Selection Board, place the services of an employee of the Government or any other University or an educational or research institution at the disposal of the University in the Public interest;

Provided that the terms and conditions offered to him shall not be less favourable than those enjoyed by him immediately before his services are placed at the disposal of the University and that full benefits of his previous service shall be allowed to him."

(The motion was lost)

ADDITION OF NEW CLAUSE 27-E

MR DEPUTY SPEAKER: Addition of new Clause of 27-E the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamar Chaudhary, Mrs. Amna Jehangir, Engineer

Shahzad Elahi and Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR:I move:

> "That in the Bill as recommended by the standing Committee on Education, the following new Clause 27-E be added:
>
> **Transitory Provisions:** A Chancellor Committee shall be constituted by the Chancellor on the recommendations of the Vice-Chancellor to exercise the powers assigned to the Syndicate under this Act till such time the Syndicate is constituted in accordance with the provisions of this Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in the Bill as recommended by the standing Committee on Education, the following new Clause 27-E be added.
>
> **Transitory Provisions:** A Chancellor Committee shall be constituted by the Chancellor on the recommendations of the Vice-Chancellor to exercise the powers assigned to the Syndicate under this Act till such time the Syndicate is constituted in accordance with the provisions of this Act."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan) Sir! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں main مقصد یہ تھا کہ یہ شق رکھی جائے کہ جب تک اس قانون کے تحت سنڈیکیٹ نہیں بنتا اس میں چانسلر ایک کمیٹی بنادے۔ جس طرح ایک interim setup ہوتا ہے تاکہ سارا نظام درہم برہم نہ ہو جائے اور سسٹم چلتا رہے۔ جب تک وہ سنڈیکیٹ نہیں بنتا تب تک

اس کو چلانے کے لئے، اس کے کاموں میں رکاوٹ نہ آئے اس کے لئے ایک باڈی بنادی جائے تاکہ اس کو اتھارٹی ہو اور وہ اس سلسلے کو چلا سکے۔ Otherwise ان کا ٹائم بھی ضائع ہو گا اور وہاں کے معاملات میں بھی problems آئیں گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! وہ Tripartite کی طرح سنڈیکیٹ کے meaning اگر آپ کو معلوم ہیں تو میں آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ سنڈیکیٹ جب تک form نہیں ہو جاتا اس وقت تک چانسلر کو یہ اختیار ہو کہ وہ ایک کمیٹی بنا دے جس کے پاس سنڈیکیٹ کے تمام اختیارات ہوں اور وہ یونیورسٹی کو چلا سکے۔ ظاہر ہے اتنی بڑی یونیورسٹی ہے، اس کے اتنے سارے معاملات ہیں، ٹیچرز کے معاملات ہیں اور انتظامیہ کے معاملات ہیں۔ جب ایک آرگنائزیشن کام کرتی ہے تو وہاں ہزاروں جھگڑے ہوتے ہیں، یہ صرف اسمبلی میں ہی نہیں ہوتے بلکہ ہر جگہ ہی ہوتے ہیں۔ ان معاملات کو دیکھنے کے لئے ظاہر ہے کہ سنڈیکیٹ اپنا role play کرتی ہے لیکن جب تک سنڈیکیٹ form نہیں ہوتی اس وقت تک چانسلرز کی ایک کمیٹی بن جانی چاہئے تاکہ وہ ان کے اختیارات کو استعمال کر سکے۔ Sir, clear?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی it is very clear۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! By the operation of this Act جب یہ ایکٹ وجود میں آئے گا اور ادارہ وجود میں آئے گا تو اسی وقت سنڈیکیٹ خود بخود وجود میں آ جائے گا۔ اسے کسی نے constitute نہیں کرنا کہ اسے constitute کرنے سے پہلے ایک کمیٹی constitute کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ اور متعلقہ کلاززکو اگر یہ پڑھ لیتے تو اس ترمیم کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That in the Bill as recommended by the standing Committee on Education, the following new Clause 27-E be added.
>
> **27-ETransitory Provisions:** A Chancellor Committee shall be constituted by the Chancellor on the recommendations of the Vice-Chancellor to exercise the

powers assigned to the Syndicate under this Act till such time the Syndicate is constituted in accordance with the provisions of this Act.

(The motion was lost)

CLAUSE-28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

ADDITION OF NEW CLAUSE-34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-34-A

MR DEPUTY SPEAKER: Addition of new Clause 34-A the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamar Chaudhary, Mrs. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi and Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary. Any mover may move.

MRS AMNA ULFAT:I move:

That after Clause 34 of the Bill , as recommended by the Standing Committee on Education , the following new Clause 34-A be added

34-A Recovery of University dues. The university or any person generally r specially authorized by it may apply to the Collector for recovery of any sum due to the university and the Collector shall thereupon proceed to recover the sum due, as if it were an arrear of Land Revenue.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 34 of the Bill , as recommended by the Standing Committee on Education , the following new Clause 34-A be added

34-A Recovery of University dues. The university or any person generally or specially authorized by it may apply to the Collector for recovery of any sum due to the university and the Collector shall thereupon proceed to recover the sum due, as if it were an arrear of Land Revenue.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan) Sir! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں کوئی لمبی چوڑی کیمسٹری تو ہے نہیں۔ سیدھی سادی سی بات ہے جسے ہم بتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس مسودے میں بہتری پیدا ہو اور اس کو زیادہ authentic بنایا جاسکے۔ ہم آپ ہی کی مدد کر رہے ہیں، ان کو اگر سمجھ نہیں آ رہی ہے تو وہ ایک الگ بات ہے۔ بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے معاملات میں آپ کو پتا ہے، ویسے تو ہر ادارے میں واجبات ہوتے ہیں۔ کسی سے فیس collect کرنی ہے، بجلی کے معاملات میں کچھ ہو جاتا ہے، بلز کے معاملات

میں کچھ ہو جاتا ہے اور بہت سارے فنڈز کی recovery میں بہت ساری problems آ سکتی ہیں۔ ہم سیدھی سادی سی بات کہہ رہے ہیں کہ یونیورسٹی کا جو بھی بندہ authorized ہے اس کو یہ اختیارات ہونے چاہئیں کہ وہ Collector کو یہ کہہ سکے کہ بھئی یہ recovery immediately کروا دیں۔ اگر ہم معاملات کو routine میں چھوڑ دیتے ہیں تو یہاں تو معاملات سالہا سال چلتے رہتے ہیں، سالہا سال واجبات پھنس سکتے ہیں اور سالہا سال کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا اس لئے اس میں Collector کو bound کیا جائے کہ اس نے specially طور پر اس collection کے لئے کام کرنا ہے تو بس اتنی سی گزارش ہے اور کوئی لمبی چوڑی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Land Revenue Act کے تحت یہ اختیار already government کو حاصل ہے اس لئے addition کی ضرورت نہیں ہے۔

MR.DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That after Clause 34 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education the following new Clause 34- A and-B added 34-A recovery of University dues the university or any person generally or specially authorized by it may applied to the Collector for recovery of any some due to the University and the Collector shall there upon proceed to recover the some due as if it were an arrear of Land Revenue.

(The motion was lost)

CLAUSE-35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-36

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration there is an amendment in it, the amendment is from. Ch. Zahir-Ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd) Muhammad Abbas, Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> That Clause 36 of the Bill as recommended by the Standing Committee the following be substituted:
>
> **"36. Appeal and review.**
>
> (1) Where an order is passed punishing any officer other than the Vice-Chancellor ,or any teacher or employee of the university or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms and conditions of service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other officer or teacher of the university, have the right to appeal to the Syndicate against the order, and where the order is made by the syndicate have the right to apply to the Chancellor for review of that order.

(2) The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor who shall refer it to the Chancellor with such recommendations as the Vice-Chancellor may consider necessary.

(3) No order or an appeal or application for review, as the case may, be passed without affording to the appellant, an opportunity of being heard"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That for Clause 36 of the Bill is recommended by the Standing Committee on Education the following be substituted:

"36 Appeal and review.

(1) Where an order is passed punishing any officer other than the Vice-Chancellor ,or any teacher or employee of the university or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms and conditions of service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other officer or teacher of the university, have the right to appeal to the Syndicate against the order, and where the order is made by the syndicate have the right to apply to the Chancellor for review of that order.

(2) The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor who shall refer it to the Chancellor with such recommendations as the Vice-Chancellor may consider necessary.

(3) No order or an appeal or application for review, as the case may, be passed without affording to the appellant, an opportunity of being heard".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس پر بحث کرنے سے پہلے میں ایک چھوٹا سا سوال پوچھنا چاہوں گا کہ جس وقت یہ Bills پاس ہوتے ہیں آخر یہ کمیٹی کے اندر discuss ہوئے ہیں اور کتنی دیر کمیٹی میں debate ہوتی ہے اور میں ایک process کی بات کر رہا ہوں اور usually یہ ہوتا ہے کہ Standing Committee میں Bill آیا اور ان کو کہا کہ اس کو پاس کر دو۔ ایجوکیشن کمیٹی والوں نے دانش سکول کے اوپر کافی سارا ٹائم لگایا تھا اور انہوں نے بہت اچھی recommendations دیں if possible for future یہ جو کمیٹی کے minutes of meeting ہوتے ہیں اگر وہ بھی ہمیں ساتھ دے دیئے جائیں اور ہمیں پتا لگے کہ اس کمیٹی کے اندر آخر کیا باتیں ہوئی ہیں اور کیا discuss ہوا ہے۔ یہ تو میری general سی observation and request تھی۔ So that we can do a better job of legislation rather than ایک چیز ہے کہ ہم اس کو پڑھیں اور نہ کہ yes and no کر کے ختم کر دیں تاکہ ہمیں پتا لگے کہ یہ Bill کیسے conceive ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کافی بات ہو گئی جو ہو نہیں سکتی تھی اور میں نے کروا دی۔ اب آپ ذرا اس پر آ جائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مہربانی۔ آپ بھی وکیل ہیں اور ہمارے لاء منسٹر صاحب بھی وکیل ہیں۔ مجھے ایک لفظ یاد آ رہا ہے کہ وہ کوئی Greek or Latin word ہے ایک دفعہ کہیں دیکھا تھا اور میں نے ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھا ان کا ماشاءاللہ حافظہ بڑا مضبوط ہے۔ Audi alteram partem ایک principle ہے جس میں ہے کہ سنا جائے، اپیل کا chance دیا جائے اور لوگوں کو اپنی پوزیشن واضح کرنے کا موقع دیا جائے تو اسی principle کے تحت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی سزا دی گئی ہے تو کوئی forum اس کے پاس ہو جس میں جا کر اپیل کرے۔ جیسے lower court میں کوئی چیز ہو گئی تو higher court جایا جاتا ہے۔ تو بغیر کسی کو یہ chance دیئے ہوئے اس کو سننے کا ایک موقع دیا

جائے۔ بڑی معقول سی تجویز ہے اور آپ سب کے سامنے اپیل کرتا ہوں کہ اس کو incorporate کرنے دیں اور یہ نہ ہو کہ اپوزیشن سے آیا ہے اس کو ضرور oppose کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ وہ Greek or Latin word ہے جو انہوں نے بات کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وہ بھی بھول گیا ہوں جس دن پہلے یہ چیز دیکھی تھی وہ law dictionary میں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Latin word ہے۔ جی، بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں یہی کہا گیا ہے کہ ایک افسر ہے اگر اس کے خلاف کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو وہ Syndicate میں اپیل کرے اور اگر Syndicate فیصلہ کرتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سے آگے آ جائیں، جو بات وہ کر چکے ہیں اس کی repetition نہیں ہو گی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کرتے ہوئی کہتی ہوں کہ:

کتاب کھولیں جو اپنی تو باب ان کے ہیں
سوال اپنے ہیں سارے جواب ان کے ہیں
شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو ایکٹ ہے اور اس کی جو کلازز ہیں ان میں مکمل انکوائری، انسپکشن اور اس کے بعد اپیل کا اختیار دیا گیا ہے اس لئے اس amendment کی ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is

> "That for Clause 36 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education the following be substituted:

"36. Appeal and Review.

(1) Where an order is passed punishing any officer other than the Vice-Chancellor ,or any teacher or employee of the university or altering or interpreting to his disadvantage the prescribed terms and conditions of service, he shall, where the order is passed by the Vice-Chancellor or any other officer or teacher of the university, have the right to appeal to the Syndicate against the order, and where the order is made by the syndicate have the right to apply to the Chancellor for review of that order.

(2) The appeal or application for review shall be submitted to the Vice-Chancellor who shall refer it to the Chancellor with such recommendations as the Vice-Chancellor may consider necessary.

(3) No order or an appeal or application for review, as the case may, be passed without affording to the appellant, an opportunity of being heard".

Now, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-37

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-38

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
جی، کورم پورا ہے۔کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے اور House کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

مسودہ قانون ویمن یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010

(---جاری)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Women University Multan Bill 2010 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Women University Multan Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Women University Multan Bill 2010 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion the first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15 August 2010."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15 August 2010."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan) Sir! I oppose.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! Southern Punjab کی طرف جو مہربانی ہو رہی ہے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ وہاں کا brain drain، وہاں کی قابلیت اور وہاں کے students کی یہ requirement ہے اس کے لئے یہ institute Southern Punjab میں بنایا جا رہا ہے۔ اس کا نام Southern Punjab رکھا جا رہا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ حکومت Southern Punjab لفظ سے کافی allergic ہے لیکن پھر بھی چلیں بارش کا پہلا قطرہ ہی سہی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ واقعی Southern Punjab کی محرومیوں کو دور کرنے کی طرف ایک پیش قدمی کی گئی ہے اور اس Bill کے اندر جو تفصیلات ہیں ہمیں اس کو زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی feasibilities اور اس کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں ان کو بھی thoroughly discuss کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ پیسے کافی ہیں جو اس کے لئے رکھے گئے ہیں؟ کیا یہ جو trust بنایا جا رہا ہے اس کے لئے 6.5 ایکڑ زر رقبہ دیا جا رہا ہے اور یہ Marjan Educational Trust کو دینے کے لئے یہ پورا Southern Punjab تیار ہے یا نہیں، یہ کون لوگ ہیں اور کس کے لئے یہ سارا کچھ کیا جا رہا ہے؟ اس میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ کہیں پر بھی public interest خفا نہ ہو۔ جب ہم ایک کام کرنے کو چلے ہی ہیں اور بے شک نیک نیتی سے کرنے چلے ہیں تو یہ نہ ہو کہ جب آپ educational trust جس کا نام Marjan Educational Trust ہے اگر آپ ان کو زمین دے رہے ہیں، sanction کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بجٹ بھی follow کرے گا تو اس میں اس پورے area کی دوبارہ رائے لی جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسا institution بنے جو سب کا ہو۔ لہذا یہ انتہائی ضروری ہے چونکہ یہ یونیورسٹی ایک special trust کے نام کی جا رہی ہے یہ بذات خود ایک discussion point ہے اس لئے اس کو public opinion کے لئے circulate کیا جائے تو بہت بہتر ہے تاکہ goodwill کے ساتھ، اچھی نیت کے ساتھ ایک educational institute سامنے لایا جائے اور کسی کی بھی اجارہ داری ایجوکیشن جیسی field میں نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں پہلے ہی کافی elaboration ہو چکی ہے۔ Standing Committee نے اس پر پوری طرح سے غور کیا ہے اسے further opinion کے لئے publish کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th August 2010.

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: The Second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover except the one who has moved or discuss the earlier motion may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir! We withdraw this amendment.

MR DEPUTY SPEAKER: This amendment has been withdrawn. Now, the motion moved and the question is:

"That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it and the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I move:

That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (aa), wherever the word "function", the words "as may be requisite in order to further the objects of the Institute as a place of education, learning and research" be inserted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (aa), after the word "function", the words "as may be requisite in order to further the objects of the Institute as a place of education, learning and research" be inserted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I oppose.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اس بل کے اندر جو functions of the institute ہیں۔ اس میں کہیں پر بھی یہ define نہیں کیا گیا اس لئے ہم چاہتے تھے کہ یہ جو institute ہو گا وہ ایک place of learning and research ہو گا اس لئے اس کے function کے اندر اس کو incorporate کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ چیز واضح ہو جائے کہ یہ institute کرے گا کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ بات کریں گی؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! میں اس کو اس لئے utilize کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری پارٹی پالیسی کچھ ایسی ہے اور floor پر بولنے والے ممبران ہمارے پاس کچھ کم ہیں۔ یہ جو آپ قدغن لگاتے ہیں کہ Any mover except that one یہ کس rule کے تحت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی آپ کو بتا دیتا ہوں۔

The amendment moved is;

That in Clause 4 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (aa), after the word "function", the words "as may be requisite

in order to further the objects of the Institute as a place of education, learning and research" be inserted.

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration there are two amendments in it the first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: Sir! I move:

That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (2),For the words "colour or domicile", the words "colour, domicile or status, who are academically qualified for admission to the courses of study offered by the Institute", be substituted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (2), for the words "colour or domicile", the words "colour, domicile or status, who are academically qualified for admission to the courses of study offered by the Institute", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! یہ تو آئین کی Clauses میں بھی لکھا ہے کہ انسان کا جو status ہے یا ذات ہے وہ اس میں consider نہیں ہونی چاہئے۔ پاکستان میں کسی بھی پوسٹ کے لئے پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ It is against the statutes of the constitution. ہم اس لئے بھی یہ ترمیم لائے ہیں کہ academic qualification for admission جو ہے اس کو base بنانا چاہتے ہیں کہ ایک institution جو خود courses کی study کے لئے offer کر رہا ہے اسی کو selection کے لئے base بنایا جائے۔ اس سے یہ impression پڑ رہا ہے کہ اس institution میں جو مسائل consider ہو رہے ہیں وہ gender, religion, race, colour, domicile کی بنیاد پر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ اس institution کو کیا فکر ہے کہ یہاں پر کوئی ذات پات کا مسئلہ ہے، چھوت ان چھوت کا کوئی مسئلہ ہے، شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا کوئی مسئلہ ہے، مذہب اسلام اور عیسائیت کا کوئی مسئلہ ہے۔ اول تو اس Clause کو نکال ہی دینا چاہئے لیکن اگر آپ یہ لے ہی آئے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس Clause کے اندر اور اس institution کے اندر selection opened ہے تو It should be opened to everybody. جو تعلیم ادھر offer ہو رہی ہے اور students جو subjects ادھر پڑھنا چاہتے ہیں وہ آ جائیں۔ یہ caste, race, colour تو شاید ہندوستان میں ہوتا ہوگا۔ پاکستان میں تو اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر لکھ ہی دیا ہے تو basis should be the subject which the students want to study.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ الفاظ جو ہیں بڑی صراحت کے ساتھ اور وضاحت کے ساتھ درج کئے گئے ہیں اور اس میں لفظ status جو ہے کسی طرح سے بھی موزوں نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (2), for the words "colour or domicile", the words "colour, domicile or status, who are academically qualified for admission to the courses of study offered by the Institute", be substituted.

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: We withdraw this amendment.

MR DEPUTY SPEAKER: This amendment has been withdrawn therefore now the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in, it the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR SHER ALI KHAN: I move:

> "That in Clause 8 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause 4 after the word "advise" wherever occurring the words "to be recorded in writing" be inserted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause 4 after the word "advise" wherever occurring the words "to be recorded in writing" be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** I oppose.

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! ہم نے یہ amendment propose کی ہے کہ جو بھی advice دی جائے وہ زبانی نہ ہو بلکہ وہ in writing ہو تاکہ اس کا ریکارڈ رہے- ایسا نہ ہو کہ advice زبانی دے دی جائے اور بعد میں اس کا ریکارڈ بھی کوئی نہ ہو اور پتا بھی نہ چل سکے کہ یہ کس کی advice پر کام کیا گیا ہے- شکریہ

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! چونکہ یونیورسٹی کی سطح پر معاملات طے ہونے ہیں یہ سارے کے سارے ایگزیکٹو معاملات ہیں اور ان میں وزیر اعلیٰ کی written advice بہت ضروری ہے- آپ جانتے ہیں کہ مرکز میں بھی ایک بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا جس کا میں direct reference نہیں دوں گی جس میں in writing نہیں تھا- in writing ہونے سے آنے والے کو بھی سہولت ہے اور جس نے بات کی ہے اس کی authenticity بھی موجود ہے اس لئے خط وکتابت اچھی عادت ہے- اگر in writing advice ہو تو اس کی security, legality اور authenticity questionable نہیں رہتی-

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ- جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! advice تو ہوتی ہی in writing ہے اور آئین میں جس جس جگہ پر بھی advice کا ذکر ہے وہاں کسی جگہ بھی advice in writing کا ذکر نہیں ہے چونکہ یہ understood ہے کہ advice in writing ہوتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That Clause 8 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause 4 after the word "advise" wherever occurring the words "to be recorded in writing" be inserted.

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the question is

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it the amendment is from Ch. Zahir-Ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad

Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That in Clause 10 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause (1) the full stop appearing at the end the substituted by colon and the following be added there after provided that the rector shall be eminent Scholar of national repute and an Educationist of distinction. The Search Committee shall select the Rector out of a panel of atleast four persons who present themselves for this office."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 10 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause (1) the full stop appearing at the end the substituted by colon and the following be added there after provided that the rector shall be eminent Scholar of national repute and an Educationist of distinction. The Search Committee shall select the Rector out of a panel of atleast four persons who present themselves for this office."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے Rector کی post کے لئے بات کی ہے، میں اس کی کلاز 10 پڑھ کر سناتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پڑھی گئی ہے، اب آپ explain کر دیں کہ آپ اس میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں Rector کے لئے qualification کی کوئی بات نہیں کی گئی۔ یہ ایک بہت vague سی چیز ہے کہ:

> The Board shall determine the terms and conditions of the service of the Rector. The Rector shall be a person possessive prescribed qualification and experience. The Rector shall perform such function as are given in this act or may be prescribed or assign to the Board but what qualification those would be

ہم تو اس میں کہہ رہے ہیں کہ ایک eminent آدمی ہو جو سکالر ہو، جو Educationist ہو، جس کا تعلیم کے شعبہ کے ساتھ کوئی تعلق ہو وہ Rector بنے۔ یہ ایک deficiency تھی جسے پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب اس کے لئے advertisement کی جاتی ہے تو اس میں باقاعدہ qualification کے متعلق ایک basic line ایڈورٹائز کی جاتی ہے اور اسی کے مطابق لوگ apply کرتے ہیں اور وہ باقاعدہ specific qualification ہوتی ہے۔ آپ کس qualification کے حامل بندے کو eminent Educationist سمجھتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے یہ ایک vague سی amendment دی ہے جو اس کلاز میں مناسب نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 10 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education in sub-Clause (1) the full stop appearing at the end be substituted by colon and the following be added there after provided that the Rector shall be an eminent Scholar of national repute and an Educationist of distinction. The Search Committee shall select the Rector out of a panel of

atleast four persons who present themselves for this office."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it the amendment is from Ch. Zahir-Ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat,

Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: We withdraw this amendment.

MR DEPUTY SPEAKER: Ok. The amendment has been withdrawn therefore the question is

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-16-A

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16-A the amendment is from Ch Zahir-Ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali

Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Ammar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs Zobia Rubab and Malik Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: We appreciate your efforts and the way you are handling the House.

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!?How you learnt all our namesآپ نے سب نام ازبر کیسے کیے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ دس منٹ کی breakکر دیں تاکہ ہم کوئی چائے کی پیالی یا پانی پی لیں کیونکہ اب تو ہمارا گلا بھی خشک ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:فی الحال نہیں،pleaseتشریف رکھیں۔جی، محترمہ!

MRS AMNA ULFAT: Sir, I move:

> "That after Clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 16-A be added:-
>
> **16-A Institute Student Union**.
>
> (1) There shall be a Union of the students of the Institute.
>
> (2) The constitution, functions and privileges of the Student Union and other matters relating thereto shall be such as may be prescribed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That after Clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 16-A be added:-

16-A Institute Student Union.

(1) There shall be a Union of the students of the Institute.

(2) The constitution, functions and privileges of the Student Union and other matters relating thereto shall be such as may be prescribed."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں اور محترم لغاری صاحب سے ایک گزارش کروں گا کہ یہ Southern Punjab کا institute ہے اور اس کے لئے کافی دیر سے efforts ہو رہی تھیں۔ اپوزیشن کی طرف سے جتنی بھی amendments دی گئی ہیں یہ تمام کی تمام صرف "کورم توڑ" amendments ہیں، ان میں اور کچھ نہیں ہے۔ اب دیکھیں کہ جب یونین بنے گی تو تمام institutions اور تمام colleges میں بنے گی، کسی ایک میں اس طرح کی provision تو نہیں دی جا سکتی اس لئے میرا اپوزیشن کے ساتھیوں سے یہی مشورہ ہے کہ ان "کورم توڑ" amendments کو واپس لے لیں کیونکہ ہم نے آج کورم manage کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! وزیر قانون نے اس کو oppose کر دیا ہے لہذا آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے اس Bill میں pension یا دوسرے حوالوں سے جو amendments دی ہیں، یہ ہم نے پچھلے والے Bill میں بھی دی تھیں جو کہ vote out کر دی گئی تھیں۔ اسی طرح ہماری retirement والی amendment بھی انہوں نے vote out کر دی حالانکہ میرے خیال میں وہ بہت جائز amendment تھی۔ A union of the student of the Institute بہت ضروری چیز ہے، یہ ایک جمہوری process کا حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے آپ سے اور وزیر قانون صاحب سے بات کی ہے کہ ہماری جتنی بھی public universities ہیں ان کی legislation کو ہم standardize کر لیں، uniform کر لیں۔ اگر ایک institution کے اندر

یونین کی اجازت ہے،اگر ایک institution کے charter کے اندر یہ لکھا ہوا ہے تو دوسرے institutions میں بھی یہ اجازت ہونی چاہئے۔ریٹائرمنٹ اور benefits دینے کا جو طریق کار ایک institution میں اپنایا گیا ہے تو دوسرے institutions میں بھی وہی طریق کار اپنایا جانا چاہئے۔دوسرے institutions کے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو بھی وہی benefits دینے چاہئیں۔ہماری مجلس قائمہ برائے تعلیم نے بھی یہی بات recommend کی ہے۔میں نے آپ کو اس کا note بھی دکھایا ہے۔اگر ہم ان سارے institutions کو uniform کرلیں تو یہ سارے مسئلے جو کہ ہم بار بار اٹھاتے ہیں حل ہو جائیں گے۔اگر ہم یہ سب کچھ ابھی اس Bill میں کرلیں گے تو پھر جب کوئی اگلی یونیورسٹی قائم کی جائے گی اور جب اس کا Bill آئے گا تو وہ uniform ہوگا اور یہ ساری چیزیں بھی پہلے discuss ہو چکی ہوں گی اس لئے ہمیں یہ ساری amendments دوبارہ دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔اس وقت اگر ہم یہ amendments دوبارہ دیں گے تو پھر اس کے اوپر آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ amendments صرف وقت ضائع کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ہم اپنی ترامیم میں وہ چیزیں دیتے ہیں کہ جس میں ہمیں کہیں پر deficiency نظر آتی ہے۔اگر یہ terms and conditions 'A' یونیورسٹی میں ہیں تو 'B' کے employees کو یہ کیوں نہیں مل رہیں،اگر یہ 'C' کے اندر ہیں تو 'D' کے اندر کیوں نہیں ہیں؟لہذا مہربانی کرکے اس کو standardized کرلیں اور آج ہم طے کرلیں کہ ہم اس کو standardized کریں گے۔

جناب سپیکر!میری دوسری گزارش یہ ہے کہ public universities کے لئے تو حکومت ضامن ہے اور حکومت پنجاب کی ایک ساکھ ہے اور نام ہے لیکن جو پرائیویٹ یونیورسٹیاں ہوتی ہیں ان کو بھی ہم جھٹ پٹ charter دیئے جا رہے ہیں۔ان سے جو لوگ نکل رہے ہیں ان کی education کا standard کیا ہے،وہاں پر کتنی research ہو رہی ہے،ان کا Campus کتنا بڑا ہے،وہاں پر کتنے PhDs ہیں،ان کی library facilities کیا ہیں؟ان سب چیزوں کو ہم مدنظر نہیں رکھتے۔مجلس قائمہ برائے تعلیم کی ایک ہی میٹنگ کے اندر ان کو charter دینے کی سفارش کر دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ کی بات valid ہے لیکن آپ ذرا اس amendment کے ساتھ relevant رہ کر بات کریں تو مہربانی ہوگی۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!بالکل میں یہی بات کر رہا ہوں کہ یہ ساری باتیں ہم نے پہلے بھی point out کی ہیں۔یہ وہی باتیں ہیں کہ پنشن ہونی چاہئے،ان کو سننے کا موقع ہونا

چاہئے۔ہماری یہ ساری amendments پچھلے والے Bill میں vote out ہو گئی ہیں۔جب ایک ہی اجلاس کے اندر ایک بات vote out ہو جائے تو میری sense کے مطابق وہ دوبارہ نہیں آسکتی، may be I am wrong لیکن میں نے جو rules دیکھے تھے وہ یہی کہتے ہیں۔ہماری یہ amendments تو ویسے بھی vote out ہو جائیں گی لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہم اس کو standardized کر لیں،اگر ہم اس کے لئے ایک قدم لے لیں تو مناسب ہوگا، میری یہی گزارش ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی،ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!آپ نے اس سے آگے کی بات کرنی ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!انگریزی کا ایک proverb ہے کہ "All work and no play makes Jack a dull boy" اگر Jack صرف پڑھتا ہی رہے گا تو یقیناً وہ ایک بڑا dull boy ہوگا۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہاں پر جتنے بھی leaders بیٹھے ہیں یہ اپنی اپنی student unions کے اندر سے trained ہو کر یہاں تک آئے ہیں۔اکثر کہا جاتا ہے کہ جی میں "Aitchisonion" ہوں۔میں Kinnaird College لاہور سے پڑھی ہوں اور انہوں نے ہمیں Role of Honour دیا۔Students Union وہ واحد جگہ ہے کہ جہاں youth کو as very mature people زندگی گزارنے کے حوالے سے training ملتی ہے۔بے نظیر بھٹو صاحبہ بھی اس کی ایک example ہیں۔ساجدہ میر آج یہاں نہیں ہیں وہ بھی بڑا اچھا claim کرتی ہیں۔میں خود نشتر میڈیکل کالج کی Students Union کی head تھی۔میرے محسن بھائی جاوید ہاشمی کا بھی بتا رہے ہیں۔آپ خود بھی کسی نہ کسی students activity یا یونین سے ضرور منسلک رہے ہوں گے۔آپ دیکھیں کہ top most trained لوگ Students Union کے ذریعے سے ہی نکل کر آگے آئے ہیں۔وہاں پر ان کی training صرف political حوالے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ ان کو وہاں پر leadership کی بھی training ملتی ہے۔وہاں سے Authors بھی نکلتے ہیں، learners بھی بنتے ہیں اور administration کی طرف بھی لوگ آتے ہیں۔Students Union youth کو trained کرنے کا ایک forum ہے۔ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص پر فلاں institution کی چھاپ ہے۔آج کل کہا جاتا ہے کہ ڈگریاں جعلی ہیں، ممبران trained نہیں ہیں یا پھر کہتے ہیں کہ وڈیرا سسٹم ہے۔چونکہ Southern Punjab کی بات ہو رہی ہے۔وہاں کی مٹی 1500 سال پرانی ہے اور اس کی روایات کو اس یونیورسٹی میں لانے کے لئے ایک Students Union انتہائی اہم ہے۔یہ وہ چیز ہے کہ جس کو

ہرگز دبانا نہیں چاہئے۔میں آپ سے کہتی ہوں کہ اگر آپ اس amendment کو vote out کریں گے تو یہ سب سے بڑی غیر جمہوری حرکت ہو گی۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! آپ اس سے آگے والی بات کریں گی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم تو ہمیشہ آگے ہی جاتے ہیں، آپ ہی پیچھے پلٹ پلٹ کر دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں آگے ہی جاؤں گا، آپ بے فکر رہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! وزیر قانون کو تو سابقہ باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔اگر آپ معاشرے میں بہترین سیاست دانوں کو دیکھیں تو ان کا تعلق کسی نہ کسی Students Union سے ہی ہو گا۔میں سمجھتی ہوں کہ Students Union کی وجہ سے بچوں میں ایک طرح کا confidence بھی پیدا ہوتا ہے۔Students Union کے بننے سے وہاں پر جو ایک ماحول پیدا ہوتا ہے اس میں بچوں کو سوشل ورک کرنے کا بھی موقع ملتا ہے، اس میں بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔وہ سیاسی طور پر بھی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ان میں معاملہ فہمی آ جاتی ہے اور وہ مستقبل کے بہترین politician بھی ثابت ہوتے ہیں بلکہ اپنے اپنے شعبوں میں وہ بہتر perform کرنے والے، معاملہ فہم بن جاتے ہیں۔وہ صرف کتابی کیڑا بن کر نہیں رہ جاتے بلکہ انہیں معاشرتی اسلوب سیکھنے کا بھی موقع ملتا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ Students Union کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں focus کرنا چاہئے کہ اس platform کو منفی سرگرمیوں کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے۔اگر Student Union کے کچھ ضابطہ اخلاق بنا دیئے جائیں اور ان بچوں کو بہتر طریقے سے ایک تعمیری کام کرنے کی طرف لگایا جائے، سوشل ورک کرنے کی طرف لگایا جائے، اپنے معاملات کو solve کرنے کے لئے انہیں اچھی training دی جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔حدود و قیود نافذ کرنے کے بعد اگر یہ unions بنتی ہیں تو ان کا اگلی نسل میں بہت اچھا اثر آ سکتا ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جمہوریت کے لئے اور Students Union کے کردار کے لئے ان کے انتہائی مثبت خیالات پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بات پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ پچھلے آٹھ سال ان کو ان سب چیزوں کا خیال نہیں آیا۔

MR DEPUTY SPEARKER: The amendment moved and the question is:

> "That after Clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new Clause 16-A be added:-
>
> **16-A Institute Student Union**.
>
> (1) There shall be a Union of the students of the institute.
>
> (2) The constitution, functions and privileges of the Students Union and other matters relating thereto shall be such as may be prescribed."

(The motion was lost)

CLAUSE - 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ ہو گئے ہیں، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ2010

(۔۔۔جاری)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause-18 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Ch. Zahir-Ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (R) Muhammad Abbas Chaudhray, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad: Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (1), for Para (c), the following be substituted:-
>
> (c) two members of the Provincial Assembly of he Punjab, one each to be nominated by the Speaker and the Leader of the Opposition;"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 18 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (1), for Para (c), the following be substituted:-

(c) two members of the Provincial Assembly of he Punjab, one each to be nominated by the Speaker and the Leader of the Opposition;"

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!.oppose I کہنا اگرچہ ان کی ڈیوٹی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان کی بات نہیں، پلیز! اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! لگتا ہے کہ اس وقت ان کی پالیسی ہے کہ MPA's & Provincial Assembly کو ہر معاملے سے باہر نکال دیا جائے اور سیاسی لوگوں کی طاقت کو دن بدن کم کیا جائے، چاہے Local Government میں Administrator لگانے تھے، چاہے کسی یونیورسٹی کا بل ہے، کسی بھی بل کو اٹھالیں اس میں اس اسمبلی کو باہر نکالا گیا ہے اس لئے کہ یہ ایک مقبول بات بنتی جارہی ہے کہ MPA's کو کسی چیز میں interfere نہیں کرنا چاہئے اور ہم کسی کو جواب دہ نہیں ہیں۔ یہ یونیورسٹی جو بننے چلی ہے اس میں بھی مادر پدر آزاد کا ایک concept نظر آ رہا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ four persons, anybody اس قسم کے جو vague الفاظ ہیں جس سے من پسند لوگوں کو اس ٹرسٹ کے اندر یا Board of Governors کے اندر رکھا جائے گا اس میں کہیں بھی check and balance کا عنصر لے آئیں، اگر اس August House کے ممبران ان یونیورسٹیوں کے Board of Governors کے اندر جاکر یہ سارا کچھ دیکھیں تو یہ اس ایوان کے استحقاق کو بڑھانے کی بات ہے۔ ہم لوگوں کے representatives ہیں ان کے مسائل سننے کے لئے اور کوئی نہیں ہے، 32 ایکڑ ہوں یا 26 ایکڑ ہوں، ٹرسٹ ہو یا نہ ہو، دانش سکول ہو یا یہ نیا ٹرسٹ ہو، اپنے معاملات وہ خود سنیں گے، اپنے معاملات وہ خود حل کریں گے، Board of Governors بھی وہ خود ہوں گے یہ چیز allow کرنے سے یہ اسمبلی کمزور ہوئی ہے۔ میں بار بار کہہ رہی ہوں کہ آپ جہاں سے بھی سیاسی لوگوں کو اور خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے MPA's کو uproot کر رہے ہیں یا ignore کر رہے ہیں وہ آپ کی کمزوری ہے.And you will have to pay variably اس میں یہ Clause انتہائی اہم ہے اور یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ جب ممبران کو choose کیا جائے تو Leader of the Opposition

کی رائے بھی لی جائے۔ ہمیشہ یہی ہوتا ہے ماشاء اللہ سپیکر صاحب اور ان کا استحقاق بھی سر آنکھوں پہ لیکن Leader of the Opposition سے رائے لینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک ادارے میں نہ صرف ان کے حامی ممبران ہوں بلکہ ان کی پالیسیوں کو oppose & criticize کرنے والا بھی ایک ایم پی اے موجود ہو لہذا آپ لوگ اس کو vote out نہ کریں تو یہ اس اسمبلی کے استحقاق کو بہتر کرنے کا باعث بنے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو ہمیں جمہوری رویوں کو بھی فروغ دینا چاہئے اور جمہوری رویے اسی وقت فروغ پا سکتے ہیں کہ ممبران، اس اسمبلی میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہمیں ان کی رائے کو مقدم رکھنا چاہئے۔ اس سے کسی بھی ادارے، کسی بھی یونیورسٹی میں، کسی بھی institution میں ایک positive message جائے گا جس سے جمہوریت کا کلچر بھی strengthen ہوگا اور ایک mind set ہوگا کہ ایک اسمبلی کے اندر Leader of the Opposition, Speaker کی مشاورت سے یہ لوگ recommend ہو کر بورڈ میں شامل کئے گئے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں ان رویوں کو promote کرنے کے لئے وہ ذہن بنانے کے لئے بھی ہمیں اس قسم کے کاموں کو قطعاً oppose نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں ان میں شامل کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پہلے اس بل میں ایک بھی ممبر نہیں تھا تو Standing Committee نے اس ادارے کی administration کے ساتھ باقاعدہ بیٹھ کر بات چیت کی اور اس کے نتیجے میں consensus کے ساتھ ایک ممبر کے اوپر اتفاق ہوا اور اس میں ایک ممبر رکھا گیا ہے اور یہ institute ہے یہ یونیورسٹی نہیں ہے جب اسے یونیورسٹی کا درجہ ملے گا تو پھر یہ تعداد automatically تین ہو جائے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 18 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-Clause (1), for Para (c), the following be substituted:-

(c) two members of the Provincial Assembly of he Punjab, one each to be nominated by the Speaker and the Leader of the Opposition;".

(The motion was lost)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 19

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 20

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 21

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 22

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 23

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 24

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 24-A,B,C

MR. DEPUTY SPEAKER: Addition of new Clause is 24-A, 24-B and 24-C

DR SAMIA AMJAD: Sir, in respect of your extreme stamina and good performance. This is a complement to you that we are withdrawn three amendments 24-A, 24-B and 24-C.

MR. DEPUTY SPEAKER: I obliged, thank you. Now as all the three amendments have been withdrawn and I will not say but my view was on this.

CLAUSE 25

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 25-A

MR. DEPUTY SPEAKER: Addition of new Clause is 25-A.

DR SAMIA AMJAD: We are withdrawn this amendment.

MR. DEPUTY SPEAKER: This amendment is also withdrawn. Therefore this motion is lost.

(The motion was lost)

CLAUSE 26

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamar Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS AMNA ULFAT: Sir, I move

> That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, after the word "rules", the words "within three months", be inserted.

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, after the word "rules", the words "within three months", be inserted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرے نزدیک یہ کلاز سب سے اہم ہے۔ ہم جب good governance کی بات کرتے ہیں تو اس میں آپ دیکھیں کہ اگر کوئی ادارہ اچھی طرح perform نہیں کر سکتا تو اس کے پیچھے بات یہ ہے کہ Act تو بن جاتا ہے لیکن rules نہیں بن پاتے۔اس سلسلے میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے اداروں کا Act بن گیا، قانونی مسودے تیار ہو گئے ہم نے بھی سماء خراشی کر لی لیکن جب rules کی باری آتی ہے تو وہ سالہا سال لٹک جاتے ہیں۔اس پر کوئی کام ہی نہیں ہوتا جب ایک نظام کو چلانا ہے تو اس کے لئے rules بننا سب سے اہم ہیں۔ ہمیں Act کے بننے کے بعد سب سے پہلے جس چیز پر focus کرنا چاہئے وہ rules ہیں اور اس کے لئے اگر یہ three months time frame fixed کر دیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ بہتر ہے۔ ہم نے کوئی تین دن یا تین ہفتوں کی بات نہیں کی بلکہ تین مہینوں یعنی 90 دنوں کی بات کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ 90 دنوں کی اصطلاح یا ایسا time frame ہے جو بڑی بڑی چیزوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ 90 دنوں میں یہ کیا جائے گا۔ اگر 90 دنوں میں rules کو define کر لیا جائے اور rules کو بنا لیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے بعد اس سسٹم کو چلانا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! rules کا بننا ، مقررہ وقت میں بننا، قانون کی روح کے مطابق بننا ضروری ہے کیونکہ rules ہوں گے تو ان پر عملدرآمد ہوگا۔ میرے نزدیک قانون بننے کے بعد rules کا بننا سب سے زیادہ اہم ہے۔آج آپ جس سسٹم کو چلا رہے ہیں وہ آپ rules کو follow کر رہے ہیں۔اس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ وزیر قانون صاحب نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جاتے جاتے اتنی سی بات یہ مان لیتے اس سے ہماری نسلیں مستفید ہوں گی۔آج جو قانون بن جائیں گے اس کا فائدہ کس کو ہوگا، وہ آپ ہی کے credit میں جائے گا اور انہی کے credit میں جائے گا۔ یہ بہت بڑا کام ہوگا کہ یہ اسے oppose کرنے کی بجائے کھلے دل سے تسلیم کر لیتے۔انہیں اس معاملے میں sincerity show کرنی چاہئے۔ یہ ایک بہت اہم ترمیم ہے جسے ہر آدمی سمجھتا ہے، کم از کم اس کو تو یہ سمجھ لیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے تو میرے خیال میں جتنی بلاجواز یہ ترمیم ہے شاید اس سے پہلے کوئی بھی ترمیم نہیں تھی۔انہیں اگر آپ

کے stamina کو تسلیم کرنا تھا تو اسے بھی ساتھ ہی withdraw کر لیتے لیکن انہوں نے اسے رکھ لیا۔ اس سے مجھے لگتا ہے کہ آپ کے stamina کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اپنا stamina بھی جواب دے گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ بھی گزارش ہے کہ کورم کا امتحان تو انہوں نے دو تین مرتبہ لے لیا ہے لیکن اپنے کورم کا بھی خیال رکھا کریں، اٹھائیس نام آپ کے stamina کو check کرنے کے لئے دے دیتے ہیں اور یہ بیٹھے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ جو ترمیم دی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ rules within three months بننے چاہئیں۔ اس سے ایک sense یہ بھی convey ہوتی ہے کہ rules after three months نہیں بن سکیں گے حالانکہ rules ایک مسلسل عمل ہے اور یہ بنتے رہتے ہیں۔ یہ تین ماہ کے اندر بھی بنیں گے اور اس کے بعد بھی بنیں گے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 26 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, after the word “rules”, the words “within three months”, be inserted."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now the question is:

“That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

CLAUSE 27

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

“That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

CLAUSE 28

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 29

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 30

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 31

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

جناب ڈپٹی سپیکر: House کا وقت مزید ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

SCHEDULE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"The Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 1

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR. DEPUTY SPEAKER: Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Institute of Southern Punjab Multan Bill 2010 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میں لاء منسٹر صاحب کی بات سن لوں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

دی ویمن یونیورسٹی ملتان بل اور دی انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان بل پاس ہونے پر جنوبی پنجاب کی عوام کو مبارکباد اور جنوبی پنجاب پاکستان کے لیڈر مخدوم جاوید ہاشمی کی صحت یابی کے لئے دعا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آج جنوبی پنجاب کے عوام کو اس معزز ایوان کی طرف سے ان دو تحفوں کی صورت میں The Women University Multan Bill اور The Institute of Southern Punjab Multan Bill پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس حصے کے عوام کی محرومیوں کو دُور کرنے کا جو بیڑا اس وقت موجودہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اٹھایا ہوا ہے وہ اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں پورا ہوگا اور پورا پنجاب بالکل یکسانیت کے ساتھ ترقی کرے گا۔

میں اس موقع پر جنوبی پنجاب نہیں بلکہ پورے پاکستان کے انتہائی معتبر لیڈر بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک genuine political worker کا لفظ محترم مخدوم جاوید ہاشمی صاحب کے لئے کہنا زیادہ مناسب ہوگا جو کہ بیمار ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے اور باقی آج کے ایجنڈا کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مخدوم جاوید ہاشمی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ممبر قومی اسمبلی مخدوم جاوید ہاشمی کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! آج میرے خیال میں مبارکباد کا دن ہے کہ جنوبی پنجاب کے زخموں پر مرہم رکھا گیا ہے تو میں اس لحاظ سے مخدوم سید یوسف رضا گیلانی صاحب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ Women University Multan اور Institute of Southern Punjab کے جو بل پاس ہوئے ہیں تو یہ دونوں ادارے اس علاقے کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع کے عین مطابق اور وقت پر یہ ساری کارروائی ہوئی ہے اس سے میرے خیال میں اس علاقے کے عوام کی دلجوئی کی گئی ہے تو ہم اس کے لئے پورے ایوان کو مبارکباد دیتے ہیں اور یہ ہمارے لئے بڑی خوش بختی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ فرمائیں کیونکہ پہلے آپ نے floor مانگا ہوا تھا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں بیٹھے بیٹھے آمد ہوئی تھی تو یہ نظم آپ رانا مشہود صاحب کو dedicate کر رہی ہوں کہ:

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
ایم پی اے تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا شام سر پر آئی
لگاتار بول کر دن گزارا
پہنچوں کس طرح کنٹین تک
راہ میں بیٹھا ہے ثناء اللہ ہنیرا
سن کر ایم پی اے کی آہ و زاری
رانا مشہود درد مندی سے بولا
میرے چیمبر میں آئس کریم ملے گی سب کو
یہ بِل رہ گیا ہے ذرا سا
ہیں ایم پی ایز یہاں سبھی بہت تھک گئے
چھٹی مانگ رہے ہیں کب سے

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کے شعر کی مکمل تائید کرتا ہوں لیکن میں اس میں صرف یہ اضافہ کرتا ہوں کہ راستے میں جو میری شکل میں اندھیرا بیٹھا تھا اُس کے ساتھ ساتھ ایک "ماسی مصیبتے" بھی بیٹھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اسے آپ light mode میں ہی لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: .There in a very light mode اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ یہ انکل سرگم کا ہی تھیٹر ہے، یہاں "ہے گا ہے گا" بھی بیٹھا ہے، "ماسی مصیبتے" بھی ہے اور یہاں پر "نونی پا" تو کہیں گئے ہوئے ہیں، "نونی پا مجھے بلا" اور جو انکل سرگم کے ساتھ "ہے گا ہے گا" ہے وہ تو بالکل سامنے بیٹھے ہیں لہذا میں ان تمام القابات سے آپ سب کو بھی نوازتی ہوں۔ ماسی کہنے کا شکریہ امید ہے کہ مراسی پن نہیں ہوگا اور ماسی پن ہی ہوگا۔ ماں جیسی کہنے کا بہت بہت شکریہ کیونکہ ماسی ماں جیسی ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ دراصل انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم پانچوں ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایم پی ایز نے سرکاری کارروائی کے دوران بات کرنے کی گستاخی کی یا بات کرنے کی جسارت کی اس پر میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ابھی تو آپ اکیلے ہی نظر آ رہے ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں نئی بھرتیاں نہ کرنے اور زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی عدم تشکیل سے گزارا الاؤنس نہ ملنے سے لوگوں کی فاقہ کشی

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! دوسرے بھی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں تو آج محکمہ زکوٰۃ و عشر کے وقفہ سوالات کے دوران انہوں نے یہاں پر یہ فرمایا کہ پنجاب کے 35 اضلاع میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں مکمل ہو چکی ہیں اور یہاں پر بیٹھے اپوزیشن کے دوستوں کو بھی کہا کہ

میرے پاس یہ لسٹ ہے کہ 35 اضلاع میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور 36 واں ضلع منڈی بہاؤالدین ہے جس کا صرف اور صرف اتنا قصور ہے کہ اس پنجاب کے 36 ویں ضلع میں پاکستان پیپلز پارٹی نے صوبائی اسمبلی کی پانچوں کی پانچوں سیٹیں جیتی ہیں اور ایم این اے کی دونوں سیٹیں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے حصہ میں آئی ہیں۔ یہ وہ ضلع ہے جسے mini لاڑکانہ کا درجہ یا خطاب دیا گیا ہے کہ یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی نے sweep کیا ہے۔ میں یہاں پر وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس ضلع میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں جو نہ بن سکی ہیں اس کے بارے میں اس House کو کچھ بتائیں۔ ساتھ ہی ساتھ میں ایک اور بھی گزارش کرتا چلوں کہ یہ وہ ضلع ہے جس میں class IV کی نوکریوں کی بھرتی کے لئے آج سے پہلے پانچ دفعہ اخبار میں اشتہارات دیئے جا چکے ہیں جسے میں سمجھتا ہوں کہ ان اشتہارات پر قومی سرمایہ کی کثیر رقم ضائع کی گئی ہے لیکن جب بھی وہ بھرتیاں ہونے کو آتی ہیں تو ہمیں وہاں کے DCO اور وہاں کی انتظامیہ یہی بتاتی ہے کہ ہمیں اوپر سے حکم آیا ہے کہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بھرتیاں کی جائیں گی، TMAs کے فنڈز خرچ کئے جائیں گے اور نہ ہی وہاں پر زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ گزارش یہ ہے کہ اس پنجاب کے وہ غریب عوام جن کو زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں سے گزارا الاؤنس ملتا تھا، وہ بے چارے پچھلے اڑھائی تین سال یعنی 2007 سے لے کر آج تک راہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کب زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنیں گی اور ہمیں گزارا الاؤنس ملے، یہاں پر ایک دلیل دی جاتی ہے کہ ہم نے وفاقی حکومت کو قوانین میں کچھ ترامیم کے لئے suggestions بھیجی ہیں لیکن حقیقت میں یہ سراسر جھوٹ ہے۔ وہ زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں اس وجہ سے نہیں بنیں کہ پچھلی حکومت کے جو چیئرمین 36 اضلاع میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے خوف کی وجہ سے اڑھائی سال تک ان بے چارے غریبوں کو زکوٰۃ سے محروم کیا گیا ہے۔ اب صرف یہ بتا کر کہ ہم نے ہسپتالوں اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو زکوٰۃ دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے اور ہائیکورٹ کے حکم پر، میں یہاں پر ایک گزارش کرتا چلوں کہ مئی میں ہائیکورٹ میں اوکاڑہ کے ایک زکوٰۃ لینے والے غریب آدمی نے ایک رٹ پٹیشن فائل کی تھی کہ پنجاب میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بننی چاہئیں تو ہائیکورٹ نے ultimately وہاں پر حکم دیا اور حکم یہ تھا کہ 16 مئی سے پہلے پہلے پورے پنجاب میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی جائیں۔ اس حکومت نے پنجاب کے 35 اضلاع میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنا کر کسی پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ وہ بھی انہوں نے مجبوری میں آ کر کہ ہائیکورٹ کا حکم ہے لیکن منڈی بہاؤالدین ضلع بھی اسی پنجاب کا ایک حصہ ہے جو کہ no go area ہے اور نہ ہی وہ علاقہ غیر ہے بلکہ

اس کا قصور صرف یہ ہے کہ ہماری بدقسمتی کہ اگر وہاں پر ایک آدھا نون لیگ کا ایم این اے یا ایم پی اے جیت جاتا تو شاید ہمارے ساتھ اس قسم کا سلوک نہ کیا جاتا تو ہمارے ساتھ سوتیلے پن جیسا سلوک کیا جارہا ہے، ہمارے ساتھ وہاں کی سرکاری انتظامیہ discrimination کر رہی ہے۔ یقین کیجئے کہ وہاں پر انتظامیہ کو پچھلے تین چار ماہ سے باقاعدہ یہ ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ پیپلز پارٹی کا جو بھی ایم پی اے اپنے جائز کام کے لئے یا اپنے علاقہ کی ترقی کے لئے آپ کے پاس آئے تو اسے discourage کیا جائے تو میری یہاں پر بیٹھے ہوئے اپنے تمام ساتھیوں کی وساطت سے آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ حکومت پنجاب کو کوئی ایسی ruling دیں یا وزیر قانون سے ہمیں پوچھ کر بتائیں کہ منڈی بہاؤالدین میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں کب تک بن جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک باقی اضلاع میں مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا معاملہ ہے تو list میرے پاس موجود ہے اور اسے بعد میں بھی verify کیا ہے تو وہ بالکل بنی ہیں اور اس میں اگر کسی کو شک ہے تو وہ verify کر سکتا ہے۔ جہاں تک منڈی بہاؤالدین کا مسئلہ ہے تو وہاں stay order ہے جس کے خارج ہونے کے بعد وہاں پر بھی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بن جائیں گی۔ باقی انہوں نے جو باتیں کی ہیں تو ہمارے ساتھ coalition partner پاکستان پیپلز پارٹی ہے جس کی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر نے فیصلہ کیا ہے تو یہ اپنی پارلیمانی پارٹی میں بیٹھ کر ان کے ساتھ یہ بات کریں۔ ہمارے ساتھ ان کی مشترکہ کمیٹی میں کائرہ صاحب اور راجہ ریاض صاحب ممبر ہیں تو یہ issues جب چاہیں اور جس وقت چاہیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر discuss کر سکتے ہیں کیونکہ اور issues بھی discuss ہونے کے بعد resolved ہوئے ہیں تو اگر اس issue میں کوئی معاملہ ہے تو وہ بھی وہاں بیٹھ کر حل ہو سکتا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ منڈی بہاؤالدین میں ہائیکورٹ کا stay ہے تو وہ stay میں نے تو نہیں لیا بلکہ ایک عام زکوٰۃ لینے والے آدمی نے ہائیکورٹ میں درخواست کر کے لیا ہے اور وہ بھی تب کی بات ہے کہ جب منڈی بہاؤالدین کے ڈی سی او نے اپنے دستخطوں سے، ہمارے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں کوئی ایسی provision نہیں ہے کہ کسی ڈی سی او کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اپنے دفتر سے ایک letter جاری کرے کہ ان ان بندوں کو چیئرمین بنا دیا جائے تو اس غیر قانونی اور غیر ضروری جاری ہونے والے letter کی وجہ سے ایک عام زکوٰۃ لینے والے آدمی نے ہائیکورٹ میں جا کر وہاں پر درخواست کی کہ ضلعی انتظامیہ کو یا پنجاب حکومت کو کوئی اختیار نہ ہے کہ وہ

اس آرڈیننس کو bulldoze کرے تو میری یہاں پر یہ گزارش ہو گی کہ اگر پنجاب حکومت اپنی پوری دیانتداری سے جس طریقے سے پچھلے اڑھائی سال سے ہمارے ساتھ coalition چلا رہے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ یہ پوری دیانتداری سے اپنے ڈی سی او یا متعلقہ ضلعی زکوٰۃ آفیسر یا دوسرے متعلقین کو حکم جاری کریں کہ ضلعی انتظامیہ یا ڈی سی او کا یہ کوئی حق نہیں ہے۔جب چیئرمین نے زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے لئے impartial شیڈول جاری کیا تو ڈی سی او کے ساتھ ہیڈ ماسٹر یعنی گزیٹڈ آفیسر جنہوں نے الیکشن کروانے تھے تو ڈی سی او نے وہ بندے withdraw کر لئے اور اس نے واضح طور پر کہا کہ جب تک آپ (ن) لیگ کے لوگوں کے چیئرمین نہیں بنائیں گے تو میں اپنے بندے surrender کر لوں گا۔

جناب سپیکر! اس وجہ سے پچھلے اڑھائی سال سے زکوٰۃ لینے کے لئے انتظار کرنے والا بندہ ہائیکورٹ میں گیا ہے کہ ڈی سی او کا وہ آرڈر جس میں اس نے اپنے دفتر سے letter جاری کیا ہے وہ غیر قانونی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھاگٹ صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ sub Judicial matter ہے اور عدالت کی کارروائی کو آپ اسمبلی میں زیر بحث نہیں لا سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے conclude کرتا ہوں کہ ان کا شکریہ کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ پچھلے اڑھائی سال سے coalition دیانتداری سے چلائی جا رہی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دیانتداری ہی ہو گی۔یہ اس issue کو اس کمیٹی میں لے کر آتے اور میں اب بھی ان سے کہتا ہوں کہ انہوں نے جس آدمی سے ہائیکورٹ میں رٹ کروائی ہے تو یہ اسے کہیں کہ وہ رٹ واپس لے لے اور یہ اس کمیٹی میں آ جائیں تو وہاں پر بیٹھ کر بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھوڑا سا business رہ گیا ہے۔منڈا صاحب! آپ اپنے اس سوال کو آج بحث کے لئے لانا چاہتے ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جی۔

بحث

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 61 کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے نشان زدہ سوال نمبر 4278 کے جواب سے پیداہونے والی صورتحال پر عام بحث

MR DEPUTY SPEAKER: Motion under rule 61 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

سوال نمبر 4278 کے جواب سے پیداہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث قاعدہ 61 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997۔اب میں چودھری علی اصغر منڈا کو دعوت دیتاہوں کہ وہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر 4278 کے جواب سے پیداہونے والے اہمیت عامہ کے معاملے پر بحث کاآغاز کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!سوال نمبر 4278 کو پڑھاہواتصور کیاجائے۔اس حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ محکمہ کی طرف سے آنے والا جواب نامکمل ہے۔سوال کے جز(الف) کوملاحظہ فرمالیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منڈا صاحب!اس وقت منسٹر C&W نہیں بیٹھے تو لاء منسٹر صاحب!آپ اس پر respond کریں گے یااسے اگلے بدھ تک pending کرلیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!اسے پڑھ لینے دیں پھر جواب بھی دیکھ لیں گے۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اصولی طور پر سیکرٹری C&W کو بھی لابی میں موجودہوناچاہئے تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!House کے وقت کو اس طرح سے ضائع کرنے کی بجائے منڈاصاحب اپنی بات کرلیں تو میں انہیں یقین دلاتاہوں کہ سیکرٹری C&W کو صبح بلاکران کے ساتھ بٹھاکراس معاملے کو resolve کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،منڈاصاحب!

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کر کے راناصاحب کے حکم کے مطابق کر لوں گا۔ میرے سوال کے جز(الف) میں ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ لاہور جڑانوالا روڈ براستہ شرقپور شریف کیdouble roadsزیر تعمیر ہے،اگر ہاں تو اس کی تعمیر کب شروع ہوئی اور شیڈول کے مطابق اسے کب تک مکمل ہونا تھا؟" شروع کا بتادیا ہے لیکن مکمل ہونے کا نہیں بتایا۔ یہ میرے حلقہ سے گزر کر جاتی ہے اور بنیادی طور پر یہ انٹر ڈسٹرکٹ سڑک ہے جو لاہور، فیصل آباد، ننکانہ، شیخوپورہ کے اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے جو کہ dual carriage ہے تو اس کے کنٹریکٹ میں tenure of completion ایک سال تھا یعنی 13۔ستمبر 2008 سے لے کر 13۔ستمبر2009 تک اس نے مکمل ہونا تھا۔ میری چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ وہاں پر بہت بُرا حال ہے، کل بارش ہوئی تو ٹریفک جام تھی اور آج بارش ہوئی ہے تو ٹریفک بالکل جام ہے اور تمام انٹر ڈسٹرکٹ آنے والی ٹریفک بند ہے۔ وہاں سے لوگوں کے میرے موبائل پر آنے والے message کے بارے میں آپ یقین کریں کہ میں اگر دکھادوں تو امید ہے کہ آپ اس حوالے سے سخت سے سخت rulingاور order فرمائیں گے۔ یقین کریں کہ ایسے ایسے messages آرہے ہیں کہ جنہیں پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے تو میری صرف یہ گزارش ہے کہ راناصاحب کا فرمانا سر آنکھوں پر لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس matter کی progress کو check کرنے کے لئے محکمہ C&W کی سٹینڈنگ کمیٹی یا کوئی سپیشل کمیٹی بنا کر اسے refer کر دیں جو اس کی fortnight رپورٹ دے چونکہ یہ پہلے ہی ایک سال late ہو چکی ہے،اس کا ایک سال کا completion period سے time اوپر چلا گیا ہے۔ آگے انہوں نے آخر میں لکھ دیا ہے کہ منصوبہ 30۔جون 2011 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ وہی روایتی wording ہے کہ 30۔جون 2011 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ پتا نہیں وہ کدھر جائے گا؟ یہ نہیں پتا کہ وہ 2019 تک جائے گا یا خدا جانے 2020 تک جائے گا؟ اس حوالے سے میری بڑے ادب سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو محکمہ C&W کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں یا اس پر کوئی سپیشل کمیٹی بنا دیں تاکہ اس کی fortnight رپورٹ آئے اور ہم بھی اس میں اپنا share کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! منڈا صاحب کے لئے کوئی شرم کر لیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو جو messages آئے ہیں یہ ان کو بالکل save رکھیں اور کل سیکرٹری C&W کو یہ سارے messages پڑھائیں گے تاکہ ان کے ساتھ ساتھ انہیں بھی اس بارے میں کچھ خیال پیدا ہو۔ اس میں لکھا ہے کہ "اب تک اس سڑک کا

15 کلو میٹر حصہ نمبر 46 مکمل ہو چکا ہے۔ بقایا پورے فنڈز کی فراہمی کی صورت میں یہ منصوبہ 30۔جون 2011 تک مکمل کر لیا جائے گا۔" اس میں problem یہ ہے کہ اس کے فنڈز فراہم نہیں ہوئے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کل سیکرٹری C&W سے ساری بات کر کے پھر یہ معاملہ جناب چیف منسٹر کو request کریں گے کہ وہ فنڈز کی فراہمی کا اہتمام کر دیں۔ اس میں سپیشل کمیٹی یا کمیٹی C&W نے کچھ نہیں کرنا۔ فنڈز اگر فراہم ہو گئے تو یہ مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس میں چھوٹی سی ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں دو گروپ کام کر رہے ہیں۔ ایک خالد روف ہے اور دوسرا بھٹی اینڈ کمپنی ہے۔ بات یہ ہے کہ صرف ایک گروپ کام کر رہا ہے فنڈز تو ایک ڈیپارٹمنٹ کے ہیں۔ ایک گروپ کام کر رہا ہے اور دوسرے گروپ کی ایک بھی مشینری وہاں پر موجود نہیں ہے۔ وہ پتا نہیں کہاں دوڑ گیا ہے۔ میرے حلقے میں تو اس کے خلاف بڑی باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! اب پھر وہی بات آ گئی ہے جو میں نے کل آپ سے کی تھی۔ جب لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے اب آپ اس کو دیکھیں اگر وہاں پر یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ آپ کو ایک assurance ground of the floor دے رہی ہے اور آپ خود ٹریژری بنچ کے ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر آپ یہاں آئیں۔ اب آپ تشریف رکھیں، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہماری اس اسمبلی کا first half ختم ہو چکا ہے اور ہم second half میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم بڑی تیزی سے اختتامی دور میں بھی داخل ہو جائیں گے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اسمبلی میں، میرے خیال میں سب سے پہلی کمیٹی جو form کی گئی تھی وہ آپ ہی نے اس چیئر پر بیٹھ کر کی تھی۔ اس میں بات ہوئی تھی اسمبلی کے ان غریب ملازمین کی جن کے کوارٹر بُرے طریقے سے خستہ حال ہیں اور ان کے لئے نئے کوارٹر بنانے کی بات کی جا رہی تھی۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ برسات کا موسم ہے اور اچھے خاصے بنے ہوئے گھر بھی اس بارش کی نذر ہو رہے ہیں۔ پیپلز House کے وہ کوارٹر انتہائی خستہ حالت میں ہیں اور وہ اس وقت شدید خطرے کا نشان بن چکے ہیں۔ ایسے موسم میں تو ہم جیسے بڑے بڑے گھروں میں رہنے والوں کے لئے بھی چلنا اور رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چھتیں ٹپکنے لگتی ہیں اور گزر گاہیں بھی پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ذرا سوچئے کہ ان لوگوں کا کیا

حال ہو گا جن کے کوارٹر پہلے ہی خستہ حال ہیں اور وہ کبھی بھی گر سکتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اڑھائی سال سے کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس پر پیسا بھی بہت خرچ ہوا ہے، اس پر ہم نے بھی بہت محنت کی ہے، ہم اپنے اپنے گھروں سے اٹھ کر آئے ہیں اور ہم نے sights بھی visit کی ہیں۔ آپ بھی اس کمیٹی میں تشریف فرما رہے ہیں اور دوسرے ممبران بھی اس کا حصہ رہے ہیں۔ میری آپ سے یہ humble request ہے کہ اس کام کو speedy بنانے کے لئے براہ مہربانی کوئی ایسا اقدام کریں کہ کم از کم ہم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سن لیں، آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اس میں صرف یہ ہے کہ اگلی میٹنگ میں دیکھ لیتے ہیں۔ اس میں گورنمنٹ جگہ point out کر کے بتا رہی ہے۔ DO(R) نے بھی اپنی ایک رپورٹ بنا لی ہے، اس میں جگہ point out ہو گئی ہے اور اگلی میٹنگ ہم رکھ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس میں یہ مسئلہ solve ہو جائے گا۔ شکریہ۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی جیسے سنا گیا کہ پنجاب کے 36 اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ ابھی منڈی بہاؤالدین کی بات ہوئی۔ اس سے معلوم یہ ہوتا تھا کہ چنیوٹ ضلع میں بھی کمیٹیاں بن چکی ہیں لیکن میری معلومات کے مطابق پورے ضلع میں ایک کمیٹی بھی تشکیل نہیں دی گئی۔ اس وقت تک کوئی ڈسٹرکٹ چیئرمین۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! میری ذرا عرض سن لیں۔ مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ جب ٹریژری بنچوں کے ساتھی اٹھ کر بات کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کا floor of the House بات کرنا تب بنتا ہے جب آپ کہیں کہ ہم فلانے منسٹر کے پاس گئے، فلانے کے پاس گئے اور فلانے افسر کے پاس گئے انہوں نے ہماری بات نہیں سنی پھر تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔ جو House کا وقت ہے اس میں kindly rules کو دیکھ لیں۔ آپ تشریف رکھیں اور لاء منسٹر صاحب سے مل لیں This is no way

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! وہ کمیٹیاں بنی ہی نہیں اور میں یہ بتا رہا ہوں کہ محکمہ ہمیں گمراہ کر رہا ہے۔ ہمارے ضلع میں نہ کوئی اعلان ہوا نہ کوئی کمیٹی بنی اور اسمبلی کو یہ اطلاع کر دی گئی کہ چنیوٹ میں زکوٰۃ کمیٹیاں بن گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! معذرت کے ساتھ۔ میں اپنے معزز ممبران سے بار بار request کرتا ہوں کہ rules کو دیکھ کر procedure کو follow کیا کریں۔ آپ پہلے متعلقہ منسٹر سے ملیں اس کے بعد اگر آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر آپ اس چیز کو یہاں raise کریں۔ بہت شکریہ۔ جی، رائے صاحب!

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے چنیوٹی صاحب جو فرمارہے ہیں ہم ننکانہ والے تو غلط فہمی کا شکار تھے کہ شاید 36واں ضلع ننکانہ ہے جس کی ابھی تک کمیٹیاں نہیں بن سکیں کیونکہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ آپ کا سابق چیئرمین کام نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! دیکھیں، This is not a point of order

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! جب متعلقہ وزیر صاحب فرمارہے تھے کہ 35ضلعوں میں مکمل۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! میری عرض سن لیں، آپ بڑے محترم ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر کو پڑھ لیں کہ یہ کب raise کیا جا سکتا ہے۔۔۔ آپ تشریف رکھیں، منسٹر صاحب سے مل لیں اور ان سے بات کر لیں۔ میں نے اسی point پر چنیوٹی صاحب کو بٹھایا ہے اور آپ کو بھی میں اسی point پر بٹھا رہا ہوں۔ آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔ جناب اعجاز احمد خان!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! آج میری adjournment motion لگی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پلیز اس پر بات ہو چکی ہے۔ جو بات آپ کر چکے ہیں وہ floor of the House نہیں کر سکتے۔ جی، وحید صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! میں انتہائی شکر گزار ہوں پنجاب گورنمنٹ کا، وزیراعلیٰ پنجاب کا، وزیر قانون اور وزیر تعلیم کا کہ وہ House میں ملتان یونیورسٹی خواتین بل لائے اور اسے پاس کیا۔ یہ پورے جنوبی پنجاب کی خواہش اور آرزو تھی۔ آج الحمدللہ! اس گورنمنٹ نے اپنا وہ وعدہ بھی پورا کر دکھایا جو اس نے جنوبی پنجاب کی ترقی، خوشحالی اور ان کو بنیادی ضرورتیں مہیا کرنے کے لئے کیا تھا۔ آج ہم جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے تمام ممبران اس بل کے پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہم شکریہ ادا کرتے ہیں چیف منسٹر کا، اس کمیٹی کا جنہوں نے اتنی محنت، جدوجہد اور عرق ریزی سے یہ بل تیار کیا اور اسمبلی میں لائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کا ایجوکیشن کا معیار upper پنجاب کے برابر نہیں ہے لیکن یہ اس معیار کو بلند کرنے میں اور ان لوگوں کو educate کرنے میں بہت مفید ہو گا۔ جس قوم اور جس معاشرے کی خواتین پڑھ جائیں وہ معاشرہ کبھی غیر ترقی یافتہ نہیں ہوتا۔ وہ معاشرہ اور وہ قوم ہمیشہ ترقی کی منزلیں طے کرتی ہے۔ میں اس خواتین بل پاس ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا ارشد صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز صاحب! آپ کی بات سن لی تھی۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، مہربانی۔ میں نے رانا ارشد صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ جی، رانا محمد ارشد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے شاہ کوٹ میں Sunday کی رات کو پندرہ گائیں اور بھینسیں چوری ہو گئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! بڑے افسوس کی بات ہے۔ میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ This is not a point of order آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے رانا صاحب سے بھی بات کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ آپ House میں بات کریں۔ یہ جو محکمہ پولیس ہے اگر اس کے خلاف شکایتیں آئیں گی اور عوام ہمارے پاس آکر روئیں گے تو ہم کیا کریں گے؟ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ صفدر آباد تھانے میں دن دہاڑے ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ پلیز ان کو یہ بتایا جائے کہ وہ تنخواہیں لے رہے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ چور اور ڈاکوؤں کو کنٹرول کرے۔ اگر چور اور ڈاکو نے ہمیں ہی فون کر کے threat کرنا ہے اور ہمیں ہی کہنا ہے کہ آپ پولیس کو کیوں کہتے ہیں تو پھر ہمیں بھی آزادی ہونی چاہئے کہ کم از کم ایک ایم پی اے کا کیا role ہے، وہ کس طرح دو اڑھائی لاکھ عوام کو کنٹرول کرے گا اور کس طرح سے ان کو ریلیف دے گا؟ بس میں نے یہی point raise کرنا تھا۔ میری کوئی demand نہیں ہے، میں چاہتا ہوں کہ حلقے میں حالات پُرامن ہوں اور وہاں پر ایسے افسر کام کریں جو دیانتدار ہوں۔ اللہ حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی رانا ارشد صاحب نے اپنے حلقے سے متعلق یا ایک مخصوص تھانے سے متعلق بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا right ہے اور on the floor of the House اپنی problems discuss کرنی چاہئیں ان کو اس سے بالکل نہیں روکا جا سکتا لیکن اس میں یہ ہے کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس specific صورتحال سے متعلق، متعلقہ DPO یا RPO سے جواب لیا جائے تو وہ کسی بھی شکل میں توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں یا Adjournment Motion لے آئیں۔ اس طرح جو بھی معاملات ہیں ان کو باقاعدہ طور پر لوکل ایڈمنسٹریشن کو اس چیز کا پابند بنائیں گے کہ وہ House میں بھی اور ان کو بھی یہاں آکر جوابدہ ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم نے آج جنوبی پنجاب کے لئے دو institutions کی legislation کی ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کاغذی کارروائی تو ہو گئی what is the situation on ground? ان دونوں institutions کے لئے زمینی حقائق کیا ہیں، زمین لے لی گئی ہے، زمین allocate کر دی گئی ہے، physical infrastructure بننا شروع ہوا ہے یا ابھی یہ صرف کاغذات ہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ ان سے ان کے چیمبر میں مل لیں وہ اس کا جواب دے دیں گے، تشریف رکھیں۔ جی، اعجاز خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنا تھی کہ میں نے جب آپ کو ابھی approach کیا تو میں نے کہا کہ Adjournment Motion کو take up کیا جائے تو کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت مقرر ہوتا ہے۔ وہ وقت گزر چکا ہے تو میری استدعا صرف یہ ہے کہ اس کو kindly restore کر دیا جائے تاکہ وہ اپنی turn پر لگ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh notice دے دیں، جو طریق کار ہے، اس طریق کار کو اپنائیں۔ بہت شکریہ۔ اب آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 22۔جولائی 2010 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔